سلسلہ ثانی آٹھویں جلد

فسانۂ لندن



ترجمہ مسٹریز آف لندن

معنفہ جارج ڈبلیو ۔ ایم ۔ رینالڈس



پبلشر
لال برادرس
۷ ۔ پرنسز روڈ نولکھا لاہور

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

اشاعت ثانی

قیمت ۱۲ر

مسٹریز آف لندن

سلسلہ اوّل

مکمل اردو ترجمہ ۷ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے

قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے معین کئے ہیں اور دو نوجوان ایک ہی وقت میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گذرتی ہے۔ مگر اس کے کنارے جابجا آسایشی فرودگاہیں موجود ہیں دوسری سیدھی ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پر ہے مصنف یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہے۔

یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے۔ مگر جزوی طور پر اسقدر متنوع اور ایسے عجیب اور اتنے حیرت خیز کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں کہ انسان پڑھتا ہے۔ مگر سیر نہیں ہوتا اور ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا غضب کا دلفریب ناول ہے اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور شستہ طرز تحریر نے غضب کر دیا ہے۔

نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بیشمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے مگر پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں ضخامت ۲۳۴۰ صفحوں سے زیادہ قیمت عہ محصولڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں حصہ اول کی قیمت عہ اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے

لال برادرس ۲ پارسنز روڈ نوشہرہ لاہور

سلسلہ ثانی | آٹھویں جلد

فسانہ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

ایڈیٹر رسالہ ترجمان لاہور

سنہ ۱۹۲۱ء

لال برادرس

۷- پارسنز روڈ- نولکھا- لاہور

پنجاب سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشرداس پرنٹر چھپا

اشاعت ثانی | قیمت ۱۲ر

فہرست مطالب

سلسلہ ثانی

فسانہ لندن

آٹھویں جلد

باب ۵۲ — اولڈ دیبھ پر چڑھائی

جو شخص لندن کی پُرپیچ گلیوں میں جہاں خشتی عمارات کے بیچوں بیچ بے شمار تنگ و تاریک راستے لاانتہا اطراف کو نکل جاتے ہیں۔ گھومنے کی فرصت رکھتا ہو۔ اور جسے قسام ازل نے فلسفیانہ دماغ اور اخلاق بیں نظر عطا کی ہو۔ وہ اگر ساؤتھ وارک بورو کے اس مقام پر کھڑا ہو کر جسے نیوئنگٹن بٹس کہتے ہیں۔ آس پاس کا نظارہ لے تو ضرور اسے بہت سی باتیں غور و فکر کے قابل نظر آئیں گی۔

یہ وہ مقام ہے جہاں سے بلیکمین سٹریٹ۔ نیونگٹن روڈ۔ لوروڈ اور ہارس مونگر لین یہ چار بازار چاروں اطراف کو نکلتے ہیں۔ ان میں اول الذکر یعنی بلیکمین سٹریٹ اور نیونگٹن روڈ لندن کے پُل کو ایلیفنٹ اینڈ کیسل سرائے کے ساتھ ملحق کرتے ہیں۔ اور ان دونوں بازاروں میں صبح سے شام تک گاڑیوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ یہ ان مصروف آدمیوں کی سواریاں ہیں۔ جو دولت اور راحت کی چاہ میں خدا و خلق سے بے خبر۔ اپنی دھن میں مست۔ ہر وقت ادھر سے اُدھر جاتے رہتے ہیں۔

ذرا اس بازار کی رونق کو دیکھیے اور اس کے ہجوم پر غور کیجیے۔ آپ کو معلوم ہو گا کتنے متضاد اغراض و مقاصد۔ کس قدر عجیب و حیرت خیز خواہشات کتنی عظیم کاروباری مصروفیت

اور لامحدود راحت پسندی کی خواہش کا اس حصہ شہر میں اظہار ہوتا ہے۔ حصول دولت کے خواہشمندوں کی غیر معمولی بھرتی سے دوش بدوش راحت و آرام کے متلاشیوں اور فرحت و عیش کے طلبگاروں کا ہجوم یہیں نظر آتا ہے۔

نیوننگٹن جنکشن کے قریب ہی بنچ کا قید خانہ ہے جس میں دیوانی کے قیدیوں کو زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ بارہا اس جیلخانہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے قرضہ کی رقوم ادا نہ کر سکتے ہوں۔ قید کا طریقہ کس مصلحت سے سوچا گیا تھا؟ کیا یہ سمجھ کر کہ اس قید خانہ میں رہ کر انہیں سنگ پارس مل سکتا ہے؟ یہ امر واقعہ ہے کہ ایک بددیانت شخص کے ساتھ جو قرضہ کی ادائیگی سے عمداً پہلوتہی کرتا ہو۔ ایک درجن ایسے بدنصیب شخص بھی اس جگہ زیر حراست رکھے جاتے ہیں جن کے پاس اگر ادائے قرضہ کے اسباب ہوتے تو وہ شوق سے روپیہ دینے کو آمادہ ہو جاتے۔ پھر کیا یہ مناسب ہے کہ اس ایک بددیانت شخص کی سزادہی کے لئے ۱۲ ایسے شخصوں کو بھی سزا دی جائے جن کا حقیقت میں کوئی ذاتی قصور نہیں۔ اور جو محض حالات اور اتفاقات زمانہ کے اثر میں آئے ہوئے ہیں؟ بلاشبہ تہذیب و انصاف اس سے بہتر انتظام کا تقاضا کرتے ہیں۔ بے شمار دل اس خوفناک جیلخانہ کی چار دیواری میں ٹوٹ گئے۔ بے شمار آرزوؤں کا اس حجرہ تاریک کے اندر خون ہو گیا اور ایسی مثالیں عام ہیں۔ کہ ایک دیانتدار شخص جو زمانہ حراست سے پہلے فیاض طبیعت اور با عزت جذبات رکھتا تھا۔ قید خانہ سے رہائی پاکر نکلا۔ تو اس میں اتنی زبردست تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔ کہ جائز اور ناجائز طریقوں کے امتیاز کا مادہ ہی نہ رہا۔ اور وہ ایک اچھا خاصہ ٹھگ بن گیا کسی قرضخواہ کے لئے اپنے مقروض کو جیل خانہ میں ڈلوانا ویسا ہی ہے جیسے کوئی آقا اپنے ملازم کا ہاتھ کاٹ کے اندر چھین لے اور پھر کہے۔ اب تم حسب معمول کام کرو۔ مگر قانون اس نکتہ کو پیش نظر نہیں رکھتا۔ وہ ایک عمل کی اجازت دیتا ہے جس کی وجہ سے مقروض کی تنگ قرضہ اگر ۵۰ پونڈ ہو۔ تو وہ اس عمل کے بعد فوراً ۶۰ پونڈ ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص کم رقم ادا نہ کر سکتا تھا۔ وہ زیادہ کیونکر ادا کر سکتا ہے مگر اس بات کو پیش نظر نہ رکھ کر اسے اس کے کاروبار سے جدا کر کے جس کی بدولت وہ اپنے قرضخواہ سے تصفیہ کی کوئی صورت پیدا کر سکتا تھا جیل خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے اور یہ سارا عمل مختصر طور پر ان لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص جو کم رقم ادا نہیں

کرسکتا۔ اسے زیادہ رقم ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ اس طرح باندھ دیئے جاتے ہیں کہ اس کے لئے روپیہ ادا کرنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ اب فرمائیے کیا اسی کا نام فہم یا دور اندیشی ہے؟

غریبوں کی حالت میں عدم ادائے قرضہ کے لئے کسی شخص کی حراست اور بھی تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ امیر آدمی غریب بھی ہو جائے۔ تو اُسے دوستوں سے مدد ملنے کی امید ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ عدالت دیوالہ میں درخواست دے کر اسے ضمانت پر رہا کرایا جاسکتا ہے۔ مگر غریب ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقدمہ کی سماعت تک ایسے شخص کو جیل خانہ میں ہی دن بسر کرنے پڑتے ہیں۔ اور اس زرپرست دنیا میں دولت اور تمول ہی کو سب آسائشیں حاصل ہیں! یہاں امیر خاندان میں پیدا ہونا بھی ایک برکت ہے!

رات کے دس بجے تھے کہ باہمی قرارداد کے مطابق ٹم دی سیمنز اور جوش پیڈلر ایلیفنٹ کے کے نیونگٹن بٹس کے قریب ملے۔ چونکہ ابھی رات زیادہ نہیں گذری تھی۔ اور جو کام ان کے پیش نظر تھا۔ اس کے لئے نصف شب کی سیاہی موزوں تر ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ پاس ہی ایک شراب خانہ میں چلے گئے۔ اور اس جگہ اس وقت تک پورٹ شراب اور پائپ پیتے۔ اور گفتگو کرتے رہے۔ حتےٰ کہ شراب خانہ کی گھڑی نے بارہ بجائے۔

اس وقت وہ اٹھے۔ اور قیمت ادا کر کے ناریس مونگر لین کی طرف ہو لئے۔ گلی میں جوش پیڈلر آگے اور ٹم دی سیمنز اس سے چند قدم پیچھے چل رہا تھا۔ یہاں تک کہ اول الذکر تھوڑی دور چل کر ایک بدنما۔ کثیف اور خوفناک صورت کے مکان کے سامنے رک گیا۔

اس نے دروازہ پر دستک دی۔ اور ذرا دیر بعد اُسے ایک بڑھی اور ہیبت ناک صورت کی عورت نے کھولا۔ جس کے ہاتھ میں ایک شمع تھی۔ اس شمع کی روشنی میں اس نے جوش پیڈلر کو جس نے دستک دی تھی۔ مشتبہ نظروں سے دیکھنا شروع کیا۔

۱؎ عدالت دیوالہ کے کاغذات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ جو لوگ دیوالہ کی پناہ لیتے ہیں درجہ اوسط میں ان کی جائیداد (قابل رقوم ادا ہے) سے پونڈ میں صرف ایک فارذنگ ادا کرسکتی ہے ۱۲

جوش پیڈلے نے اپنا پاؤں بظاہر لاپروائی سے ۔ مگر حقیقت میں عمداً ۔ دروازہ کے اندر اس طرح رکھ دیا کہ دروازہ یکایک اس کی مرضی کے بغیر بند نہ کیا جا سکے ۔ اور کہنے لگا "میں بونز نام کے ایک شخص سے جو یہاں رہتا ہے ملنا چاہتا ہوں"

عورت نے ترشی سے جواب دیا "یہاں اس نام کا کوئی شخص نہیں رہتا" اور وہ جلدی سے دروازہ بند کرنے کو تھی ۔ مگر جوش پھر کہنے لگا "ممکن ہے اس جگہ اس نے اپنا نام بدل رکھا ہو بہرحال میڈم ہمیں نام سے غرض نہیں کام سے مطلب ہے ۔ اور میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے اس شخص بنجمن بونز یا اولڈ ڈیتھ سے ۔ ۔ ۔ یا جو کچھ بھی اس جگہ اس کا نام ہو ۔ ایک نہایت ضروری کام ہے"

عورت بولی "یہ بالکل لاحاصل ہے ۔ کیونکہ ۔ اس لئے کہ اس نام کا کوئی شخص یہاں رہتا ہی نہیں ۔ اور نہ میں نے اس قسم کا نام آج تک سنا ہے"

"ٹھیک اس سے" جوش نے مختصر طور پر کہا ۔ اور پھر ایک ہلکی سیٹی دے کر وہ مکان کے اندر گھس گیا ۔

ایک سیکنڈ میں اس کا دوست سیمز بھی پہنچ گیا ۔ دونوں نے اندر داخل ہو کر دروازہ کو بند کر دیا ۔ بڑھیا کے منہ سے چیخ نکلی ۔ اور اسے دھمکایا کہ اگر تم نے شور و غل مچایا ۔ تو گلا گھونٹ کر مار دیں گے ۔

دونوں نے مل کر اس عورت کو رسیوں سے جکڑ دیا ۔ اور ڈیوڑھی سے گذر کر ایک کمرہ میں لے گئے ۔ پھر وہاں اسے فرش زمین پر رکھ کر کہنے لگے "خبردار! تم نے ذرا بھی حرکت کی تو فوراً ہلاک کر دیا جائے گا"

اس کے بعد انہوں نے کمرہ میں لے لیا ۔ اور جوش اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "میرے خیال میں نچلی منزل میں تو کوئی اور کمرہ نہیں ہے؟"

سیمز نے جواب دیا "نہیں ۔ اس لئے آؤ چوہوں کی طرح دبے پاؤں اوپر کی منزل میں چلیں"

پیڈلے نے پوچھا "تمہارے پاس پستول تو محفوظ ہیں نا؟"

"ہاں ۔ اور ایک مضبوط شکاری چاقو بھی" اس بدمعاش نے اپنے ساتھی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کر ہلکی دبی ہوئی آواز میں کہا "میرے خیال میں اس مکان میں بڑھیا اور بن بونز کے سوا

کوئی اور نہیں رہتا۔ کیوں۔ اس لیے کہ مس فینس سال بڑی ہوشیار لڑکی ہے۔ اگر ان کے سوا کوئی اور اس مکان میں رہا کرتا۔ تو وہ ضرور معلوم کر لیتی۔"

"خیر تو آؤ اب اوپر چلیں" جوش پیڈلر کہنے لگا "یہاں باتوں میں وقت ضایع کرنا لاحاصل ہے۔ اور وہ بڈھا اولڈ ڈیتھ بھی بڑا چوکنا ہے۔ ایسا نہ ہو وہ آہٹ پا کر کسی راستہ سے نکل جائے یا کوئی اور چال کرے۔ تم کہو تو میں آگے آگے چلوں؟"

"نہیں مجھے پہلے چڑھنے دو" سیمز نے کہا۔ "کیونکہ اس نابکار کے مقابلے مجھی کو زیادہ غصہ ہے۔"

یہ کہہ کر ٹام سینٹ بڑی آہستگی سے قدم اٹھاتا، تنگ و تاریک زینہ کی راہ سے اوپر چڑھنے لگا۔ جوش پیڈلر بھی اس کے پیچھے پیچھے سایہ کی طرح چل رہا تھا۔

پہلی منزل پر پہنچ کر انہوں نے دروازہ پر دستک دی۔ مگر جواب نہ ملنے پر انہوں نے دروازہ کو ایک مضبوط آہنی اوزار کی مدد سے جو نقب زنوں کے پاس ہمیشہ رہتا ہے۔ آناً فاناً توڑ دیا۔

"کون ہے؟" اندر سے اولڈ ڈیتھ نے جو آرام کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ چونک کر اپنی کپکپی آواز میں پوچھا۔

"تمہارے دو دوست ہیں" ٹام دی سیمز نے جواب دیا۔ "اور بہتر ہوگا۔ تم ہمارے ساتھ دوستوں کی طرح ہی سلوک کرو۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔"

اولڈ ڈیتھ نے دونوں صورتوں کو یکے بعد دیگرے بہ نظر غور دیکھا۔ اور پھر کہنے لگا "جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے کسی کے ساتھ کبھی برا سلوک نہیں کیا۔ تم کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں۔ اسے مجھ سے کس لیے ناراضگی ہے۔ مگر جس روز کے لیے میں نے اس کی مدد کا وعدہ کیا تھا۔ اس دن میں خود آزاد نہ تھا۔ حالات ایسے پیش آ گئے۔ کہ میں کچھ کر نہ سکتا تھا۔ ورنہ انہیں جانو۔ میں امداد سے دریغ نہ کرتا۔ مگر وہ داستان بہت طویل ہے۔ اور اب اس کا بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ اس نقصان کی تلافی کے طور پر میں وہ روپیہ جو تمہاری امداد کے عوض جوش پیڈلر نے مجھے دیا تھا۔ واپس دینے کو تیار ہوں۔"

ٹام سینٹ کے چہرہ سے عزم صمیم کا اظہار ہوتا تھا۔ وہ چند منٹ کے ساتھ چپ کھڑا رہا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "مگر یہ بتاؤ۔ اس روپیہ سے تم اس نقصان کی تلافی کیونکر کرو گے جو میری

وعدہ خلافی سے مجھے بھگتنا پڑا؟"

اولڈ ڈیتھ ملائیت کے لہجہ میں۔ چہرہ پر خوفناک مسکراہٹ کے آثار پیدا کرکے کہنے لگا۔

"تم میں معذور تھا... بالکل معذور تھا۔ اور... اگر..." اس نے جیسا کہ اس کی عادت تھی رک رک کر کہا۔ "اگر تم چاہو تو میں بطور تلافی تمہیں ایک بہت نفع مند کام کا پتہ دے سکتا ہوں۔"

ٹم نے اپنے ساتھی کی طرف معنی خیز نظر سے دیکھا۔ اور کہنے لگا "بے شک یہ البتہ معاملہ کی بات ہے۔" اس وقت دونوں بدمعاشوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر اولڈ ڈیتھ کا بتایا ہوا کام ہمارے خود کافی نفع بخش معلوم ہو۔ تو پہلے اُسے کرکے پھر اولڈ ڈیتھ پر ہاتھ صاف کرنے میں کیا ہرج ہے۔

اولڈ ڈیتھ بھی گرگ باراں دیدہ تھا۔ اس نے دونوں چوروں کی نگاہ کا مطلب سمجھ لیا۔ اور اپنے مختصر، بدنما کمرہ میں چاروں طرف اس انداز سے نظر ڈالی۔ گویا یہ کہنا چاہتا ہے "تم مجھے لوٹ کر کیا حاصل کر سکو گے؟"

جوش پیڈلر نے ذرا تامل کے بعد کہا۔ "بھلا وہ کام جس کا تم نے ذکر کیا۔ کس دن کے لئے ہے؟ کیا آج ہی کے لئے؟"

"ہاں آج اور آدھی رات تک کے لئے۔" بنجمن بونز نے حوصلہ پاکر کہا۔ "مگر یارو تم بیٹھ جاؤ میں امید کرتا ہوں۔ بوتل میں تمہارے لائق برانڈی ضرور موجود ہوگی۔"

سیمز کہنے لگا "معاف کرو ہم کھڑے ہی اچھے ہیں۔ اگرچہ اس کے باوجود ہمیں تمہاری شراب سے انکار نہیں۔"

اولڈ ڈیتھ نے ایک بوتل سے دونوں بدمعاشوں کو ایک ایک چھوٹا گلاس شراب کا بھر کر دیا۔ اور پھر تیسرا خود پیا۔ اس کے بعد سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "ہاں وہ کام ہی رات کے لئے ہے اور اگر تم نے حوصلہ اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ تو نفع معقول ہوگا۔ فی الحقیقت مجھے اس کام کے لئے پہلے سے تمہارے جیسے دو جوان بہت آدمیوں کی تلاش تھی۔ کیونکہ پچھلے دنوں میں کئی طریقوں پر بہت سا نقصان برداشت کرچکا ہوں۔"

جوش نے کہا "کام کی خوب بیان کرو۔" ٹم ڈو دیکھنے کہا۔ "تم جانتے ہو ہم دونوں کسی

خطرناک سے خطرناک کام میں ہاتھ ڈالنے سے ذرا نہیں ہچکچتے۔ پس اگر وہ کام آج ہی رات کو ہونا چاہیے۔ تو میرے خیال میں باتوں میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے۔"

اولڈ ڈیتھ جس کی سیاہ آنکھیں گپھے دار بھووں کے نیچے سانپ کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں کہنے لگا۔" مجھے اس بات کی یقینی اطلاع مل چکی ہے کہ ایک شخص کو جو یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ایک تنہا مکان میں آباد ہے۔ آج ہی صبح ایک چیک کے بدلے بنک سے کئی ہزار روپیہ ملا ہے۔ یہ روپیہ اس کے پاس بہت دن نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ قرضخواہ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس نے نارووڈ میں چند مکانات تعمیر کرائے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہے۔ یہ روپیہ" بوبز نے ایک خوفناک قہقہہ لگا کر کہا۔" اگر قرضخواہوں کی بجائے ہمارے ہاتھ آجائے تو کیا برا ہے؟"

"مگر اطلاع جو تمہیں موصول ہوئی ہے یقینی ہے؟" ٹم ڈی اسٹیمر نے پوچھا۔" دیکھو جو بات معلوم ہو۔ سچ سچ کہہ دو۔"

اولڈ ڈیتھ نے کہا۔" دو تین دن گذرے اس آدمی نے ایک شخص جان جیفریز کو جو پہلے سر رسٹوفر لینڈ کے ہاں سائیس کا کام کرتا تھا۔ اپنی ملازمت میں لے لیا ہے۔ اور یہ جان جیفریز ایسا آدمی ہے کہ جو اسے معقول معاوضہ دے۔ اس کے پاس راز کی باتیں فروخت کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔"

"مطلب یہ کہ وہ تم سے ملا ہوا ہے۔" جوش پیڈلر کہنے لگا۔" خیر یہ بات معقول ہے۔ پھر اس سے آگے؟"

"بس اس سے آگے یہ کہ اگر تم چاہو تو آج رات اس شخص کے بنگلہ میں نقب لگا کر وہ نوٹ اڑا سکتے ہو۔ نوٹ جتنے بھی ہوں گے۔ انہیں میں خرید لوں گا۔ کیونکہ تمہارے [illegible] اور تم گرفتاری کے خوف سے انہیں چلا نہ سکو گے۔" اولڈ ڈیتھ نے [illegible] دونوں چوروں کو یہ بھی سمجھا دیا۔ کہ اول تو میں اس کام میں کوئی نمایاں حصہ نہ لوں گا۔ اور دوسرے مال لوٹنے کے لئے تم میری مدد کے بغیر اس سے نفع حاصل نہ کر سکو گے۔

تھوڑی دیر جوش پیڈلر اور ٹم ڈی اسٹیمر دبے لفظوں میں باتیں کرتے رہے۔ [illegible] اس کے بعد ٹم نے اولڈ ڈیتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔" مگر یہ بتاؤ اس کام میں ہمیں کیا [illegible] ہو۔ کہ کام جو تم نے ہمیں بتایا۔ کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ اور یہ ہمیں یہاں سے ٹھیک دیتے ہو؟

کسی مصیبت میں مبتلا کر دینا محض بہانہ نہیں۔"
اولڈ ڈیتھ نے بڑے سکون کے لہجہ کہا" تم جان جیفریز کا اصلی رقعہ پڑھ لو۔ اس سے زیادہ اطمینان کی صورت اور کیا ہو سکتی ہے"؟ اور یہ کہکر اس نے اپنے خاکستری رنگ کے دقیانوسی کوٹ کی وسیع جیب سے ایک پرزہ کاغذ نکالا۔
اسے ٹم دی سینمر اور جوش پیڈلر نے غور سے پڑھا۔ خط کا مضمون حسب ذیل تھا:۔
"میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ آج کل ۲۰۰ سوپون (پونڈ) کا چک سر ایڈمی کوٹنی سے جو ایک بیرونائٹ ہے۔ ملا۔ اور اس چک کا روپیہ وہ بنک سے وصول کرنے کے لئے آیا ہے۔ جس کی خبر مجھے اس لئے ہے۔ کہ میں گگ میں بیٹھ کر اس کے ساتھ بنک تک گیا تہا۔ اور جب وہ بنک سے نکلا۔ تو اس کے ہاتھ میں نوٹوں کا پلندہ تہا جسے وہ احتیاط کے ساتھ گن رہا تہا۔ اور یہ میں جانتا ہوں۔ کہ اس روپیہ کو وہ دو تین دن میں اپنے ٹھیکیداروں۔ معماروں اور کاریگروں میں جو فارو ڈین اس کی تعمیر کے کام میں مصروف ہیں تقسیم کر دے گا۔ تمہیں اگر مجھے کوئی چیز پہنچانی ہو۔ تو اسے بورے کاغذ کے پلندہ کی صورت میں اسی شرابخانہ میں چھوڑ آنا مجھے مل جائے گی۔
تمہارا وفادار نوکر
جے۔ جے"
"بس کافی ہے" ٹم دی سینمر نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر کہا۔ اور اس نے بھی اطمینان سے سر ہلایا۔ پھر اولڈ ڈیتھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا" اب تم ہمیں اس جگہ کا مفصل پتہ دیدو۔ ہم سیدہے اس طرف کو روانہ ہو جائیں گے۔ اچھا ہوا کہ ہم ضروری اوزار ساتھ لیتے آئے ہیں"!
"وہی جن سے تم نے ابھی میرے خلاف کام شروع کر دیا تہا" اولڈ ڈیتھ نے خوفناک مسکراہٹ پیدا کر کے کہا" مگر کچھ مضائقہ نہیں۔ تمہارے نہ آنے سے اس طرح آنا بہر حال بہتر تہا۔ کیونکہ اگر کوئی مددگار نہ ملتا۔ تو میں بحالت مجبوری اس کام سے"۔ اس نے جیفریز کے رقعہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ جو اس کے سامنے میز پر رکہا ہوا تہا" ضرور دست بردار ہو جاتا۔ پس تمہارا آنا خواہ کسی نیت سے ہوا۔ مبارک ہے اور اگر اس کام کو تم نے میرے حسب منشا کیا۔ تو اطمینان رکہو۔ آئندہ بھی میری طرف سے امداد میں دریغ نہ ہوگا"۔
"بہت اچھا" ٹم دی سینمر نے کہا" اور اب تم یہ بتا دو۔ کہ تمہارا یہ مسٹر ٹماز نگز ڈکانڈرا یا جو کچھ بھی اس کا نام ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ ہم سیدہے اس کی طرف ہی چلتے ہیں"۔
اولڈ ڈیتھ نے انہیں سارے حالات تفصیل کے ساتھ بتا دیئے۔ اور دونوں چور اس

نئی نیم پروانہ ہوئے۔ چلتے وقت وہ اولڈ ڈیتھ کو بڑھیا کی حالت سے جو نچلی منزل میں بندہی پڑی تھی۔ خبردار کر گئے۔ اور ان کے جانے پر اس نے نیچے اتر کر اس غریب کی مشکیں کھولیں۔ اور اسے آزاد کیا۔

باب ۷۷ زرپرست باپ اور بدنصیب بیٹی

آؤ ذرا ہم بھی ٹارنز کاٹیج کو چلیں۔ جدھر ٹم دی سٹیمر اور جوش پیڈلر روانہ ہو چکے ہیں۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ اور مسٹر ٹارنز نشست گاہ میں بیٹھا میز پر رکھے ہوئے بہت سے کاغذات کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ پاس ہی کٹ گلاس کی ایک خوشنما صراحی مے ارغوانی سے نصف پر اور شراب پینے کا چھوٹا گلاس رکھا تھا۔ اور اس بے اصول حریص شخص کے چہرہ کی سرخی ظاہر کرتی تھی۔ کہ وہ دخت رز کی مدد سے اپنے بے چین ضمیر کی تکلیف وہ ملامتوں کو دبانے کی کوشش کرتا رہا ہے

مگر کیا اس اضطراب اور بے چینی کو جو طبع علوی سے تعلق رکھتی ہو۔ سفلی ذرائع سے دور کیا جا سکتا ہے ؟ حسین روزامنڈ کی تباہی کے واقعہ کو دس دن گذر چکے تھے۔ لیکن بدنصیب باپ اپنے کمرہ کی تنہائی میں اس مہلک رات سے بھی زیادہ ذہنی اذیت محسوس کرتا تھا۔ وہ اذیت جسے شاید گنہگار روحیں دوزخ میں بھی محسوس نہیں کرتیں۔ اور جو بدنی عذاب سے لاکھوں گنا زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے!

اُف بے حیائی اور اس کی عصمت دری کی قیمت اسے وصول ہو چکی تھی۔ بیٹی کے ناموس کی فروخت کا روپیہ اسی دن صبح کو اسے بنک سے ادا ہوا تھا اور اب وہ اس حساب کے کاغذات کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ جسے طے کرنے کے لئے وہ اس گناہ عظیم کا مرتکب ہوا یکایک ان کاغذات کو دیکھتے ہوئے خوفناک خیالات کی تیز رو نہ رکنے والے پانی کی طرح اس کے دماغ کی طرف اٹھی۔ اور اس نے دیوانہ وار قلم کو ہاتھ سے رکھکر پھر تو ہل کر کھا اس کے ساتھ ہی خیال آیا۔ اگر میرے اس عمل سیاہ کی خبر لوگوں کے کانوں تک پہنچ گئی۔ تو دنیا کیا کہے گی ؟ اگر ڈلیر زاور ایڈیلائس روزامنڈ کی بے حرمتی سے خبردار ہو گئے تو کیا میں ان سے آنکھیں ملا سکوں گا ؟ اسے معلوم تھا۔ کہ بیرونٹ نے تباہ شدہ لڑکی کو شادی

اور والئی غیبت کے وعدوں سے تسکین دینے کی کوشش کی ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ روناٹا اپنے رنج والم کو اس خیال سے دبانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ کہ مسٹر سلنگبی کو اس امر کا شبہ نہ ہونا چاہیے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود وہ خوب جانتا تھا کہ ایک وقت آنیوالا ہے جب سر سبزی کورٹنی کے جھوٹے وعدوں اور غلط اقراروں کا جو محض اس بدنصیب لڑکی کی تسکین کے لئے کئے گئے تھے بھرم کھل جائے گا۔ اور اس وقت... ہائے! اس وقت کا خیال بھی مسٹر ٹارنر کے دماغ میں شور قیامت پیدا کر رہا تھا! جب اس آنے والے زمانہ کا تصور اس کے ذہن میں پیدا ہوتا۔ تو اس کا ضمیر سینہ میں دوزخ کی آگ سے بھی تیز شعلے پیدا کر دیتا تھا۔ اور یہ ایسی اذیت تھی۔ جو طاقت انسانی کی برداشت سے باہر ہے۔

آتشدان کی محراب پر رکھی ہوئی ٹائم پیس ۱۱ بجا چکی تھی۔ اور مسٹر ٹارنر انہی خوفناک فکروں میں تھا۔ کہ صدر دروازہ پر زور کی دستک نے اسے چونکا کر کھڑا کر دیا۔

نوکروں کو اس نے یہ کہکر سونے کا حکم دیدیا تھا کہ میں کچھ دیر کاغذات کی پڑتال کے لئے بیٹھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اب اسے خود ہی دروازہ کھولنے کے لئے جانا پڑا۔

اسے اپنے قلب میں سردی کا اثر محسوس ہوا۔ کیونکہ قدرت ربی کا قاعدہ ہے۔ کہ جو کچھ پیش آنے والا ہو۔ اس کا احساس پہلے ہی دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ موجودہ صورت میں جیسا ہم نے بیان کیا۔ یہ شخص چونکہ ہر وقت اپنے ضمیر کی ملامتوں کا نشانہ بنا رہتا تھا۔ اور واقعات گذشتہ کی یاد اسے لمحہ بھر چین نہ لینے دیتی تھی۔ نیز اس وجہ سے کہ صدر دروازہ کی دستک زوردار اور تحکمانہ تھی۔ وہ خیال جس کی طرف اس کی نظر لگی رہتی تھی۔ اس کے اندر پیدا ہونا قدرتی تھا۔

اپنی جگہ سے اٹھکر پہلے وہ اس طرح لڑکھڑایا۔ کہ معلوم ہوتا تھا گرنے کو ہے مگر پھر اوسان بحال کرکے اور استقلال سے مدد لیکر دروازہ کو کھولنے چلا۔ جس پر اب پہلے کی نسبت اور زیادہ زور سے دستک دی گئی تھی

اس کا خیال صحیح ثابت ہوا۔ چنانچہ اس نے زنجیر ہٹا کر دروازہ کھولا۔ تو روناٹا سخت اضطراب کے عالم میں اندر داخل ہوئی۔

"پیارے ابا!" بس یہ الفاظ تھے۔ جو اس کے منہ سے نکلے۔ اور پھر وہ بیہوش ہو کر اپنے والد کی آغوش میں گر پڑی۔

وہ اسے نشست گاہ کی طرف لے گیا - اور ایک صوفہ پر لٹا کر اس کی ٹوپی اتاری - شال کو ڈھیلا کیا - اور اس کے زرد . . . نہایت زرد چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینے لگا الہٰی! کتنا اذیت وہ درد اس کے سینہ میں اٹھا - جب اس نے غور سے اس خوشنما پیشانی کو دیکھا - جہاں اس وقت تک کہ عاصی و مجرم امیر نے اپنے جذبات نفسانی کے زیر اثر اس پر گرم بوسے دیے - عصمت و پاکیزگی کے جوہر درخشاں تھے - اس ایک لمحہ میں وہ حقیقی پدرانہ جذبات جو ادنیٰ و اعلیٰ ہر شخص کے اندر موجود ہیں - اس پر بھی غالب ہوگئے اور بد نصیب شخص یہ سوچکر غصہ سے دانت پیسنے لگا کہ اس نور نظر کی بے حرمتی درحقیقت - میری اپنی . . . اور میرے خاندان کی بے حرمتی ہے!

اے کاش! میں پھر اسے سابقہ عفت و عصمت کی حالت میں دیکھ سکوں! اے کاش! وہ پھر اپنے خوشنما سر کو فخر دوشیزگی کیساتھ اٹھا کر مجھ سے بغلگیر ہوا! الہٰی! کوئی طاقت ایسی ہو - جو پھر اسے معصوم اور پاکباز بنا کر میرے آغوش محبت میں دے - اور میں اسے اتنا ہی بے عیب و پاکباز دیکھوں - جیسی وہ اس وقت تھی - کہ دوزخ کے فرشتہ نے مجھے اس کی تباہی کی سازشوں میں حصہ لینے پر آمادہ کیا!

او ناعاقبت اندیش - تیری پشیمانی بیکار اور تیرا تاسف سراسر بے سود ہے کیا تو اس حقیقت کو نہیں دیکھتا - کہ کمرہ میں ایک طرف تیری تباہ شدہ عصمت دریدہ بیٹی کملائے ہوئے پھول کی طرح پڑی ہے - اور دوسری جانب اس زر کا انبار جو تو نے اس کی حرمت و ناموس کے عوض حاصل کیا!

تین چار منٹ گذر گئے - اور روز امنڈ بالکل بے حس و حرکت پڑی تھی - یکایک ملعون باپ اسے ہوش میں لانے کی کوشش سے دست بردار ہوگیا - کیونکہ ایک نہایت خوفناک . . . جہنمی خیال اس کے دل میں پیدا ہوگیا تھا -

کیا یہ بہتر نہ ہوگا - میں اسے مر جانے دوں!

اس سفاکانہ خیال کے دل میں نمودار ہوتے ہی اسے اس کی تکمیل کی آرزو پیدا ہوگئی وہ محسوس کرتا تھا - اس بدنصیب لڑکی کو خواہ میرے غدارانہ سلوک کی نسبت ذرا بھی شبہ نہ ہوتا تاہم میں اس کی آنکھوں سے آنکھیں نہیں ملا سکتا - بہتر ہے وہ اسی بے خبری میں اس جہان سے گذر جائے -

مگر گنہگار باپ کی یہ قابل نفرت آرزو پوری نہ ہوئی تھی۔ اور یوں وہ لاکھ مجرم اور خطاوار ہو۔ اتنی جرأت بہر حال نہ کر سکتا تھا کہ خود اسے جان سے مار دیتا!

رفتہ رفتہ۔۔۔ بڑی آہستگی کے ساتھ پہلے اس کی چھاتی متحرک ہوئی۔۔۔ پھر ایک ہلکی سی آہ اس کے منہ سے نکلی۔۔۔ اس کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ اور اس طرح جیسے کوئی وحشت ناک خواب سے بیدار ہوتا ہے۔ بلا ارادہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اپنی مایوسی کے تلخ احساس کو دبا کر اور حلیمانہ لہجہ اختیار کر کے باپ نے کہا "روز امنڈ۔۔۔ پیاری روز امنڈ۔ کیا تکلیف ہے؟ ڈر تو نہیں گئی ہو؟ بیٹا اب تم اپنے مکان پر ہو۔ اس لئے کسی خطرہ کو دل میں جگہ نہ دو۔ کیوں؟ میری طرف اس حسرت کی نظر سے کیوں دیکھتی ہو؟"

"اے خدا! مجھ سے کونسی خطا سرزد ہوئی جس کی یہ سزا ہے؟" لڑکی نے درد سے بھری ہوئی جگر دوز آواز میں کہا۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا لیا۔ جن کے اندر سے آنسوؤں کے قطرے بارش کی طرح گر رہے تھے۔ پھر وہ اٹھ کر صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور اپنے باپ کے ہاتھوں کو بے خبری اور افسردگی کے انداز سے اپنے ہاتھوں میں لے کر کہنے لگی "ابا جان۔۔۔ آپ جو اس دنیا میں میرے واحد انیس ہیں۔۔۔ ہائے افسوس! کس منہ سے آپ کے سامنے کہوں کہ یہ دکھیاری اب آپ کی بیٹی کہلانے کے قابل نہیں رہی"

مسٹر ہارنر پدرانہ شفقت کیساتھ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اور ایسے لہجہ میں گویا اسے اپنی بیٹی سے انتہا درجہ کی ہمدردی ہو کر کہنے لگا "روز امنڈ ایسی مایوسانہ باتیں نہ کرو۔۔۔ معلوم ہوتا ہے تمہیں کچھ تکلیف ہے۔۔۔"

یہ آخری جملہ اس نے استفہامیہ انداز سے کہا۔ گویا وہ اس مہلک حقیقت سے بالکل بے خبر ہو۔ جس کی یاد شب و روز اسے عذاب دوزخ کے برابر تکلیف دے رہی تھی۔

"اے آسمان! میں اپنی حالت کس طرح ظاہر کروں۔ ابا جان آپ کی عنائتیں مجھے اور زیادہ پریشان کر رہی ہیں۔ اتنی ملامت کا سلوک آجتک کبھی آپ کی طرف سے نہ ہوا تھا۔ اور میں۔۔۔ اے رحیم خدا! میں اپنے فقرہ کو پورا نہیں کر سکتی! میرے دماغ میں آگ سی لگی جاتی ہے"

اپنی بیٹی کی زبان سے ان لفظوں کو سنکر خود مسٹر ہارنر کے سینہ میں نار دوزخ بھڑکنے لگی تھی۔ مگر اس نے بڑی کوشش سے سکون کو برقرار رکھکر کہا "بیٹی روز امنڈ مجھ سے جو تمہارا جی

ہوں۔ کس بات کی پردہ داری ہے؟ کیا کسی نے تمہاری بدگوئی کی ہے؟ کیا کسی نے تم سے گستاخانہ سلوک کی جرأت کی ہے؟ پھر تم اس طرح یکایک آدھی رات کو تن تنہا کیسے چلی آئی ہو؟ میں سمجھتا تھا۔ تم اس نیک صفت خاتون مسز سلنگبی کے ہاں مقیم ہو"

"مسز سلنگبی!" روزامنڈ نے اس لفظ کو دہرایا۔ اور اس نفرت وحقارت کے اظہار میں جو اسے اس عورت سے پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا" ابا جان مسز سلنگبی کو نیک صفت خاتون نہ کہو۔ وہ شیطان بصورت انسان ہے! وہ سخت قابل نفرت اور ملعون ریاکار عورت ہے۔ اس نے اپنی عابدانہ صورت کے پردہ میں سیاہ ترین خصائل کو چھپا رکھا ہے!"

"روزامنڈ۔ روزامنڈ تم نہیں جانتی ہو۔ اس وقت تمہارے منہ سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں" مسٹر ٹارنر نے حقیقت حال سے خبردار ہونے کے باوجود اپنا پارٹ بخوبی ادا کرنے کی غرض سے تعجب اور خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"اے کاش میرا الزام نادرست ہوتا۔ مگر نہیں میں جو کچھ کہتی ہوں۔ اس کا ہر ایک لفظ راست ہے"۔ اور یہ کہتے ہوئے روزامنڈ کے زرد رخساروں پر بخار کی ایسی سرخی نمودار ہو گئی "ابا جان یقین جانئے۔ وہ عورت جنس نسوانی کے لئے موجب شرم ہے۔ آدھی رات کو ... دو گھنٹے گذرے۔ میں نے اتفاقیہ طور پر اس گفتگو کے چند فقرے جو اس میں اور سر سنبری کورٹنی کے درمیان ہو رہی تھی سنے ..."

"مگر سر سنبری کورٹنی بہر حال ایک عزت دار شخص ہیں" مسٹر ٹارنر نے کہا۔

"سر سنبری کورٹنی مجسم ابلیس ہے" روزامنڈ نے زوردار لہجہ میں کہا۔ پھر آنسو بہاتے ہوئے وہ اپنے والد کے قدموں میں دوزانو ہو گئی۔ اور اپنا درد ناک چہرہ اس کی طرف اٹھا کر کہنے لگی "ہائے! آج میری ماں زندہ ہوتی۔ تو میں اپنی داستان الم اس کے سامنے بیان کر سکتی۔ آپ کے سامنے ... اے ابا جان آپ کے سامنے آپ کی بیٹی کس طرح اپنی تباہی ... اپنی بے عزتی کی کیفیت بیان کر سکتی ہے؟"

"ناخوش بیٹی!" ریاکار باپ نے غصہ اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یہ کیا خوفناک خبر ہے جسے لیکر تم اس وقت آئی ہو؟"

"ابا جان آپ کی بیٹی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور آج بھی ... ہاں آج ان خوفناک

واقعات کے بعد بھی وہ مہلک حقیقت کو ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتی"۔ روز امنڈ نے قلبی جوش کی وجہ سے بلند لہجہ میں کہا۔

" آہستہ۔ روز امنڈ آہستہ!" مسٹر ٹارنز نے کہا۔" ایسا نہ ہو۔ نوکر بیدار ہو کر اس گفتگو کو سن لیں۔ تم اٹھ کر میرے برابر صوفہ پر بیٹھ جاؤ۔ یوں ذلت کی صورت میں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

" ذلت!" روز امنڈ نے اپنی آواز کو نسبتاً مدہم کر کے کہا۔ اگرچہ جذبات کا ہجوم اس کے سینہ میں اس زور سے تلاطم پیدا کر رہا تھا۔ کہ الفاظ اس کے حلق میں رک رک جاتے تھے۔ ہائے ذلت سی ذلت! پیارے ابا! آپ کی بیٹی آج اپنے آپ کو دنیا کی بدترین ہستی سے زیادہ ذلیل محسوس کرتی ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی میں سچے دل سے یقین دلاتی ہوں کہ اس خدا اور اپنے ضمیر کے روبرو میں بالکل بے گناہ ہوں۔ زمین پھٹ جاتی، آسمان اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔ مگر اے والد! آپ کی بیٹی راہ عصمت سے ہرگز منحرف نہ ہوتی۔ پس جو کچھ ہوا۔ وہ ایک خوفناک سازش ۔۔۔ ایک شیطانی سلسلہ فریب کا نتیجہ تھا۔ جو اس ملعون عورت اور اس خوفناک سردنے مجھ سے کیا۔۔!"

" بس روز امنڈ بس!" مسٹر ٹارنز نے جواب تک اظہار خشم و تعجب کر رہا۔ کہا" میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ اور تمہارے روبرو میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ کہ اپنی بیٹی کی حرمت کے خون کا انتقام میں ان دونوں سے لے کے رہوں گا"

" مگر افسوس! اب وہ انتقام کس کام کا ہے۔ آپ کے انتقام میں ایسی طاقت نہیں کہ میری راحت و عصمت کو بحال کر سکے" روز امنڈ کہنے لگی" میری ذلت کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ اور اب میرے اور دیوانگی ۔۔۔ یا خودکشی کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے ۔۔۔ یعنی لوگوں کی بدگوئی کا"

مسٹر ٹارنز سے جہاں تک ممکن تھا اس نے اپنی ناخوش بیٹی کی تسکین کی کوشش کی۔ اور قدرتی طور پر وہ اس کے کہنے سے تو گویا اپنے ارادہ انتقام سے دست بردار ہو گیا۔ اپنے خوشنما سر کو بااعتماد طریقہ پر باپ کے شانہ پر رکھے ہوئے روز امنڈ کہنے لگی۔ "آج شام تک میرا خیال تھا۔ سر سبری کورٹنی نے مجھے جو ضرر پہنچایا ہے۔ اس کی تلافی شادی کے ذریعہ کر دے گا۔ کیونکہ اے ابا جان۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کے اقرار پر

مجبور ہوں کہ میرے دل میں اس کے لئے محبت کا احساس پیدا ہو چکا تھا۔ مگر آج ۔ ۔ ۔ وہ
گھنٹے گزرے میں نے اس گفتگو کے چند لفظ جو مس کے اور مسز سلنگسبی کے درمیان
ہو رہی تھی سنے ۔ انہیں سنکر میں ششدر ہو کر ٹھٹک گئی ۔ اور [illegible] مجھے چھپ کر ساری
گفتگو سننے پر مجبور ہونا پڑا ۔ کیونکہ وہ گفتگو میری ہی نسبت تھی ۔ ابا جان آپ اس خوف اور
تعجب کا اندازہ نہیں کر سکتے ۔ جو یہ جانکر مجھے پیدا ہوا ۔ کہ جسے میں نیکی اور پاکیزگی کا مجسمہ سمجھتی
تھی ۔ اور جس کی میرے دل میں بے حد عزت تھی ۔ حقیقت میں ایک مکار [illegible] بدکار
عورت اور سر ہنری کورٹنی کی داشتہ ہے ۔ اور عنقریب اس کے بچہ پیدا ہونے والا ہے
ان لفظوں کو سنکر مجھے اپنی قوت سامعہ پر یقین نہیں ہوتا تھا ۔ میں سمجھتی تھی ۔ یہ حقیقت نہیں
خواب ہے ۔ مگر افسوس جو کچھ میں نے سنا ۔ وہ خواب نہیں حقیقت تھا ۔ اور ۔ ۔ ۔ اف ۔ میں
بیان نہیں کر سکتی کس احساس کے ساتھ میں نے ان کی زبانی یہ لفظ سنے ۔ کہ مجھے ۔ ۔ ۔ ہاں
مجھے ۔ آپ کی بیٹی کو ۔ سر ہنری کورٹنی کے ہاتھ زر کے عوض فروخت کیا گیا ہے ۔ میں خیال
کرتی ہوں ۔ فروخت کرنے والی وہی بدکار عورت مسز سلنگسبی تھی ۔ ہاں ابا جان اس بدنصیب
لڑکی نے وحشت آمیز طریق پر سلسلہ کلام جاری رکھا ۔ مجھے روپیہ کی خاطر اس [illegible]
کے جذبات سفلی کا شکار بنایا گیا ۔ اور یہ حقیقت [illegible]
کرنے کا نہیں ہے ۔ ان لفظوں کو سنکر میں نے چیخ ماری ۔ نہ کوئی لفظ میرے منہ سے
نکلا ۔ میری تو حالت اس شخص کی طرح تھی جسے صدمات کے بوجھ نے بالکل کچل دیا ہو ۔ میری
روح پر [illegible] اتنا بوجھ تھا ۔ کہ میں ان کا اظہار الفاظ کی صورت میں نہ کر سکتی تھی ۔ اس
جگہ کھڑے ہو کر میں نے یہ خوفناک گفتگو سنی تھی ۔ وہاں سے میں دبے پاؤں لوٹ آئی ۔ میری
آنکھوں سے پردہ اٹھ چکا تھا ۔ اور اپنی مایوسانہ حالت مجھے صاف نظر آتی تھی ۔ میں نہیں کہہ سکتی
کس طرح خواب گاہ تک پہنچی ۔ میرے دماغ میں اس طرح چکر آ رہے تھے ۔ کہ معلوم ہوتا
تھا ۔ میں دیوانی ہو جاؤں گی ۔ سب سے پہلا کام جو میں نے کیا ۔ وہ ٹوپی پہننا اور شال
اوڑھنا تھا ۔ میں مکان سے باہر آنے لگی ۔ تو کسی طرح اس کی خبر سر ہنری کورٹنی کو ملی [illegible]
اس نے زینہ پر میرا تعاقب کیا ۔ اور مجھے معلوم نہیں ہوا ۔ میں کس طرح اس سے بچ کر نکل آئی ۔ میرے
خیالات منتشر اور میرا دماغ پریشان تھا ۔ اور آخر کار جب مجھے کچھ [illegible]
تو میں بازاروں میں بے تحاشا گزر رہی تھی ۔ [illegible] ۔ کوئی میرے تعاقب

میں تو نہیں ہے۔ لیکن معلوم ہوا کوئی نہیں۔ باوجود اس کے میں تیزی سے چلتی رہی۔ اور یہ سارا فاصلہ میں نے پاپیادہ ہی طے کیا۔ کیونکہ اے اباجان۔ معاملات کی حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد میں نے محسوس کیا۔ گھر ہی وہ جگہ ہے۔ جہاں میں اپنے رنج والم کو چھپا سکتی ہوں۔ یہیں رہ کر مجھے ان ظالموں سے محفوظ رہنے یا آپ کی ہمدردی حاصل کرنے کی امید ہوسکتی ہے۔ اور اب ان سارے حالات کو سنکر لیسے والا روزامنڈ نے اپنے بازو مسٹر ٹارنر کے گلے میں ڈال کر کہا۔" مجھے امید ہے آپ اپنی بیٹی سے نفرت نہ کریں گے ... آپ اسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں گے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے میں بالکل بے گناہ ہوں۔ میں بیان نہیں کرسکتی۔ آپ کے روبرو یہ حالات کس طرح میری زبان سے ادا ہوئے۔ آہ! میرا دل غم کے بوجھ سے دبا ہوا تھا۔ اور اگر میں آپ سے تسکین حاصل کرنے کی امید پر اس کیفیت کے ذکر سے اس کا بوجھ ہلکا نہ کرتی۔ تو وہ ٹوٹ جاتا .. یقیناً ٹوٹ جاتا!"

"روزامنڈ" مسٹر ٹارنر نے آہستگی سے کہا۔" تم نے بہت اچھا کیا۔ کہ مجھے ان حالات سے خبردار کردیا۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر میں ہی تمہیں بہتر مشورہ اور تسکین دے سکتا ہوں۔" پھر جب اسے اس خوفناک سازش میں اپنی شرکت کا خیال آیا۔ اور اس نے اپنے ظاہر و باطن کے اختلاف پر نظر کی۔ تو کانپ کر کہنے لگا۔" ایک خوفناک ... نہایت خوفناک جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ ہم مجرموں کو سزا نہیں دلا سکتے۔ بے شک روزامنڈ تمہارا خیال درست تھا۔ کہ انتقام کی بدولت واقعات کا افشا ہوگا۔ اور یہ افشا میری موت کا موجب ثابت ہونا یقینی ہے۔ میری راحت جان بیٹی۔ معاملہ اتنا اہم ہے۔ کہ میری رائے میں اس کی خبر تمہاری بہن کو بھی نہ ہونی چاہئے۔"

"نہیں .. بے شک نہیں" روزامنڈ نے جواب دیا۔" اتنا ہی کافی ہے۔ کہ آپ اس شیطانی سلوک سے خبردار ہیں۔ جو مجھ سے کیا گیا۔ میں نہیں چاہتی۔ میری وجہ سے پیاری عزیزہ بہن کی شادی کی خوشیوں میں خلل واقع ہو۔ اور کلیرنس ... اور کلیرنس سے تو اس معاملہ کو سب سے زیادہ چھپانے کی ضرورت ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ وہ اپنی اس ملعون خالہ اور اس شیطان بیرونٹ سے اپنا انتقام لینے پر آمادہ ہوگا۔ جس کے نتائج ذہن میں لاتے ہوئے ہیبت محسوس ہوتی ہے۔ اس کا انتقام بجائے خود ہمارے

افشار کا موجب ہوگا۔ اور غریب ایڈیلسن کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔"

مسٹر ٹارنر یہ باتیں سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا" روزامنڈ میں تمہاری دور اندیشی اور عاقبت بینی کی داد دیتا ہوں۔ لازم ہے یہ راز میرے اور تمہارے درمیان ہی محفوظ رہے۔ اور اس کا مجھے اطمینان ہے کہ وہ بدمعاش جنہوں نے تمہارے ساتھ یہ ستم کیا خود اپنی بدنامی کے ڈر سے اس واقعہ کو ظاہر نہ ہونے دیں گے۔ تم اپنے باپ کی حفاظت اور نگرانی میں ہو۔ اور آئندہ یہاں ہر طرح محفوظ رہوگی۔ مگر ہماری آپس میں یہ قرارداد ہے کہ آج کے بعد ہمارے درمیان اس خوفناک واقعہ کا ذکر کسی بھی صورت میں نہ ہونا چاہئے۔"

مگر اس کے باوجود۔ ۔ ۔ ابا جان آپ کو اپنی بیٹی سے جو محبت تھی۔ اس میں کمی تو نہ ہوگی؟" برباد شدہ لڑکی نے جو اپنے باپ کی ریاکاری سے بالکل بے خبر تھی کہا" آئندہ تم مجھے نفرت اور حقارت کی نظر سے تو نہ دیکھا کرو گے؟ آہ! اگر میرے ساتھ آپ کے سابقہ سلوک میں فرق واقع ہوتا ہے۔ تو بس میرے لئے ایک ہی چارہ کار ہے۔ اور وہ ۔ ۔ ۔ خودکشی!"

مصیبت زدہ مجرم باپ نے اپنی چاک عصمت بیٹی کو گلے لگایا۔ اور جہاں تک ممکن تھا اسے تشفی آمیز کلمات کہتا رہا۔ آخر اس سے جدا ہو کر روزامنڈ اپنے کمرہ کو چلی گئی ۔ ۔ ۔ اس کمرہ کو جسے وہ ایک پاک اور بے عیب دوشیزہ کی حیثیت میں چھوڑ کر گئی تھی۔ مگر جس میں آج وہ برباد اور بے عصمت ہو کر واپس آئی۔

ہائے! کیا گردش تقدیر ہے!

مسٹر ٹارنر بدبست ہوشمند گماں میں رفتہ رفتہ خوفناک خیالات کے درمیان جو اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ ایک امر ۔ ۔ نہایت خفیف ۔ ۔ موجب تسکین تھا۔ اور وہ یہ کہ روزامنڈ کو اس سازش میں میری شرکت کا علم نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مسز سلنگبی اور بیرونٹ کے درمیان جس گفتگو کو روزامنڈ نے سنا۔ اس میں مسٹر ٹارنر کے اتحاص کا ذکر اگر ہوا بھی۔ تو ایسے مبہم اور پُر اسرار طریق پر ہوا۔ کہ روزامنڈ اسے سمجھ نہ سکی۔ اس لئے وہ غریب اپنی عصمت کی فروخت کو اپنے باپ کی بجائے مسز سلنگبی سے ہی منسوب کرتی تھی۔

مگر اس کے ساتھ ہی جب یہ گنہگار شخص اس نظارہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا تھا جو ذرا دیر پہلے ظہور میں آیا۔ جب اسے اپنی روزامنڈ کی زار حالت اور اس کی بھولی باتوں

کا خیال آتا۔ تو جو اذیت اس کے دل و دماغ کو محسوس ہوتی تھی اسے بیان کرنے کا کس کے
مقدور تھا۔ اس ایک شعاع امید کے باوجود اس کی ذہنی تکلیف ناقابل بیان تھی
کیونکہ ایک باپ کی حیثیت سے اس کے دل میں جو متنوع جذبات پیدا ہو رہے تھے۔ کوئی
طاقت انہیں فرو نہ کر سکتی تھی۔ فطرت انسانی اپنے اثرات کا اظہار کرتی تھی۔ اور جب دفعتاً
اسے اپنی حرکت کے جرم اور گناہ کا خیال آتا۔ جو اس کی عزیز اور پر اعتماد بیٹی کی عصمت
ریزی کا سبب ہوا۔ تو وہ انتہائے یاس سے لرزہ براندام ہو جاتا تھا۔

وہ اسے اتنی خوبصورت اور اتنی پیاری کبھی معلوم نہ ہوئی تھی۔ جتنی اس وقت جب
مکان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ ذہنی اور جسمانی تکلیف سے بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں
میں گر پڑی تھی۔ اس کے ساتھ اتنی محبت یا اس کے حسن پر اس قدر ناز اسے کبھی محسوس نہ ہوا
تھا۔ جتنا اس وقت جب وہ تیز لیمپ کی روشنی میں معصومانہ انداز سے اپنا چہرہ اوپر کو اٹھائے
اس کے سامنے بیہوش پڑی تھی۔ ہائے ستم! ایسی پیاری معصوم لڑکی اپنے باپ کی وساطت سے برباد
ہوئی۔ جس باپ کا فرض اس کی حفاظت کرنا تھا۔ اس کے خلاف غداری پر آمادہ ہو گیا۔
ظالم باپ کی نگاہوں میں اس کے حسن کا نقشہ پھر گیا۔ تو ضمیر کہنے لگا۔ ملعون عصمت
کے بیچنے والے اس کام کا بدلہ؟ اس نے اپنی نگاہ زر کے انبار کی طرف اٹھائی۔ تو وہی مجھی
آواز پھر سنائی دی کہ جس زر کے بدلے۔ یہ سونا نہیں مٹی ہے۔

یہ شک اس نے محسوس کیا۔ یہ سونا نہیں پیتل ہے۔ گاڑھے پسینے سے کمایا ہوا پیسہ
اس ناپاک سونے سے ہزار درجہ افضل ہوتا۔

اے کاش عشرہ گذشتہ کے واقعات از سر نو لکھے جا سکیں! اے کاش کوئی
طاقت اس سیاہ عرصہ زندگی کو صفحہ زمانہ حیات سے خارج کر سکے

بالفعل بدبخت نے دل سے کہا تھا کہ اگر کسی طرح پھر بیٹی کا جو عرصہ عصمت والا تھا
لوٹا سکوں تو مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عدالت دیوالہ کی بدنامی سے گزرتا
ہوا خوشی سے چلا جاؤں۔ مجھے روئے زمین پر حقیر ترین گداگر
بننے میں عار نہ ہو۔ مگر اے کاش اس ملامت سے بچ سکوں کہ اس شخص نے اپنی بیٹی کی
عصمت فروخت کی!

باب ۸۷　　بدی کا بدلہ

آدھی رات کبھی کی گذر چکی تھی۔ مگر اس کے باوجود مسٹر ٹارنز اضطراب کی حالت میں آہستہ قدم اٹھاتا نشست گاہ میں پھر رہا تھا۔ کہ صدر دروازہ پر ہلکی دستک ہونے سے وہ دردناک خیالات کی الجھن سے چونکا۔

یہ سوچکر حیرت زدہ ہوا۔ کہ اس بے وقت کون آیا ہوگا۔ وہ خود دروازہ کھولنے گیا۔ اور اس کا تعجب دوچند ہوگیا۔ جب دستی لالٹین کی روشنی میں جو اس کے ہاتھ میں تھی اسے سر ہنری کورٹنی کا زرد اور مضطرب چہرہ نظر آیا۔

سیرونٹ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرکے مسٹر ٹارنز آگے آگے نشست گاہ کی طرف ہولیا۔ سر ہنری ان خیالات کی پریشانی میں جن کے زیر اثر وہ اس وقت ٹارنز کا تعاقب میں پہنچا تھا۔ باہر کے دروازہ کو مقفل کرنا بھول گیا۔ اور کواڑ سرسری طور پر بند کرکے مسٹر ٹارنز کے پیچھے پیچھے نشست گاہ کی طرف چلا۔

باہمی اضطراب کی وجہ سے یہ خفیف سا واقعہ دونوں سے نظرانداز ہوگیا۔

جب دونوں نشست گاہ میں داخل ہوچکے تو مسٹر ٹارنز نے بڑی آہستگی سے اس کمرہ کا دروازہ بند کردیا۔ اور آواز دبا کر کہنے لگا "وہ واپس آگئی ہے"!

"خدا کا شکر کہ وہ محفوظ ہے"۔ سر ہنری نے بھی اسی طرح دبی آواز میں کہا "اس کے یکایک چلے آنے سے مسز سلنگسبی کو اور خود مجھے اندیشہ پیدا ہوگیا تھا۔ کہیں وہ خودکشی نہ کرلے۔ یا کوئی اور ایسی بات نہ کر بیٹھے۔ جس کی وجہ سے معاملہ فاش ہوجائے۔ اسی خوف سے ہم دونوں اب تک اسے سارے ویسٹ اینڈ میں تلاش کرتے رہے۔ اور نا چار اب آدھی رات گذرنے کے باوجود میں نے مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ آکر آپ کو اس کے فرار سے مطلع کردوں۔ اس کا مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا کہ وہ آپ کے یہاں واپس آگئی ہوگی"!

مسٹر ٹارنز کہنے لگا "مجھے اس خوفناک معاملہ میں میری شرکت کا علم نہیں۔ مگر پہلے آپ مہربانی سے میرے روبرو اس گفتگو کے الفاظ بیان کیجئے۔ جو آپ کے اور مسز سلنگسبی کے درمیان ہوئی۔ اور جسے بدقسمتی سے اس نے سن لیا۔ آپ کی زبانی اس گفتگو کے صحیح الفاظ معلوم کرکے ہی اس بارہ میں کوئی رائے قائم کرسکوں گا۔ آیا وہ اس بات کو معلوم کرسکتی

ہے۔ کہ اس کا اپنا باپ اس کی تباہی کے کام میں شریک تھا۔ ایمان کی بات ہے کہ مجھے اس بارہ میں سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ کہیں اس کے دل میں میری نسبت شبہ پیدا نہ ہو جائے"

ہیرونٹ اسی صوفہ پر بیٹھ گیا۔ جہاں تھوڑی دیر پیشتر وہ دوشیزہ جو اس کے جذبات نفسانی کا شکار ہوئی۔ بیہوش پڑی تھی۔ اور بولا "ٹارنر مجھے ایک گلاس شراب کا دو۔ رات کے وقت اتنی دور چل کر میں بالکل تھک گیا ہوں۔ پھر جب میری طبیعت ذرا بحال ہوتی ہے۔ تو میں اس گفتگو کی کیفیت جو میرے اور مسز سلنگبی کے درمیان ہوئی تھی جہاں تک مجھے یاد ہے بیان کر دوں گا"

مسٹر ٹارنر نے الماری سے شراب کی ایک بوتل نکالی۔ کیونکہ میز پر رکھی ہوئی صراحی کو وہ اس سے پہلے ختم کر چکا تھا۔ اور اسے پیش کر کے کہنے لگا "سر ہنری تم اس سے نکال کر پیو میں اتنے دبے پاؤں اوپر جا کر دیکھتا ہوں۔ روزامنڈ سو گئی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو وہ یکایک اس کمرہ میں آ جائے۔ اور آپکو یہاں دیکھ لے جس سے معاملہ اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیگا"

"بے شک یہ احتیاط ضروری ہے" ہیرونٹ نے تسلیم کیا۔

مسٹر ٹارنر دبے پاؤں نشست گاہ سے نکل کر بڑی آہستگی سے زینہ پر چڑھنے لگا۔ روزامنڈ کے کمرہ کے باہر پہنچکر وہ رک گیا۔ اور کان لگا کر سننے لگا۔ اندر سے کسی کے رونے اور سسکیاں لینے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اسے سنکر اسے تشویش پیدا ہوئی۔ اور اس نے سوچا۔ ایسا نہ ہو یہ فرط الم سے سو نہ سکے اور پھر نشست گاہ میں آ جائے۔

چنانچہ اس نے کمرہ کے دروازہ پر آہستگی سے دستک دی۔ روزامنڈ نے اسے کھول دیا۔

ابھی تک اس بدنصیب لڑکی نے نہ کپڑے اتارے۔ اور نہ سونے کی کوئی تیاری کی تھی۔ اور اس کا چہرہ اتنا غمناک اور اتنا رنج زدہ تھا۔ کہ باپ کا آہنی قلب بھی اسے دیکھ کر موم ہو گیا۔ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ روزامنڈ اس کی گردن میں بازو ڈال کر لپٹ گئی۔ اور اس کی عنایت اور توجہ کے لئے شکریہ ادا کرنے لگی۔ کم و بیش نصف گھنٹہ وہ اس کے پاس رہ کر اسے طرح طرح کی تسلیاں دیتا اور سونے کے لئے آمادہ کرتا رہا۔ وہ سوچتا تھا۔ یہ سو جائے تو میں جسقدر جلد ممکن ہو سر ہنری

کو مکان سے رخصت کردوں۔ چنانچہ اس نے طرح طرح کی تسلیاں دیکر اور بہت کچھ سمجھا بجھا کر آخر کار اسے سوجانے پر آمادہ کرلیا۔

باپ کی ساری باتیں سنکر روز امنڈ کہنے لگی "ابا جان مجھے یقین ہوگیا۔ آپ اپنی بدنصیب بیٹی کو نفرت یا حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور اس یقین نے میرے دل کا بوجھ بہت ہلکا کردیا ہے۔ اس میں شک نہیں حقیقی راحت کا اب میرے لئے اس دنیا میں امکان نہیں۔ تاہم ایک سچے عیسائی کی حیثیت میں اپنے مقدر پر شاکر رہونگی۔ اور آئندہ کے لئے ابا جان۔ میں یقین دلاتی ہوں۔ کہ آپ کو ذرا بھی تسکین بننے پر مجبور کر کے ناخوش ہونے کا موقعہ بھی نہ دونگی۔ پیارے والد.. شب بخیر۔ میرے واحد رفیق۔ آپ تشریف لے جائیے۔ میرا قلب اس گفتگو سے بہت مطمئن ہوگیا۔ اب میں آرام سے سوجاؤنگی!"

مسٹر ٹارنز رخصت ہونے سے پہلے اپنی بیٹی سے بغلگیر ہوا۔ تو یہ خیال اس کے سینہ میں تیر کی طرح چبھنے لگا۔ کہ میں نے اس نیک نہاد با محبت لڑکی سے کتنا شرمناک غلط سلوک کیا ہے۔

وہ زینہ سے اترنے لگا۔ تو روز امنڈ کے کمرہ کا دروازہ اندر سے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ وہ اسے مسکن اور مطمئن کرنے کی کوشش میں اپنی کامیابی پر خوش ہونے لگا تھا۔ کہ اسے نشست گاہ کی طرف سے کسی کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ خیال آیا۔ شاید مسٹر سلنگسبی بھی روز امنڈ کی تلاش میں یہیں آپہنچی ہے۔ اور میری عدم موجودگی میں سرونٹ نے باہر کا دروازہ کھول کر اسے اندر داخل کرلیا ہے۔

اس خیال سے مضطرب ہوکر وہ اور زیادہ تیزی سے قدم اٹھاتا زینہ سے اترنے لگا۔

ٹم دی سنیر اور جوش پیڈلر جو لقب زنی کے خیال سے مسٹر ٹارنز کے مکان کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ مسٹر سری کورٹنی کی آمد سے قریباً نصف گھنٹہ بعد وہاں آپہنچے۔

نچلی منزل میں نشست گاہ کی چلمن دار کھڑکیوں میں روشنی کی شعاع دیکھ کر وہ بڑی احتیاط کے ساتھ دبے پاؤں ایک کھڑکی کے قریب گئے۔ اور چلمن کی درزوں سے انہوں نے دیکھا کہ کمرہ کے اندر میز پر زر کا انبار لگا ہوا ہے۔ اور ایک شخص بظاہر بالکل بے خبر صوفہ پر سو رہا ہے۔

بات یہ ہوئی کہ پیرونٹ چونکہ اولڈ برلنگٹن سٹریٹ سے ٹارنر کاٹیج تک پیدل چل کر آیا تھا اس لئے بالکل تھک گیا۔ شراب کی بوتل سے ایک گلاس پی کر اس کا کسل دفع ہوا۔ اور وہ ٹارنر کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ جس کی نسبت ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ وہ بالائی منزل پر یہ دیکھنے چلا گیا تھا۔ کہ روزا مسند سو گئی۔ یا ابھی بیدار ہے

مگر جیسا اوپر بیان کیا گیا۔ روزا نہایت بے چینی اور پریشانی کی حالت میں تھی اور اپنے کمرہ میں پہنچکر بھی وہ اپنی حالت زار پر روتی اور آنسو بہاتی رہی۔ اسے اس حالت میں دیکھکر مسٹر ٹارنر اسے تسکین دینے کی غرض سے اس کمرہ میں داخل ہوا۔ تو اسے سمجھانے اور تسلیاں دینے میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔ ادھر مسٹر ہنری کو نیند آئی۔ تو تھکا ہوا تھا۔ کچھ شراب کا خمار ہوا۔ مسٹر ٹارنر کا انتظار کرتے کرتے اس کی اسی صوفہ پر ہی آنکھ لگ گئی

کمر دی سینمر اور جوش پیڈلر نے اسی کو سوتے دیکھا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ چونکہ اتنا فاصلہ طے کرکے اس مکان تک پہنچے تھے۔ اس لئے باسانی اپنی مہم سے دست بردار نہ ہو سکتے تھے۔ سونے والے کو انہوں نے مسٹر ٹارنر ہی سمجھا۔ کیونکہ صورت سے نہ وہ اس کے اور نہ مسٹر ہنری کے بخوبی آشنا تھے۔

آلات نقب زنی کی مدد سے وہ صدر دروازہ کو توڑنے کی کوشش کرنے ہی کو تھے۔ کہ وہ از خود کھل گیا۔ کیونکہ مسٹر ہنری کی آمد کے موقعہ پر مسٹر ٹارنر اسے بند کرنا بھول گیا تھا۔ دونوں چور دروازہ کے کھل جانے پر چنداں متعجب نہ ہوئے کیونکہ انہوں نے سمجھا۔ ہاں جیفریز کو چونکہ کسی کی آمد کا انتظار تھا۔ اس لئے اس نے عمداً اسے کھلا چھوڑ دیا ہوگا۔

اسی طرح دبے پاؤں وہ مکان کے اندر داخل ہوئے اور نشست گاہ میں پہنچ گئے۔ پیرونٹ ان کی موجودگی سے بے خبر سوتا رہا۔

یکایک کمر دی سینمر نے اپنا شکاری چاقو نکال کر کھولا۔ اور اس کا پھل مسٹر ہنری کی گردن کے قریب رکھا تاکہ ضرورت کے وقت تنگ سے بچاؤ نہ کیا جائے۔ ادھر جوش پیڈلر نے جلد جلد نقدی اور نوٹوں کو سمیٹنا شروع کر دیا۔

اس کام کو کرتے ہوئے وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا۔ میرا ارادہ ہے۔ نقدی کے علاوہ چاندی کے برتن بھی جو یہاں موجود ہوں۔ لے چلیں۔ ایک بار کے کام کو اچھی طرح

چھوڑنا نادانی ہے۔ اور اگر یہ بیدار ہو گیا۔ ؟!

" تو میں اس کا گلا ایک منٹ میں کاٹ کے رکھ دوں گا " کرم وی سینفر نے لاپروائی سے کہا۔

جوش نے اس وقت کے آسانی تصفیہ سے مطمئن ہو کر دانت نکال لئے۔ اور نقدی کو سمیٹ کر اس نے ایک الماری کو کھولا۔ مگر جس وقت وہ اس کے اندر چیزوں کو ٹٹول رہا تھا۔ ایک برتن کے گر جانے سے آواز جو پیدا ہوئی۔ تو مسٹر سبزی چونکا۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں اور ایک بدوضع شخص کو بڑا سا چاقو ہاتھ میں لئے اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھا۔ خوف کی وجہ سے اس کے منہ سے چیخ نکلنے کو تھی۔ کہ کرم وی سینفر نے ایک بڑے قصاب کی بے دردی کے ساتھ چاقو اس کے حلق پر پھیر دیا۔

ایک مدہم غرغر کرنے کی آواز پیدا ہوئی۔ مقتول کا بدن تشنجی حرکت کے ساتھ کانپا مگر نہ اس کے منہ سے کوئی چیخ اور نہ کوئی اور آواز نکلی۔ آن واحد میں مسٹر سبزی کو تنہا بے جان ہو گیا!

یہ حالت دیکھ کر جوش پینڈر گھبرا گیا۔ اور کہنے لگا " کرم بس اب چلنے کا فکر کرو۔ آج رات کے لئے یہی کافی ہے "

" بے شک اب ہمیں چلنا چاہئے " قاتل نے اپنے مقتول کی خوفناک لاش کی طرف دیکھ کر کانپتے ہوئے کہا۔

چنانچہ وہ نشست گاہ سے نکلے ہی تھے۔ کہ زینہ پر ٹارنر کے پاؤں کی چاپ سنکر انہوں نے اور زیادہ تیزی کے ساتھ قدم اٹھانے شروع کئے۔ تاکہ کسی کی آمد سے پہلے صدر دروازہ کی راہ سے نکل جائیں۔

وہ بلا مزاحمت مکان سے نکل گئے۔ کیونکہ مسٹر ٹارنر نے زینہ سے اتر کر ڈیوڑھی میں دو شخصوں کو گذرتے دیکھا۔ تو وہ خود اتنا خوف زدہ ہوا۔ کہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔ ایک تو اس کے اعصاب میں شب کے واقعات سے پہلے ہی کشیدگی تھی۔ اس واقعہ نے اور زیادہ مبہوت کر دیا۔ اور وہ نہ ان کے تعاقب میں دوڑا۔ نہ اس نے کسی کو مدد کیلئے آواز دی۔

مگر جب دونوں چور باہر کا دروازہ بند کر کے نکل گئے۔ تو اس نے جرأت کر کے اسے اندر سے مقفل کر لیا۔ گویا ڈرتا تھا۔ کہیں وہ لوٹ کر نہ آجائیں۔ اور اس کے بعد اپنے روپیہ

کی فکر میں پریشان خاطر تیزی سے قدم اٹھاتا نشست گاہ کی طرف لپکا۔

اس نے میز کی طرف دیکھا۔۔ بس اک نگاہ کافی تھی۔۔۔ روپیہ کا وہاں نام و نشان بھی نہ تھا!

دیوانوں کی طرح اس نے بڑے جوش کے ساتھ اپنا کھلا ہاتھ پیشانی پر مارا۔ فرط رنج والم کی وجہ سے زور کی چیخ اس کے منہ سے نکلنے کو تھی کہ اپنی ناخوش بیٹی کے خیال نے اس کے لبوں پر مہر لگادی۔

اس کے ساتھ ہی اس کی نگاہ صوفہ کی طرف اٹھی۔۔۔ اف! اے مقدس خدا! کتنا ہیبت ناک نظارہ پیش نظر تھا!

اس جگہ صوفہ کے اوپر۔۔۔ اسی صوفہ پر جہاں تھوڑی دیر پیشتر مقتول امیر کے جذبات نفسانی کی شکار دوشیزہ۔ موت کی سی غش کی حالت میں بے خبر پڑی تھی۔ عیاش بیرونٹ کا سرتن سے جدا نظر آرہا تھا۔ یہ وہ نیند تھی۔ جس سے کوئی سونے والا بیدار نہیں ہوا۔ مگر اس خوفناک لمحہ میں بھی جب مسٹر شارٹ اس پرخوف نظارہ سے مبہوت اور پریشان کھڑا تھا اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری نقدی اور سر ہنری کورٹنی کی جان کا نقصان دراصل اس اصول قدرت کی نمائش ہے۔ کہ بدی کا بدلہ عاقبت ہی میں نہیں۔ اس جہان میں بھی ملتا ہے!

اس نظارہ کو دیکھ کر خوف زدہ شخص کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ اس کی حیرت اس قسم کی تھی۔ جو انسان کو لب بستہ کردیتی ہے۔۔۔ جس کے اثر سے قوائے طبعی کا فعل معطل ہوجاتا ہے۔ وحشت زدہ نظروں سے وہ اس خوفناک لاش کو دیکھا کیا۔ اور پھر لڑکھڑا کر پیچھے کو ہٹا۔ اسی طرح چند منٹ گزر گئے۔ اور آخر کار وہ سنبھلا۔ تو اب اسے خود اپنی جان ایک مخمصہ میں الجھی ہوئی نظر آنے لگی۔

ایک اندیشہ۔۔۔ نہایت خوفناک اندیشہ اس کے دل میں پیدا ہوگیا۔ قتل اور چوری کی دوگونہ وارداتیں اس سرعت کے ساتھ بغیر کسی شور و غل کے عمل میں آئیں۔ کہ گھر میں کسی دوسرے شخص کو اس غیر معمولی واقعہ کی کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ اور اب مسٹر شارٹ کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہونے لگا۔ کہ جب اس قتل کا واقعہ ظاہر ہوگا تو میرے لئے عدالت کی جیوری کے سامنے اپنے کو بے قصور ثابت کرنا دشوار اور غیر ممکن ہوجائیگا

قدرتی طور پر لوگ اس فعل شنیعہ کو مجھ سے منسوب کریں گے۔ اور حالات کی شہادت اتنی زبردست ہوگی۔ کہ میرے لئے جواب دہی مشکل ہو جائے گی۔ تشویش جو اس وقت بدنصیب شخص کے دل میں پیدا ہوئی۔ یہ تھی۔ کہ سر ہنری کوڈنی کا قتل مجھ سے منسوب کیا جائے گا

سخت پریشانی کی حالت میں وہ بیٹھ گیا۔ اور دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا کر بہت دیر تک فکرمند رہا۔

کیا یہ مناسب ہوگا۔ میں شور و غل مچا کر اپنے خادم جیفری پیار اور روزامنڈ کو بیدار کر دوں؟ اور ان کے روبرو اس خوفناک واقعہ کی ساری کیفیت بیان کروں؟ مگر نہیں! کوئی آواز کہہ رہی تھی۔ یہ باتیں قابل یقین نہ سمجھی جائیں گی۔ روزامنڈ چونکہ اس بات سے بالکل لاعلم تھی کہ میرے والد نے میرے ہتک حرمت میں بیرونٹ کو مدد دی۔ اس لئے وہ قدرتی طور پر یہ سمجھے گی۔ کہ والد نے پدرانہ انتقام کے جذبہ سے متاثر ہو کر یہ فعل کیا۔ پس مناسب یہی ہے کہ معاملہ کو اس سے پوشیدہ رکھا جائے۔ مگر سوال یہ تھا۔ اس لاش کا کیا ہو؟ اس کو کہاں ڈالا جائے؟ بڑا خوفناک معما درپیش تھا۔

اپنی لخت جگر بیٹی کے ساتھ جو بدسلوکی ظالم باپ نے کی تھی۔ اس کی یاد اب اور زیادہ تیزی کے ساتھ اس کے دل میں پیدا ہونے لگی۔ اس نے محسوس کیا کہ میری سزا کا اس دنیا میں ہی آغاز ہو گیا ہے۔ میرے مقدر پر آج سے ہی مہر لگ چکی ہے!

او بدنصیب تو نے زر کی خاطر اپنے آپ کو شیطان کے حوالہ کیا! مگر آج وہ زر کہاں ہے؟ چند ماہ کے عرصہ میں ہی قرض خواہ تیرے گرد جمع ہو جائیں گے۔ کیونکہ ابھی تو ان کے مطالبات میں سے ایک کوڑی بھی ادا نہیں ہوئی۔ اور اس وقت ...

مگر پھر اس کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا۔ وہ سوچتا ہے۔ میں اس لاش کی جامہ تلاشی لوں۔ شاید کچھ نقدی نکل آئے۔

اُف! کتنا خوفناک خیال ہے! مگر عجیب نہیں۔ کیونکہ بدی کی راہ میں ایک بار قدم اٹھ جائے تو پھر یہ کہنا مشکل ہے۔ اس کا خاتمہ کہاں ہو۔

دیکھنا وہ باپ جس نے اپنی نور نظر کا ناموس فروخت کیا تھا۔ حرص و آز کا بندہ۔ اس شخص کی جیبیں ٹٹولتا ہے جس نے اس کی بیٹی کی بے حرمتی کی

اس نے مقتول کا بٹوہ نکالا۔ اس میں ۱۵-۱۶ اشرفیاں تھیں۔ انہیں اپنی جیب میں

ٹٹول لیا۔ پاکٹ بک کھولی۔ مگر اس میں نوٹ مطلق نہ تھے۔ صرف چند کاغذات اور یادداشتیں بالکل بے سود۔

مسٹر مارنز نے جوش غضب سے فرش زمین پر پاؤں مارا۔ بلاشبہ اس کی تشویش خوفناک تھی۔ ایک طرف عظیم مالی مشکلات تباہی کی راہ دکھاتی تھیں۔ کیونکہ اس روپیہ کی آس پر جو اس نے اپنی بیٹی کی عصمت فروشی سے حاصل کیا۔ اس نے گزشتہ ہفتہ عشرہ میں مزید قابل ادا رقوم کا بار اپنے اوپر لے لیا تھا۔ دوسری طرف لاش کی موجودگی جانی خطرہ پیدا کرنے والی تھی۔ ان پر طرہ یہ قلق و اضطراب تھا۔ کہ روزنامہ کی فروخت کر کے بھی مالی الجھنوں سے نجات حاصل نہ ہوئی۔ بالفرض مقتول کی لاش کو پراسرار طریق پر کہیں دفن بھی کر دیا جائے۔ اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو۔ پھر بھی مالی دشواریوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہو؟ ان خیالات نے بدنصیب مسٹر مارنز کے ذہن میں جو بے چینی پیدا کی۔ اس کا اندازہ کرنا دشوار نہیں۔ وہ کرسی سے اٹھا۔ جس پر لاش کی نقدی نکال کر دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔ اور مانٹل پیس کی طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ رات کا ڈیڑھ بجا ہے۔

مگر جس وقت اس نے گھڑی کی سوئیوں کی طرف نظر کی۔ اور اس پر یہ حقیقت واضح ہوئی۔ کہ اگر نوکروں کے بیدار ہونے سے پہلے لاش کو ٹھکانے لگانا ہو۔ تو یہ کام بہت جلد ہونا چاہئے۔ تو دفعتاً اتفاقیہ طور پر اسے آتشدان پر لٹکے ہوئے آئینہ میں اپنی صورت دکھائی دی اور اس صورت کو دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو کر پیچھے کو ہٹ گیا۔

"کیا سچ مچ یہ میری ہی صورت کا عکس ہے۔ یا کوئی بے چین روح اس مقام کے قریب پھر رہی ہے۔ جہاں اس کے مادی جسم کو بے رحمی سے قتل کیا گیا تھا؟"

اس ہیبت خیز عکس سے خوف زدہ ہو کر اس نے آئینہ کی طرف پیٹھ پھیری۔ مگر فوراً خوف سے پیچھے کو ہٹا۔ لڑکھڑایا۔ اور ضرور گر جاتا۔ اگر اتفاق سے اس کا ہاتھ کرسی پر نہ پڑتا۔ اس کے دوبارہ خائف ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ کمرہ کے نیم باز دروازہ میں سے کسی انسان کا چہرہ نظر آیا۔ جو اس وقت جب اس کی نگاہ اس کی طرف پلٹی فوراً پیچھے ہٹ گیا۔

شدت اضطراب کی حالت [illegible] مسٹر مارنز دیوانہ وار کمرے کے باہر نکلا۔ [illegible] کسی کی صورت [illegible] زینے کی طرف بھاگتی نظر آئی۔

اس نے لپک کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ اور [illegible] زور سے اپنی طرف کو کھینچا۔ نشست گاہ

کا دروازہ چونکہ کھلا رہ گیا تھا اس لئے اس کی روشنی میں اس نے دیکھا۔ کہ یہ میرا خادم جو [illegible]
ہے!

جوش اضطراب کی وجہ سے اس بات کو فراموش کر کے کہ نشست گاہ میں ایک مقتول کی لاش موجود ہے۔ وہ جیفریز کو کھینچتا ہوا اسی کی طرف یہ پوچھنے کو لے آیا۔ کہ تم اس طرح آدھی رات کو لباس پہنے کیوں پھر رہے ہو؟ کمرہ میں لاش کی موجودگی اور جیفریز کو اس لاش کے سامنے لانے کے خطرات کا احساس اسے اس وقت ہوا۔ جب خادم نے نشست گاہ میں داخل ہو کر خوف زدہ نگاہوں سے صوفہ پر مقتول سرونٹ کی طرف دیکھا۔ اور اس کا چہرہ ہیبت کی وجہ سے زرد ہو گیا

کمرہ کا دروازہ بند اور مقفل کر کے مسٹر نارٹن نے لڑکے سے کہا۔ "یہ بتاؤ تم اس وقت کس لئے بیدار ہوئے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم اس طرح مکان کے مختلف حصوں میں پھر رہے ہو؟"

بات دراصل یہ تھی کہ جیفریز کو اس رات اولڈ ڈیتھ کے کسی آدمی کی آمد کا انتظار تھا۔ اور اس لئے وہ سویا نہ تھا۔ اسے صدر دروازہ پر دوبار دستک سنائی دی تھی۔ پہلی مرتبہ اس وقت جب [illegible] آئی۔ دوبارہ اس وقت جب سرونٹ پہنچا۔ اس کے بعد جب چور دروازہ کو بند کر کے مکان [illegible] ہوئے۔ تو جیفریز نے سوچا آخری ملاقاتی شاید وہ کوئی ہو۔ مکان سے باہر نکلا ہے۔ چور کے چلے جانے پر چونکہ اس مکان میں خاموشی رہی۔ اس لئے جیفریز کو خیال گذرا کہ [illegible] گیا ہے چنانچہ وہ اپنی خواب گاہ سے اس نیت سے اترا کہ ایک کھڑکی کے دروازہ کو [illegible] تاکہ چور جس وقت آئیں۔ اس راہ سے بآسانی مکان کے اندر داخل ہو سکیں۔ مگر جب [illegible] میں روشنی دیکھی۔ تو اس نے سوچا شاید وہ پہلے سے اس مکان میں آ پہنچے ہیں۔ اور اس وقت اس کمرہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ بڑی آہستگی کے ساتھ دبے پاؤں نشست گاہ کے دروازہ کے پاس پہنچا۔ مگر وہاں کھڑے ہو کر جب اس نے اپنے آقا کے چہرہ کا خوفناک عکس [illegible] سامنے نظر آتا دیکھا۔ تو وہ ایک لمحہ کے لئے حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔

"بتاؤ تم کس لئے بیدار ہوئے؟ اور کیوں مکان کے مختلف حصوں میں پھر رہے ہو؟" مسٹر نارٹن نے پھر ایک بار اس سے پوچھا۔

"جناب بات یہ ہے۔ مجھے ادھر کچھ آہٹ سی سنائی دی تھی۔" جیفریز نے جواب دیا۔ "مجھے اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ چور نہ ہوں۔ اس لئے میں اٹھ کر پتہ لگانے چلا [illegible]"

اور اس نے الفاظ زبان سے ادا کئے بغیر معنی خیز نگاہ سے لاش کی طرف دیکھا۔

مسٹر ثارنر نے گھبرا کر کہا "جیفریز! آج ایک نہایت خوفناک واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ یہ تھا حبس
اس نے لاش کی طرف انگلی اٹھا کر کہا "نصف شب کے قریب ایک ضروری کام کے لئے مجھ
سے ملنے کو آئے تھے۔ میں انہیں اس جگہ بٹھا کر اوپر روزنامنشد کے کمرہ میں گیا تھا جو رات واپس
آ گئی ہے۔ واپس آیا تو دو آدمی مکان سے نکلتے دکھائی دئے۔ پھر جب میں نشست گاہ
میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ روپیہ کی ایک کثیر رقم جسے میں میز پر کھلا چھوڑ گیا تھا۔ غائب
ہے۔ اور میرے دوست کی... وہ حالت ہے۔ جو تم اب دیکھ رہے ہو!"

خادم نے اپنے دل میں اس بیان کو بالکل صحیح سمجھا۔ مگر وہ ظاہر میں اسے ناقابل یقین
جتلانے لگا۔ کیونکہ وہ ایک نہایت بدمعاش نوکر تھا۔ اور اس نے سمجھا آقا پر کامل اختیار
حاصل کرنے کا یہ بہت اچھا موقع ہے۔

اس کی صورت دیکھ کر مسٹر ثارنر نے کہا "جان۔ تم بے اعتباری کے انداز سے مسکراتے
ہو۔ مگر خدا شاہد ہے...!"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں" جیفریز نے اپنے سر کو خاص انداز سے ہلا کر کہا "مگر جناب
... معاملہ بے ڈھب سا ہے... بہت ہی بے ڈھب ہے۔ اور لاش کو کہیں چھپایا گیا
تو کیا عجب پھانسی تک نوبت پہنچے۔"

ان آخری الفاظ کو سنکر مسٹر ثارنر سر سے پاؤں تک کانپ اٹھا۔

اتنے میں جیفریز نے پھر کہا "آخر آپ کا ارادہ کیا ہے؟ مجھ سے اگر کچھ امداد ہو
سکتی ہے۔ تو حاضر ہوں۔ مگر جلدی کیجئے عمل دو دکا ہو چلا ہے...!"

"ہاں میں جانتا ہوں" مسٹر ثارنر نے قطع کلام کر کے کہا "مگر اف!... میں دیوانہ ہوا
جاتا ہوں... میرے دماغ میں چکر آ رہے ہیں! الٰہی میں کیا کروں! کس سے مشورہ لوں! جان!
تم کیا رائے دیتے ہو؟ کیا تم وفادار رہوگے؟ کیا تم اس راز کو محفوظ رکھ سکوگے؟ میں اس
کے لئے معقول انعام دینے کو تیار ہوں..."

جیفریز کہنے لگا "صاحب اس کا ذکر پھر کسی وقت کیا جائے گا۔ سر دست اس لاش
کو ٹھکانے لگانے کا سوال درپیش ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اسے دفن کر دینا چاہئے۔ آپ
ایک منٹ کو ٹھیر جائیے۔ میں اتنے اصطبل سے تھیلا اور لالٹین لئے آتا ہوں۔"

مسٹر ثارنر نے کہا "اچھی بات ہے تم جاؤ۔ اور میں پانی لا کر اس قالین کو صاف کئے دیتا

ہوں۔ خوش قسمتی سے خون صوفہ پر نہیں گرا۔"

دونوں شخص... خادم و مخدوم... دبے پاؤں کمرہ سے باہر نکلے۔ ایک اصطبل کیطرف گیا۔ دوسرا باورچیخانہ کی جانب۔

چند منٹ کے عرصہ میں وہ پھر لاش کے پاس آپہنچ گئے۔ انہوں نے لاش کو اٹھا کر جھلے میں ڈالا۔ اور اسے اصطبل کی طرف لے چلے۔

جان جیفریز چونکہ ایک پختہ کار بدمعاش تہا۔ اس نے اس موقعہ پر کسی ہراس کا اظہار نہ کیا اور اپنے اوسان بحال رکھکر بدائتی اختیارات اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہنے لگا یہ صاحب آپ جاکر قالین کو صاف کیجئے۔ میں اتنے باغیچہ میں ایک گڑھا کھودتا ہوں۔"

مسٹر ٹارنز نوکر کا حکم پاکر نشست گاہ کی طرف گیا۔ اور وہاں اس سے جہانتک ممکن تہا۔ اس نے قالین کا خون صاف کیا۔ اس کے بعد اس نے الماری سے ارغوانی پورٹ شراب کی ایک بوتل نکال کر اسے اس مقام پر توڑ دیا۔ جہاں خون گرا تہا۔ اور اس کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو بہی وہیں پڑا رہنے دیا۔ تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو۔ شراب کی بوتل اتفاقیہ طور پر اس جگہ گرکر ٹوٹ گئی ہے۔

اس کام میں اس کو نصف گھنٹہ کے قریب عرف ہوگیا۔ اور جب مسٹر ٹارنز اس سے فارغ ہوا تو اسکی کافی دلجمعی ہو چکی تہی۔ پھر وہ باغ کی طرف گیا۔ جہاں جیفریز مقتول امیر کیلئے قبر کہودنے میں بڑی سرگرمی سے مصروف تہا۔ جب لوکر تہک گیا۔ تو آقا نے اس کا ہاتہ بٹایا۔ اور چونکہ زمین زیادہ سخت نہ تہی۔ اس لئے سارا کام ایک گھنٹہ کے عرصہ میں مکمل ہو گیا لاش کو گڑہے میں اتار کر اوپر مٹی ڈال دی گئی۔ اور دونوں نے مٹی کی ہر ایک تہ کو اپنے پاؤں سے اچہی طرح دبا دیا۔

اس کام سے نپٹ کر مسٹر ٹارنز اور جیفریز دونوں مکان میں داخل ہوئے۔ مگر ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پیشتر اول الذکر نے دبی زبان میں کہا۔ میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ اس راز کو اپنے دل میں محفوظ رکہنا۔ میں تمہیں معقول انعام دوں گا۔ سردست یہ لے لو۔ آٹھ... یہ کہکر اس نے... پاؤنڈ... یعنی اس رقم کا بڑا حصہ جو مقتول امیر کی جیب سے نکلی تہی جیفریز کے ہاتہ میں دے دئے۔

خادم نے حریصانہ انداز سے روپیہ کو ہاتہ میں لیکر جیب میں ڈال لیا۔ جہاں اس سے

پہلے وہ ہیرونٹ کی انگوٹھیاں اور گھڑی بھی نکال چکا تھا۔ کیونکہ جس وقت مسٹر ٹارنز قالین کو صاف کر رہا تھا۔ تو ٹوکر نے یہ چیزیں لاش سے اتار لی تھیں۔ خود مسٹر ٹارنز نے ان چیزوں کو اس خیال سے نہیں اتارا تھا کہ اگر انہیں کسی نے میرے پاس دیکھ لیا تو ضرور مجھ پر قتل کا شبہ پیدا ہو جائے گا۔ روپیہ لیکر ٹوکر نے کہا۔ "آپ تسلی رکھئے میں ایسا قصور وار آدمی نہیں ہوں۔"

اس کے بعد آقا اور نوکر ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ اول الذکر اس خواب گاہ کی طرف چلا۔ جہاں اسے ہرگز نیند نہ آسکتی تھی۔ اور آخر الذکر اپنے کمرہ کی جانب جہاں وہ بہت دیر تک یوں اتفاقیہ طور پر دولت ہاتھ آنے کے خیال سے خوش ہوتا رہا۔

اور پھر سٹر کی کوٹھڑی . . .

تنگ و تاریک کنج لحد میں . . قاتل کے لیے رحم [illegible] ہلاک ہو کر وہ اداش نفس پرستی اور [illegible] ہونے سے پہلے توبہ و استغفار کا وقت بھی نہ ملا ایسی دائمی نیند سو رہا تھا جس سے کبھی کوئی خواب بیدار نہیں ہوا

باب ۹۵ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے راز کا انکشاف

جس روز وہ واقعات جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے ظہور میں آئے۔ اس کے دوسرے روز سہ پہر کو پانچ بجے کا وقت تھا اور ارل آف ایلنگھم اور لیڈی کا جارجیانہ ہیٹ فیلڈ دونوں آخر الذکر کے مکان کی نشست گاہ میں بیٹھے تھے۔

آرتھر شب گذشتہ کو تامس رین شامر اور جیکب تھ کو ہیوروڈ کی گلیس کی بندرگاہ سے [illegible] امریکہ کی طرف روانہ کر کے مسٹر ڈی گرینیا اعظم سمیت فرانس سے واپس آگیا تھا۔

چونکہ [illegible] اور تامس کی شادی ہو چکی تھی۔ اور اس بات کے ثبوت کے طور پر کہ میں نے اپنے دل [illegible] قصور معاف کر دیا ہے۔ اور میں پھر تامس کو اپنی بیٹی سمجھنے لگا ہوں مسٹر ڈی گرینیا نے [illegible] رخصت کے وقت دس ہزار پونڈ کی رقم دے دی تھی۔

ارل نے یہ ساری تفصیلات لیڈی ہیٹ فیلڈ سے بیان کر دی تھیں اور وہ انہیں پوری دلچسپی کے ساتھ سنتی رہی تھی۔

سلسلہ کلام جاری رکھکر نوجوان امیر نے کہا۔ "بلا شبہ میں عنقریب مسٹر ڈی گرینیا اور ان

کی دختر سے تمہاری ملاقات کا انتظام کروں گا۔ تم دیکھو گی مسٹر مڈینا کتنے بااخلاق اور عالم شخص ہیں اور ان کی بیٹی استھر بھی اتنی ہی ملنسار اور شریف الطبع ہے۔ جتنا ایک ایسے شخص کی دختر کو ہونا چاہیئے۔"

"آرتھر" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ کیونکہ اب دونوں ایک دوسرے کو بہن بھائی سمجھ کر بے تکلفانہ گفتگو کیا کرتے تھے۔ "معاف کرنا۔ میں سردست تمہارے ان نئے دوستوں سے شرف ملاقات حاصل کرنا نہیں چاہتی۔"

دل متعجب اور پریشان نظر آنے لگا۔ اور ملائمت آمیز فہمائش کے لہجہ میں بولا۔ "جارجیانہ کیا یہ ممکن ہے۔ تمہارے دل میں بھی اس قسم کے مضحکہ خیز متعصبانہ خیالات[۱] موجود ہیں۔ جو ایک قابل قدر قوم کے صاحب منزلت افراد کی نسبت صرف جہلا اور تنگ خیال لوگوں کو ہی زیبا دیتے ہیں۔"

[۱] یہ معلوم کر کے اطمینان ہوتا ہے کہ ہم نے یہودیوں کے خلاف لوگوں کے قدیم غیر منصفانہ خیالات کی تردید کی جو کوشش کی تھی۔ وہ رائگاں ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ فسانہ لندن کے اس سلسلہ کے صفحہ ۱۵۱ پر ہم نے اس قسم کے حملوں کی تردید وتحقیر میں جو کلمات لکھے تھے۔ انہیں سب یہودی اخبارات نے نقل کیا ہے اور مفصلات کے کئی اخباروں نے بھی انہیں اپنے کالموں میں منتقل کرنے کی عزت بخشی ہے۔ رسالہ چیمبرز ایڈنبرگ جرنل (سلسلہ جدید) کے نمبر ۴۲ میں ہمارے فقرات کو نقل کر کے اس قابل قدر پرچہ کے مدیروں نے اپنی رائے کے طور پر یہ الفاظ ایزاد کئے ہیں۔ "اس قوم کی اس مردانہ وار حمایت کے ساتھ جس کی نسبت بے رحمانہ طریق پر مغالطہ پیدا کیا جا رہا ہے ہمارا کامل اتفاق رائے ہے۔"

سچ پوچھیے تو اس روشنی کے زمانہ میں عیسائیوں کے اندر یہودیوں کے خلاف من حیث القوم اس قدر تعصب موجود دیکھ کر دل میں سخت رنج کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ انگلستان میں باوجود اس کی عظیم تمدنی ترقیوں کے یہودیوں کے خلاف اب تک بعض ایسی پابندیاں عاید ہیں جو اور ممالک میں نہیں پائی جاتیں۔ ہمارے یہاں دارالعوام میں کوئی یہودی ممبر نشست حاصل کرے۔ تو سارے کلیسا میں سنسنی پیدا ہو جائے (یہ اعتراض زمانہ موجودہ میں بالکل دور ہو چکا ہے۔ کیونکہ وزیر ہند مسٹر مانٹیگو یہودی نسل سے ہیں۔ اور لارڈ بیکنسفیلڈ جو پیشتر انگلستان کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں وہ بھی یہودی تھے۔ مترجم) مگر فرانس کے ایوان نیابت میں کئی یہودی اراکین موجود ہیں۔ فاضل سلڈن نہایت منصفانہ طریق پر یہودیوں کی نسبت کہا کرتا تھا۔ "تم لاکھ کہو یہودی ایک ملعون قوم ہیں مگر اس میں شک نہیں۔ وہ جہاں جائیں ترقی کرتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے امرا اور والیان ریاست کو مالی امداد دیتے ہیں۔ ان میں کبھی کوئی گداگر نہیں دیکھا گیا۔ اتفاق کی ان میں بہترین شان نظر آتی ہے رہا ان سے نفرت کا سوال۔ سو سب کے خیال میں عیسائی بھی ایک دوسرے سے کچھ کم نفرت نہیں کرتے۔"

"نہیں، بالکل نہیں" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ "میں نے یہودیوں کی نسبت بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور میں جانتی ہوں، ان کے ساتھ عیسائیوں کا سلوک بہت غیر منصفانہ ہے۔ اس لئے آرتھر یہ نہ سمجھو میرے دل میں ان کے خلاف کسی طرح کا تعصب ہے۔ کیونکہ میں ایسے تنگ خیالات اور غیر فیاضانہ رویہ کو سخت ناپسند کرتی ہوں۔"

ارل کہنے لگا۔ "مجھے تمہاری زبان سے یہ کلمات سن کر بہت خوشی ہوئی۔ فرانس کے زمانہ اقامت میں مجھے خاندان مڈنیا کے عادات و خصائل کی بدولت یہودیوں کی فطرت سے اچھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۱) یہ ایک نہایت افسوسناک امر ہے کہ فی زمانہ بھی بہت سے مذہبی حلقوں میں یہودیوں کے خلاف منافرت اور غلط فہمی پیدا کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہسپانیہ کے ایک مصنف نے جو اپنے آپ کو علم المذاہب کا محقق ظاہر کرتا ہے۔ یہودیوں کے خلاف حسب ذیل رکیک اعتراضات وارد کئے ہیں:۔ (۱) یہودا کی قوم نے ہمارے خداوند مسیح کے ساتھ غدارانہ سلوک کیا تھا۔ آج تک ان میں سے ہر سال ۳۰ غداری کے جرم میں سزا پاتے ہیں (۲) ریوبن کی قوم نے ہمارے خداوند کو باغ میں پکڑا تھا۔ اس لئے وہ جس چیز کی بھی کاشت کریں۔ بنجر ثابت ہوتی ہے۔ ان کی قبروں پر بھی کبھی روئیدگی نہیں ہوتی (۳) قبیلہ غد کے لوگوں نے خداوند مسیح کو کانٹوں کا تاج پہنایا۔ ۲۵۔ مارچ کو ہر سال ان کے جسم پر گہرے اور تکلیف دہ زخم نمودار ہو جاتے ہیں (۴) عشر کی قوم نے یسوع کا ہاتھ کاٹا۔ اس لئے ان کا دایاں ہاتھ بائیں سے ایک ہتھیلی کے برابر چھوٹا ہوتا ہے (۵) نفتالی قوم نے مسیح کو سوروں کے گلہ کا طعنہ دیا۔ اس وقت سے ان کی تمام اولاد کے دانت سوروں کی طرح آگے کو نکلے رہتے ہیں (۶) مناسہ قوم نے کہا۔ "اس کا خون ہم پر اور ہمارے بچوں پر ہو" اس وقت سے ہر نئے چاند کو ان کے بدن پر خونی داغ اور پھوڑے نمودار ہوتے ہیں (۷) اکھون کی قوم نے ہمارے خداوند مسیح کو صلیب پر لٹکا کر میخیں گاڑیں۔ اس لئے ۲۵ مارچ کو ۴ گہرے اور خوفناک زخم ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر نمودار ہوتے ہیں (۸) لوی کی قوم نے مسیح پر تھوکا۔ اب تک ہوا ان کے تھوک کو ان کے منہ پر گراتی ہے۔ اور ان کے چہرے ہمیشہ غلاظت سے بھرے رہتے ہیں (۹) اساچر کی قوم نے مسیح کو ضربات لگائیں۔ ۲۵۔ مارچ کو ان کے شانوں سے ضرور خون بہنے لگتا ہے (۱۰) زبولون کی قوم نے مسیح کے کپڑوں کے لئے قرعہ اندازی کی اسی تاریخ کو ان کے حلق میں زخم نمودار ہو جاتے ہیں (۱۱) یوسف کی قوم نے یسوع کو صلیب پر لٹکانے کے لئے میخیں تیار کیں۔ اور اس کی تکلیف دوبالا کرنے کے لئے ان کے سرے کند کر لئے۔ اس لئے ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر زخم اور خون نمودار ہوتا ہے (۱۲) بنجمین کی قوم نے یسوع کو سرکہ دیا۔ ان سب کی آنکھوں میں تکلیف رہتی ہے۔ اور ان کے منہ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ۲۵ سال کی عمر کے بعد ہر ایک یہودن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک عورت نے بھی کہا تھا کہ مسیح کو مصلوب کرنے کی میخیں تیز نہ بنائی جائیں۔

طرح خیرخواہ ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ اور میرا عقیدہ اب یہ ہے کہ من حیث القوم یہودی لوگ بھی اتنے ہی فیاض۔ مخیر اور نیک دل ہوتے ہیں جیسے عیسائی۔ مگر ذکر مسٹر ڈی مڈینا اور ان کی دختر اسستھر سے تمہاری ملاقات کا تھا۔ تمہارا ان کے سامنے جس قدر ذکر آیا۔ اس کی وجہ سے وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ جلد تر تم سے دوستانہ تعلقات قایم کرنے کا موقعہ حاصل کریں۔ ان حالات میں مجھے تمہاری زبان سے یہ سن کر بہت تشویش اور تاسف ہوا ہے۔ کہ تم ان کی ملاقات کو ملتوی کرنے کی خواہاں ہو۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟"

جار جیانہ شرما کر کہنے لگی "آرتھر تمہارے دل سے اس خیال کو دور کرنے کے لئے کہ میرا جواب کسی نامناسب تعصب پر مبنی ہے۔ مجھے اس انکار کی وجوہ کے اظہار میں تامل نہیں۔ اس کے علاوہ میں خیال کرتی ہوں۔ ان وجوہ کے ظاہر ہو جانے سے چونکہ مجھے بعض معاملات میں تمہارا مشورہ حاصل کرنے کا موقعہ مل سکیگا۔ اس لئے میری رائے میں ان کا تذکرہ اور بھی ضروری ہے۔ جب ہم آپس میں اس بات کا اقرار کر چکے کہ تم میرے بھائی اور میں تمہاری بہن ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ بہن اپنے بھائی سے ایسے معاملات کو پوشیدہ رکھے جن کا تعلق اس بھائی کی راحت سے ہو۔"

"میری راحت سے!" ارل نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے لفظوں سے متعجب ہو گیا ہے۔

"ہاں آرتھر تمہاری راحت سے!" جار جیانہ نے دوبارہ کہا۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ اس آہ کو جو اس کے سینہ سے نکلنے کو تھی بمشکل دبا سکی "دیکھو میری باتوں کو غور سے سنو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مس اسستھر ڈی مڈینا بہت خوبصورت۔ نہایت قابل خلیق اور ان تمام صفات سے متصف ہے جو کسی ملکہ روزگار کے لئے ضروری سمجھی جا سکتی ہیں۔"

ارل کا دل کشش و پنچ کی حالت میں خوشی اور حیرت کے مشترکہ اثرات سے دھڑکنے لگا اور اس کے منہ سے نکلا۔ "جار جیانہ! . . ."

"میں بالکل درست کہہ رہی ہوں" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر کہا۔ اور اس کے بعد وہ اپنے جذبات کو زیر اختیار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے۔ اگرچہ ان جذبات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۲) اسی طرح یہودیوں کے خلاف لکھتے ہوئے اس متعصب اور بے اصول مصنف جسٹن مارٹر نے لکھا ہے "خدا نے فرمایا تھا۔ تم ساحل بحر کی ریگ کی طرح ہوگے۔ اور ایک سے زیادہ مضمون میں تم ایسے ہی ہو۔ تمہاری تعداد ساحل بحر کی ریگ کی طرح لا انتہا ہے۔ مگر تم اتنے ہی بنجر ہو۔ اور تم سے کسی کو کچھ فیض نہیں پہنچ سکتا ۱۲

کا اثر اس کی آواز میں موجود تھا۔ آہستہ اور دردناک لہجہ میں بولی " آرتھر اس وقت کے بعد کہ تمہیں معلوم ہوا۔ کہ ہماری باہمی شادی غیر ممکن ہے۔ اور جب سے تم نے مجھے ایک بہن کی حیثیت میں دیکھنا شروع کیا ہے۔ اغلب بلکہ قدرتی ہے۔ کہ تمہارے دل میں استھرڈی مڈیناسے کچھ انس پیدا ہو گیا ہو "

آرتھر سنجیدگی سے کہنے لگا " جارجیانہ اس بات کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ کہ میرا دل سب سے اول تمہاری نذر ہوا تھا۔ اگرچہ۔ افسوس! حالات ہماری شادی کی تکمیل میں مانع ثابت ہوئے لیکن ان حالات کے باوجود وہ دل جو کبھی تمہاری آرزوؤں کا رفیق تھا۔ اور جس کے لئے تمہارا تصور ذریعہ راحت و تسکین تھا کسی اور سرچشمہ راحت کی تلاش کے لئے بخوشی آمادہ نہیں ہو سکتا "

لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا " آرتھر میرے لئے اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دینا خلاف انصاف اور دیانتداری سے بعید ہو گا۔ کہ تم چونکہ مجھے اپنے عقد مناکحت میں نہیں لا سکتے۔ اس لئے کبھی تمہیں شادی ہی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ خیال اتنا خود غرضانہ ہے کہ اگر کبھی میرے دل میں پیدا ہو تو مجھے اپنی ذات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ پیارے بھائی۔ میری سچی آرزو یہ ہے کہ تم پھلو پھولو اور خوش اور آباد رہو۔ اور میں سمجھتی ہوں اس راحت کی تکمیل میں استھرڈی مڈینا تمہاری بہترین معاون ثابت ہوگی۔ دیکھو۔ تم مجھے روکنے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ میں اس وقت ایک بہن کی حیثیت میں مشورہ دے رہی ہوں۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ تم کسی اور سے اتنی محبت نہیں کر سکتے۔ جتنی محبت تمہیں مجھ سے تھی۔ . . اگرچہ میں اتنی خود پسند نہیں ہوں۔ کہ اس خیال کو دل میں جگہ دوں . . . لیکن بفرض محال ایسا ہو بھی۔ تو اس کے باوجود تم اس جذبۂ عشق کو جو تمہیں مجھ سے تھا۔ برادرانہ محبت میں تبدیل کر کے اس حسین اور با محبت عورت سے جسے تمہاری منکوحہ ہونا نصیب ہوا اسقدر شفقت۔ ملاطفت اور پیار کا سلوک کر سکتے ہو۔ کہ وہ خوش رہے۔ اور اس کا مجھے یقین ہے کہ جب دو دلوں میں یہ تین باتیں موجود ہوں۔ تو جذبۂ محبت از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ امر بھی بعید از قیاس نہیں کہ وقت آئیگا جب خود استھرڈی مڈینا سے تمہیں ایسی ہی محبت پیدا ہو جائے گی۔ جو کبھی مجھ سے تھی۔ کیونکہ اس خیال کو میں صرف افسانہ نویسوں کا تخیل سمجھتی ہوں۔ کہ ایک ہی دل دوبار محبت نہیں کر سکتا۔ فطرت خود اس خیال کی تردید کرتی ہے۔ اور دنیاوی اور مذہبی

قانون سازوں نے بھی دوسری شادی کی اجازت دے کر یہی بات ثابت کر دی ہے ۔ اس لئے پیارے آرتھر ۔ یاد رکھو ۔ جو مشورہ میں تمہیں دے رہی ہوں ۔ وہ سراسر تمہاری راحت کے لئے ہے ۔ اور وقت آئیگا جب تم اپنی زبان سے اس امر کا اعتراف کرو گے ۔ کہ جارجیانہ ہی اس مشورہ کے لئے شکر گذار ہوں جو تم نے مجھے دیا ۔"

ارل اس فیاض منش خاتون کو جو اس کی راحت کی تکمیل کے لئے اپنے جذبات کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی ۔ نظر احترام سے دیکھا کیا ۔ ایک لمحہ بھر رک کر اس حسینہ نے پھر کہا "ان حالات میں تم سمجھ سکتے ہو کس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ ڈینا خاندان سے میری ملاقات سر دست ملتوی ہی رہے تو اچھا ہے ۔ میں آخر ایک کمزور دل عورت ہوں ۔ اور اگرچہ میں فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں ۔ کہ میرے سینہ میں ادنے جذبات حسد کے لئے ذرا بھی گنجائش نہیں ۔ تاہم میں نہیں چاہتی اس حسینہ کو تمہاری صحبت میں دیکھ کر اپنے دل کو اس خیال سے آزردہ ہونے کا موقعہ دوں ۔ کہ اگر حالات مانع نہ آتے تو کیا ہوتا ۔ اس کے علاوہ خود مس ڈی ڈینا سے یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی کہ ایک بار ہماری شادی کی قرار داد ہو گئی تھی ۔" یہ کہتے ہوئے لیڈی ہیٹ فیلڈ کے سینہ سے بے اختیار ایک آہ نکلی ۔ اور پھر اس نے کہا "پس مناسب یہی ہوگا ۔ کہ وہ اگر تم سے شادی پر رضامند ہو تو اس شادی کے بعد ہی مجھ سے ملے ۔ اے آرتھر یہی وجہ میرے انکار کی تھی ۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہودیوں کے خلاف میرے دل میں کبھی کوئی تعصب جاگزین نہیں ہوا ۔ ان کی نسبت میرے صحیح خیالات کا اندازہ تم اس بات سے کر سکتے ہو ۔ کہ میں تمہیں اسی قوم کی ایک حسینہ سے شادی کا مشورہ دے رہی ہوں ۔"

"عزیز بہن" ارل آف ایلنگھم نے پرشوق لہجہ میں کہا "میں اس مشورہ اور ان نیک اور پاک خیالات کے لئے جو اس مشورہ کی تہ میں پوشیدہ ہیں ۔ تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور اب میں اس امر کا صاف دلی سے اعتراف کرتا ہوں ۔ کہ اگر کبھی میرے دل میں کسی عورت سے اپنی قسمت وابستہ کرنے کا خیال پیدا ہوا ۔ تو وہ عورت استھر ڈی ڈینا ہوگی ۔ لیکن سر دست میں ایسی باتوں کے لئے آمادہ نہیں ہوں ۔ اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ اگر میں نے استھر ڈی ڈینا کے روبرو درخواست شادی پیش کی ۔ تو وہ اسے قبول کرے گی ۔"

جارجیانہ بولی "آرتھر ۔ اگر تم سے ملنے اور تمہارے خصائل سے واقف ہونے سے پیشتر اس کا دل کسی اور سے وابستہ نہیں ہو چکا تھا ۔ تو میں یقینی طور پر کہہ سکتی ہوں ۔ اب

اسے تمہارے ساتھ حقیقی محبت ہوگی۔ تم نے اس پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ اور عورت کی احسان مندی اس کے دل میں جذبۂ محبت پیدا کرنے کا سب سے زبردست ذریعہ ہوتی ہے۔ تم نے اس کی عزیز بہن ٹامر کو اپنی حیرت خیز تجاویز کی بدولت اسے جواب اس کا شوہر ہے وہاں ایل سے بچا کر۔ اثر یا اس سے محفوظ رکھا۔ تم نے ایک عاق شدہ لڑکی کو پھر اس کے باپ کے سایہ عاطفت میں پہنچایا۔ اور آخر کار اس لڑکی کو منکوحہ عورت کا رتبہ دلایا۔ اور ہر قسم کی دقتوں پر غالب آکر اس کی شادی اس مرد سے کرا دی جس سے اسے دلی محبت تھی۔ آرتھر کیا یہ سب باتیں استھر کے دل پر اثر انداز نہیں ہوسکتیں؟ یقیناً ہوئی ہیں۔ اور میرا یہ گمان ہرگز غلط نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ تمہیں فوق الفطرت ہستی سمجھ کر تمہاری پرستار ہوچکی ہے۔"

نوجوان امیر کہنے لگا "جارجیانہ خدا کے لئے میری تعریف کے پل نہ باندھو۔ کہیں ایسا نہ ہو تم مجھے حد سے زیادہ خود پسند بنا دو۔ کیونکہ تم ان چند معمولی باتوں کو جو میری طرف سے عمل میں آئیں۔ غیر معمولی اہمیت دے رہی ہو۔"

لیڈی ہیٹ فیلڈٹ دلی جوش کے لہجہ میں کہا "آرتھر میں تمہاری صفات حسنہ کو ان کی اصلی رنگت میں ہی ظاہر کر رہی ہوں۔ اور اگر میرے کلمات زیادہ تعریفی معلوم ہوتے ہیں۔ تو یہ اور زیادہ خوشگوار ہے۔ کیونکہ ان سے تمہاری صفات کی اہمیت دوبالا ہوتی ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ امرا میں حد درجہ کی خود غرضی سارے اختیارات حاصل کرنے کی بے جا خواہش چھوٹے طبقے کے لوگوں سے نفرت اور اس قسم کی قلبی سفاہت پائی جاتی ہے۔ جو مجموعی طور پر اس طبقہ کے افراد کے لئے باعث شرم و ذلت ہے۔ ان حالات میں جب ایک ایسی خود غرض اور بگڑی ہوئی جماعت میں تمہارے جیسے ہمہ صفت موصوف شخص کی شاندار ذات بطور مستثنیٰ نظر آئے۔ تو دنیا اس ذات خاص کی خوبیوں کو اور زیادہ شوق سے تسلیم کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ مگر" جارجیانہ نے مسکرا کر کہا "پیارے آرتھر میں اس مضمون پر اور کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ تم یہ سمجھنے لگو میں چاپلوسانہ الفاظ سے تمہیں اس نصیحت پر عمل کرنے کو آمادہ کر رہی ہوں۔ جو میں نے تمہیں سچے دل سے کی ہے۔"

ارل کے انداز سے اظہار مسرت ہو رہا تھا۔ وہ بولا "جارجیانہ میں تمہاری اس نصیحت پر اچھی طرح غور کرونگا۔ سردست میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔" اور پھر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس نے کہا "مجھے اپنے بھائی کا ایک اہم کام سرانجام دینا ہے۔ اور اس لئے میں

تمہاری مسرت بخش صحبت کا لطف کسی اور وقت پر ملتوی کرتا ہوں ... مگر ہاں - بھائی کا ذکر آنے سے مجھے یاد آ گیا - کہ میں نے تمہیں آجتک اس کی ایک بہترین صفت سے خبردار نہیں کیا ... کیوں کیا بات ہے ؟ ... کیا تم اس کا ذکر آنے سے ناراض ہوتی ہو ؟ کیا میرا اس ذکر کو شروع کرنا تمہیں ناپسند ہے ؟"

" نہیں نہیں " جارجیانہ نے جلدی سے گھبرا کر کہا " جب سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے - کہ وہ تمہارا بھائی ہے - اس وقت سے میں تمہاری زبانی اس کی نسبت تعریفی کلمات سن کر بہت خوش ہوتی ہوں "

ارل کہنے لگا " جس واقعہ کا میں ذکر کرنے لگا تھا - وہ اس کے بہت سے قابل تعریف افعال میں جن کا اب رفتہ رفتہ علم ہوا ہے - خاص اہمیت رکھتا ہے - معلوم ہو کہ آج سے قریباً تین ماہ پیشتر اس نے عجیب و غریب حالات میں ایک چھوٹے بچہ کو اپنا متبنٰے بنایا تھا - بات یہ ہوئی کہ ایک غریب عورت نے احتیاج اور اثرات موسم کی وجہ سے سیون ڈائلز کے ایک ادنٰے قسم کے مکان میں جان دی - اتفاق سے رینفورڈ اس وقت اسی مکان میں تھا - اسے اس بچہ پر جو اس عورت کے ہمراہ تھا رحم آیا - اور اس نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا بچہ حقیقت میں اس عورت کا نہیں تھا جس کا علم ایک خط سے ہوا - جو اس عورت کی جیب میں پایا گیا تھا - اس خط کو پہلے تو ان بدمعاشوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا - جنہوں نے میرے بھائی کے ساتھ سخت بدسلوکی کی - مگر بعد ازاں یہ خود اس کے ہاتھوں میں پہنچ گیا - اور اس نے اسے ایک شخص مسٹر کلیرنس ویلیرز کو دے دیا - اور اسے اس خط کے مضمون کی نسبت تحقیقات کرنے کی درخواست کی - اب میں اسی مسٹر ویلیرز کی طرف وہ خط واپس لینے جا رہا ہوں - کیونکہ جو کچھ میں نے سنا ہے - اس سے پایا جاتا ہے - یہ خط کسی خطاب دار خاتون کے نام مکتوب تھا - اگرچہ اس کا نام خط میں کہیں درج نہیں - فی الحقیقت وہ غریب عورت جس کا نام سارہ واٹس تھا ..."

" سارہ واٹس ! " لیڈی ہیٹ فیلڈ نے چیخ کر کہا - اور اس کے ساتھ ہی اس کے خوشنما چہرہ پر موت کی سی زردی چھا گئی -

" ہاں یہی اس عورت کا نام تھا ... مگر جارجیانہ ... کیا تم بیمار ہو ؟ " اور یہ کہتے ہوئے ارل اس حسینہ کو جو کرسی سے گرنے لگی تھی - بازوؤں میں سنبھالنے کے لئے

آگے بڑھا۔

وہ اسے کرسی سے اٹھا کر صوفہ کی طرف لے گیا۔ لیکن وہاں پہنچکر بھی وہ تھوڑی دیر بالکل بے حس وحرکت رہی۔ وہ اس کی خادمہ کو بلانے کو تھا۔ کہ اس نے اپنی خوشنما آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر وحشت آمیز نظروں سے کمرہ کے اندر ادھر ادھر دیکھ کر اضطراب کے لہجہ میں کہنے لگی "کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ میری طبیعت جلدی ہی بحال ہو جائے گی۔ . . آرتھر تم ابھی مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔ میں نے تمہیں بہت سی باتیں بتانی ہیں۔"

ارل اس غیر معمولی اثر کو دیکھکر جو اس کے الفاظ سے لیڈی ہیٹ فیلڈ پر ہوا تھا۔ متعجب رنجیدہ اور اس راز کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ کہ ایک گمنام عورت کے ذکر نے لیڈی ہیٹ فیلڈ جیسی عالی قدر خاتون کے مزاج میں اتنی برہمی کیوں پیدا کر دی۔ بہت دیر تک وہ اسکی صورت کو حیرت اور پریشانی کے ساتھ دیکھتا رہا۔

آخرکار اس حسینہ کے رخساروں پر پھر سرخی کی جھلک نمودار ہوئی۔ بحال ہوتی ہوئی طاقت کے زیر اثر وہ اٹھ کر صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور امیر موصوف کو پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

"آرتھر" اس نے ارل آف الینگھم سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا "ایک بہن کی حیثیت میں میرا فرض تھا کہ وہ **ایک** راز تم سے پوشیدہ نہ رکھتی۔ مگر افسوس میں اپنی بے عزتی کی داستان تمہارے سامنے بیان کرتی ہوئی شرماتی تھی۔ تم جو ایک فیاض اور نیک دل آدمی ہو۔ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ ایسے معاملات کا ذکر عورت کے لئے کتنا رنجدہ ہوتا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ اس بے عزتی کا فاعل وہ شخص تھا جس کا تم سے اتنا قریبی رشتہ ہے۔"

"اوہ! کیا یہ ممکن ہے؟" ارل نے جس کے دل میں یکایک کچھ خیال پیدا ہو گیا تھا زور سے کہا۔ "کیا یہ ممکن ہے کہ وہ بچہ . . . وہ لڑکا جسے ربفورڈ نے اپنا متبنٰی بنایا دراصل . . ."

"وہ دراصل میرا ہی بچہ ہے۔" جارجیانہ نے مایوسانہ انداز سے کہا۔ اور اس کے بعد اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا کر اس نے زار زار رونا شروع کر دیا۔

ارل آف الینگھم اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور سخت اضطراب کی حالت میں کمرہ

کے اندر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا اس اطلاع نے اس کے قلب پر گہرا اثر کیا ہے۔

ہائے افسوس! بیچاری بیاٹرس پر کتنا ظلم۔۔ کتنا سخت ظلم ہوا۔۔۔ اور وہ اس شخص کی طرف سے جس کا ارل۔۔۔ قریبی رشتہ دار تھا!

ٹام رین۔۔۔ اے ٹام رین! یقیناً یہ تیری زندگی کا سیاہ ترین واقعہ تھا!

اس قسم کے خیالات بہت دیر تک ارل کے دل میں اٹھتے رہے۔ لیڈی ہیٹ فیلڈ کو تلخ آنسو بہاتے دیکھ کر اس کا اپنا سینہ فگار ہوا جاتا تھا اور طبیعت بیحد مضطرب تھی۔

ایک عرصہ کے بعد آخرکار اس حسینہ نے بدقت اپنے جذبات پر قابو حاصل کیا اور کہنے لگی" آرتھر جو کچھ ہوا اسے میں تمہاری خاطر تہ دل سے معاف کر چکی ہوں۔ اگرچہ آفر اموش کرنا میرے امکان سے باہر ہے کیونکہ مافظہ کا اثر غیر فانی ہے۔ مگر وہ بچہ۔۔۔ وہ لڑکا جس کا تم ذکر کر رہے تھے۔۔۔ وہ حقیقت میں اب اپنے باپ ہی کی حفاظت میں ہے۔ یہ بھی خدا کی حکمت تھی کہ وہ طرح طرح کے انقلابات سے گذر کر اس کے ہاتھوں تک پہنچا"

وہ رک گئی۔ اور اس نے بدقت ان سسکیوں پر قابو حاصل کیا۔ جو اس کے سینہ میں طوفان پیدا کر رہی تھیں۔

ذرا دیر بعد اس نے پھر افسردہ اور دردناک لہجہ میں کہا" آرتھر شاید تم مجھے ایک بے رحم اور سنگدل ماں خیال کرو کہ میں نے اس طرح اپنے بچہ کو غیر کے حوالہ کر دیا۔ مگر میں درخواست کرتی ہوں۔ مجھے قصوروار قرار دینے سے پہلے معاملہ کے ہر پہلو کو اچھی طرح سوچ لو۔ میں نصف شب کے وقت ایک دیہاتی مکان میں جس کے پاس کوئی آبادی نہ تھی۔ بالکل تنہا تھی۔ ایک مردِ رات کے وقت اس مکان میں داخل ہوا۔ اور میرے کمرہ میں پہنچا۔۔۔ اس نے میری تنہائی سے فائدہ اٹھایا۔۔۔ ہائے افسوس! میں کس لئے اس ذلت اور ندامت کے بعد زندہ رہی۔ میری طرف سے نہایت سخت مقابلہ ہوا۔ مگر اس ظالم نے جو ربنیفورڈ کے سوا دوسرا نہ تھا مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ معاف کرنا اس واقعہ کو یاد کر کے میرے منہ سے تمہارے بھائی کی نسبت سخت الفاظ نکل رہے ہیں۔ مگر انسان کا تحمل اور بردباری اس وقت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ جب خوفناک یاد کے بادل غیر معمولی تیزی سے روح انسانی پر حاوی ہوتے جا رہے ہوں"

وہ پھر ایک بار رک گئی۔ اور ارل بھی خاموش رہا۔ وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ اسے اپنے

چھپائی کہ اس مقتول سے سخت نفرت ہے سخت پشیمانی تھی - اور وہ انتہائے الفت [illegible] تھا کہ اس
خون کی مناسبت ثابت کرنے لگتا - اس بات کو بھی وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ جن بوڑھوں کے
ساتھ اتنی خوفناک بدسلوکی ہوئی ہو انہیں تسکین دینے کی کوشش کرنا سراسر مضحکہ خیز ہے۔

اس کے چند منٹ بعد "لیڈی ہارپرفیلڈ" نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے نہایت
دردناک اور دھیمی آواز میں کہنا شروع کیا "مجھے محسوس ہوا کہ میں پاگل ہو جاؤں گی - تم سمجھ سکتے ہو
... مگر نہیں تم ہرگز نہیں سمجھ سکتے - اس خوفناک حقیقت نے مجھے کس درجہ پریشان اور مضطرب
کیا - باوجود اس کے میں حتی الامکان اپنی ذہنی اور جسمانی حالت کو پوشیدہ رکھنے پر مجبور تھی
کیونکہ اگر میری حالت کا علم اوروں کو ہو جاتا تو میں یقیناً اپنی جان پر کھیل جاتی - اپنی بیٹی کو
چھپانے کے لئے میں نے جو تجویز اختیار کی - اس کی تفصیلات بیان کرنا بے سود اور نامناسب ہوگا
مختصر یہ کہ میں اپنی تجویز کو عملی صورت دینے میں کامیاب ہو گئی اور ایک چھوٹے سے غیر
آباد گاؤں میں جہاں میں ایک فرضی نام سے سکونت رکھتی تھی - وہ لڑکا پیدا ہوا - جب
میں نے وہ لڑکا ساری دائی کے حوالہ کر دیا اور اس کی پرورش کے لئے اسے ایک معقول رقم
دی - اسے محض اتفاقیہ طور پر ایک زیور کو دیکھ کر جس پر میرا نام کندہ تھا میرا اصلی نام معلوم
ہو گیا - مگر اس نے پوری رازداری کا وعدہ کیا - اور میں نے بھی اس کے وعدہ پر اعتماد
کیا - آخر - جو کچھ مجھ سے ہوا وہ حالت مجبوری میں تھا - اس لئے زیادہ تر مجھے اس
کے واسطے خطاوار نہ سمجھنا - اس بچہ کا میرے پاس رہنا میری ذلت اور خون حرمت کا
زندہ ثبوت ہوتا - اور اسی کی بدولت اس خوفناک واقعہ کی یاد ہر وقت ابھرتی میرے دل میں تازہ
رہتی جس میں پامال کر دی - یا درگذر کو قبول نہیں کیا تھا - مجبوراً میں نے بچے کو جدا کر دینے
کا فیصلہ کر لیا - یہ بچہ تھا میں اس کے لئے قصوروار سمجھی جاتی ہوں ..."

"جارجیانہ" اراہن نے اس کے قریب پہنچ کر بڑی محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے
ہوئے کہا "جارجیانہ - کون بے انصاف تمہیں خطاوار کہہ سکتا ہے - جو تم نے کچھ کیا وہ ان
حالات میں ضروری تھا اور یہی دوراندیشی کا تقاضہ بھی تھا - مگر میرا لڑکا جیسے ہی یہ
کہ اس بچہ کی صحیح ولدیت معلوم ہو چکی [illegible] کیا [illegible]
[illegible] تمہاری [illegible] کے مطابق [illegible] کوئی بات [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] کی اطلاع - جو آج [illegible]

بھائی کو خط کے ذریعہ دے دوں؟ یا کیا میں اسے اس بارہ میں لاعلم ہی رہنے دوں کہ اس نے اپنے ہی بیٹے کو اپنا متبنیٰ بنایا ہے؟

لیڈی ہیٹ فیلڈ سخت پریشان ہو کر اور سخت پیچ و تاب کی حالت میں پڑ کر کہنے لگی "اسے اس کا علم نہیں ہے کہ اس خوفناک واقعہ کا یہ انجام ہوا۔ اور اسے یہ علم ہو بھی کیونکر سکتا تھا کیونکہ اس رات کے بعد وہ دوبارہ مجھے ہینسلو کی سڑک پر اس وقت ہی ملا تھا جب اس نے میری گاڑی کو مدد دی۔ اگرچہ اس وقت بھی میں نے اس کی صورت کو نہیں پہچانا۔ سچ پوچھو تو میں نے اس کی صورت دوسری بار ریڈسٹریٹ کی عدالت ہی میں دیکھی تھی"

ارل نے کہا "مجھے اس کا پورا یقین ہے کہ رنفیورڈ کو تمہارے بطن سے اس بچہ کی ولادت کا ذرا بھی علم نہیں۔ جارجیانہ میں بیان نہیں کر سکتا میرا بھائی اپنی زندگی کے ایک سانحہ سے کتنا پشیمان ہے۔ جب میں اس کے پاس پیرس میں تھا۔ تو ایک رات اس واقعہ کا ذکر آیا۔ اور اس کی آنکھوں سے دیر تک آنسوؤں کی جھڑی بندھی رہی۔ اس کی پشیمانی حقیقی تھی۔ مگر نہیں" ارل نے یکایک رک کر کہا "جو کچھ اس نے کیا اس کے بعد یہ غیر ممکن ہے کہ تم اسے معاف کر دو"

جارجیانہ نے نرم مگر استقلال آمیز لہجہ میں کہا "آخر میں اسے تمہاری خاطر معاف کرتی ہوں۔ ہاں مگر سوال اس بچہ کا تھا۔ اس کی نسبت میرا فیصلہ یہی ہے کہ اسے بتا دیا جائے وہ اپنے باپ ہی کے زیر حفاظت ہے اور اس کے باپ کو بھی خبردار کر دیا جائے کہ تم نے اپنے ہی بیٹے کو متبنیٰ بنایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے خدائے قدیر کو یہی حکمت منظور تھی ورنہ یہ کیا ضرور تھا کہ باپ سے بیٹے کی ملاقات اتفاقی طور پر ہو اور پھر وہ نوجوان امیر کی [illegible] میں پیش کیا جائے۔" اور پھر میری طرف سے اجازت ہے کہ تم سارے حالات لکھ کر رنفیورڈ کو بھیج دو [illegible] لکھنا غیر ضروری ہوگا کہ اس بچہ سے مہربانی کا سلوک کرنا کیونکہ تم خود بارہا اس کی خوش مزاجی و شرافت کی تعریف کر چکے ہو۔ اس کے باوجود میں چاہتی ہوں کہ [illegible] خوبصورت [illegible] اپنی نگاہ میں [illegible] کہ نہایت شیفتہ ہو گئے ہیں۔ میں [illegible] کے سینہ میں [illegible] تم اپنے بھائی کو تاکید کر دو کہ وہ اسے [illegible] شرافت کے اصول پر زندگی بسر کرنے کے قابل ہو۔"

ارل نے جواب دیا "اس بارہ میں تمہاری ہدایت پر پورے طور سے عمل کیا جائے گا۔"

لیکن میں یہ بھی جتلا دینا چاہتا ہوں کہ تم اس بارہ میں کسی اندیشے کو دل میں جگہ نہ دو کیونکہ یہ غیر ممکن ہے۔ رینفورڈ اپنے بیچے کو برائی کی راہ پر ڈالے۔ اس کے مزاج میں عظیم تبدیلی پیدا ہو چکی ہے اور میں یقین کرتا ہوں۔ وہ ایک نیک آدمی بن کر خوشی اور اقبال کی زندگی بسر کرے گا۔"

اس کے بعد جب نوجوان امیر لیڈی ہیٹ فیلڈ سے رخصت ہوا۔ تو اُس خاتون کے سینہ میں طرح طرح کے دردناک جذبات پیدا ہو رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے آرتھر سے بیحد محبت تھی۔ اور اُس نے اپنی طبیعت پر سخت ہی جبر کر کے فیاضی اور صداقت شعاری کے ساتھ اس کو حسین یہودن کے ساتھ شادی کرنیکا مشورہ دیا تھا۔

ادھر جس وقت ارل اپنے مکان واقع پال مال کی طرف لوٹا۔ جہاں وہ تنہائی میں بیٹھ کر رینفورڈ کے نام ایک خط لکھنا چاہتا تھا۔ جو فرضی نام سے ٹامس جکیب بمعہ اور چارلی سمیت اضلاع متحدہ امریکہ کو روانہ ہو چکا تھا۔ تو اُس نے اُس طویل اور حیرت خیز گفتگو کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جو ذرا دیر پیشتر اُس کے اور لیڈی ہیٹ فیلڈ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس غور و فکر کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حسین ایستھر کے تصور کو پہلے سے زیادہ عزیز سمجھنے لگا۔ اب اُس کے دل میں اُس حسینہ کی نسبت بتدریج بڑھتا ہوا جذبہ محبت پیدا ہو رہا تھا۔

باب ۸۰ — "زر پرست باپ اور ریاکار خاتون"

جس وقت وہ نظارہ جس کا ذکر گذشتہ باب میں کیا گیا ہے۔ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان واقع پکاڈلی میں پیش آ رہا تھا بعض اور اہم واقعات کا ظہور ایک اور مقام پر ہوا۔

مسز سلنگسبی اپنے مکان کی نشست گاہ میں طرح طرح کے اندیشوں کا شکار بنی بیٹھی تھی۔ شب گذشتہ کو مسٹر ہنری ایکرائڈ اس سے یہ کہکر رخصت ہوا تھا کہ میں مسٹر بارنس کو رضامندی کی اطلاع دینے جاتا ہوں اور ان سے اس امر میں مشورہ لونگا کہ ہمیں اس بارہ کے تئیں کون سی احتیاطیں عمل میں لانی چاہئیں کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں مسز سلنگسبی کی دختر ہنری کو اپنا منصوبہ برقرار رکھنے کے بعد خود شہر سے رخصت ہونے وقت ہیرئٹ نے اس سے اسی بات کا بھی وعدہ کیا تھا کہ میں علی الصباح آکر تم سے اس ملاقات کے

ساری کیفیت بیان کروں گا۔ جو مسٹر ہارنز کے ساتھ ہوگی۔ مگر صبح گزر گئی۔ دوپہر ڈھلنے لگی۔ یہاں تک کہ سہ پہر کا ایک بج گیا۔ مگر مسٹر ہنری کو نہ ملنا تھا نہ واپس آنا تھا نہ آیا۔

وہ سوچتی تھی۔ اس طویل غیر حاضری کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی ناگوار واقعہ ظہور میں آیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ روزا منڈ نے عالم یاس میں خودکشی کرلی۔ اور مسٹر ہنری فسانہ راز کے خوف سے کسی طرف کو فرار ہو گیا؟

مسز سلنگسبی کے لئے تشویش پیچ کی یہ حالت بہت خوفناک . . . بہت ہی خوفناک تھی۔

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کا ضمیر جتنا داغدار ہو تو وہ حقیر سے اندیشوں کو عظیم ترین خطرات کی صورت میں پیش کرنے لگتا ہے۔ یہی حالت اس وقت مسز سلنگسبی کی تھی۔

آتش دان پر رکھی ہوئی خوشنما گھڑی کی طرف اس نے ان چند گھنٹوں کے عرصہ میں کم از کم سو بار دیکھا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا اور مسٹر ہنری واپس نہ آیا۔ اس کی بے چینی میں اور ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آخرکار اس نے اس قسم کے عصبی اضطراب کی صورت اختیار کرلی۔ جو اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

اس جذبہ اضطراب کے زیر اثر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسرے کمرہ میں گئی۔ لباس تبدیل کیا اور خادم سے کہا کہ اگر مسٹر ہنری کوٹھی میرے بعد آئیں تو انہیں یہیں بٹھانا۔ وہ مکان سے نکل کر قریب ہی گاڑیوں کے اڈے کی طرف روانہ ہوئی۔ اور ایک کرایہ کی گاڑی لے کر گاڑیبان سے ہارنز کاٹیج کی طرف چلنے کو کہا۔

اس بات سے لاپروا ہو کر کہ شاید وہاں روزا منڈ سے سامنا ہو جائے۔ اس نے اس مکان کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اگرچہ اس بارہ میں اسے شک تھا کہ مظلوم لڑکی اپنے مکان کی طرف واپس گئی ہوگی۔ اسے اس گفتگو کی تفصیلی کیفیت یاد نہ تھی۔ جو اس کے اور ہیروئٹ کے درمیان ہوئی۔ اور جسے روزا منڈ نے سن لیا تھا۔ اس لئے وہ سمجھتی تھی۔ شاید ہماری گفتگو میں مسٹر ہارنز کی شرکت کا ذکر سنا یا نہ سمجھا ہو۔ اور اسی کی وجہ سے بدنصیب لڑکی اپنے باپ کے مکان کی طرف نہ گئی ہو۔

گاڑی چونکہ غیر معمولی تیزی کے ساتھ نہیں چل رہی تھی اور لنڈن کے حصہ ویسٹ اینڈ اور ہارنز کاٹیج کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ اسلئے مسز سلنگسبی کو راستہ میں اپنے حقیقی اور فرضی خطرات پر غور کرنے کا کافی موقع ملا۔ جو اس کے سامنے پیش تھے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس کی حالت قابل رشک نہ تھی۔ شاید ایسی حالت کسی سزائے موت پائے ہوئے مجرم کے لئے قابل رشک ہو۔ جسے فوری موت کا خطرہ لگا ہوا ہو ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ دنیا بھر کی آفات اس کے خلاف جمع ہو گئی ہیں۔ ایک تو خود معاملہ اور یہ امر کیا ہے خود تشویش انگیز تھا اس لئے کہ اس کے اشتہار نے اس کی تجویز کو رد کر دیا تھا جس کے مطابق وہ دوسری بوتل سے نقد کاٹ کا [illegible] چاہتی تھی پھر روزانڈ کا معاملہ جس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ مسز سلنگسبی کی ریاکاری کی نقاب کشائی کر سکتا تھا جس کے بعد دنیا اس کے اصلی خوفناک روپ میں دیکھ لیتی۔ تیسری تشویش ہیروٹ کے یکایک عدم پتہ ہونے کی جس کے متعلق وہ طرح طرح کے خیالات دوڑاتی تھی۔ اور سب سے بڑی پریشانی اس بارہ میں کہ اگر مسٹر ہنری سچ مچ فرار ہو گیا۔ تو میرا کیا ہوگا؟ میری حالت اسکے بغیر بدرجہ انتہا افسوسناک ہو جائیگی۔

یہ تمام خیالات اس کے گنہگار دل میں طوفان اضطراب پیدا کر رہے تھے چنانچہ جس وقت گاڑی ٹارنز کاٹیج کے سامنے رکی۔ اور گاڑیبان نے اتر کر کھڑکی کھولی۔ تو مسز سلنگسبی اس کے سامنے بھی اپنا اضطراب نہ چھپا سکی۔

حسن اتفاق سے مسٹر ٹارنز مکان ہی پر تھا۔ فوراً جیفریز مسز سلنگسبی کو لیکر اس نشست گاہ میں پہنچا۔ جہاں شب گذشتہ کو اس گنہگار عورت کا آشنا قتل ہو چکا تھا۔

روزانڈ نے اپنی خوابگاہ کی کھڑکی سے قابل نفرت عورت کو گاڑی سے اترتے دیکھ لیا تھا۔ وہ حیران تھی۔ یہ کس لئے یہاں آئی ہے؟

جیسا ہم نے بیان کیا۔ مسٹر ٹارنز کی ملاقات مسز سلنگسبی کے ساتھ اسی کمرہ میں ہوئی جہاں شب گذشتہ کا سانحہ ظہور میں آیا تھا اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس گنہگار جوڑے کی باہمی ملاقات ہوئی۔

ہرچند کہ مسٹر ٹارنز بجائے خود نہایت برا آدمی تھا۔ تاہم اس نے عورت کو دیکھ کر جس کی فطرت کی خصوصیت اور مذہب پرستی کی تہ میں خوفناک ریاکاری اور جس کے سینہ میں سیاہ ترین قلب پوشیدہ تھا۔ وہ بھی نفرت اور حقارت محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ [illegible] نے مسز سلنگسبی کے ساتھ شائستگی اور اخلاق کے ساتھ [illegible] کی مگر اس کے [illegible] انداز [illegible] اور [illegible] ہی کا [illegible] سے [illegible] کا اظہار ہوتا تھا۔ [illegible]

عورت کی آمد نے

گفتگو کا آغاز

یہ شخص ساتھی ہو [illegible] بات کا یہ پہلا موقعہ ہے معاف کیجئے [illegible]

میں کس لئے آئی ہوں ..."

"ہاں مسٹر [illegible] روزا مسٹر نے [illegible] وہ عورت سخت اضطراب کی حالت میں یکایک کمرہ میں داخل ہو کر [illegible] پھر وہ جلدی سے دروازہ بند کر کے کہنے لگی "تمہارا [illegible] اس گستاخانہ مداخلت کا مطلب والد کو اچھی طرح معلوم ہے۔ غالباً تم اس لئے آئی ہو کہ مجھے دوبارہ اس قابل نفرت مکان پر لے جا کر پھر اپنے بدکردار [illegible] کے حوالہ کر دو۔ ابا جان یقیناً آپ اس گنہگار مجرم عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے مکان میں رہنے کی اجازت نہ دیں گے!"

"روزا مسٹر ... روزا مسٹر" مسٹر سنگی نے کہا۔ اور اس کے چہرہ کی رنگت غصہ اور [illegible] کی وجہ سے سرخ ہو گئی "تمہارے الفاظ بہت سخت ہیں اور تمہیں جلد ہی ان کے لئے پشیمان ہونا پڑے گا۔ میں صرف اس لئے آئی تھی کہ تمہارے قابل عزت والد سے [illegible] معاملہ کی تشریح ..."

"تشریح" نوجوان لڑکی نے [illegible] کے ساتھ حقارت اور طنز کے لہجہ میں کہا "آخر وہ کونسی تشریح ہے جو تم پیش کر سکتی ہو۔ جیسے [illegible] تمہارے آنے سے پہلے ہی [illegible] کر چکی ہوں"

مسٹر سنگی [illegible] محسوس کیا کہ [illegible] خوفناک سازش میں مسٹر [illegible] کی شمولیت [illegible] روزا مسٹر کے متعلق [illegible] زیادہ [illegible] کہنے لگی "مجھے معلوم ہے تم نے اس گفتگو کا کچھ حصہ سن لیا تھا جو میرے اور مسٹر [illegible] کے درمیان ہوئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے اس گفتگو نے [illegible] خوف زدہ کر دیا۔ کیونکہ تم اس مکان سے [illegible] وحشت کی حالت میں چلی گئی تھیں"

"[illegible] میں پہلے ہی [illegible] میں نے [illegible] پا لیا تھا" روزا [illegible] نے [illegible] کہا "[illegible] عورت [illegible] مجھے غلط بیانیوں کا نشانہ [illegible] آنکھوں کے سامنے [illegible] اور اب تم [illegible] اتنی [illegible] آئی ہو"

ہے لئے سراسر
دہ در اصل وہ گفتگو
ن سے کے درمیان

ما ۔ ایک در مکالمہ کا اعادہ تھی ۔ جسے میں

سُنا تھا۔ تمہارے والد اس بات کی تصدیق کریں گے کہ میرا بیان غلط نہیں۔"

"بس میڈم بس" روزامنڈ نے ایسے لہجہ میں کہا جس سے پایا جاتا تھا۔ وہ آئندہ اس گنہگار عورت کی چالوں میں نہ آنے کا فیصلہ کر چکی ہے" والد کو اس بات کا پورے طور سے علم ہے کہ تم ایک قابل نفرت اور باطن عورت ہو۔ تمہاری بے حیائی کی انتہا یہ ہے کہ تم نے میرا تعاقب اس آبائی مکان تک کیا جس میں میں تمہاری مکاریوں سے مجبور ہو کر پناہ گیر ہوئی ہوں۔ پھر وہ بڑھتی تلخی کے لہجہ میں کہنے لگی "میڈم خیال فقط اپنی عزت کا ہے ۔۔۔ نہ جی تو چاہتا ہے اس وقت تمہاری نقاب کشی کر کے تمہیں دنیا کے سامنے اصلی روپ میں پیش کردوں۔ ہائے! جب مجھے تمہاری شاطرانہ چالیں یاد آتی ہیں اور میں سوچتی ہوں کس طرح تم نے اپنے قابل نفرت طریقوں سے میرے دل پر اثر پیدا کرنے کی کوشش کی تو دل میں اس بات سے سخت رنج پیدا ہوتا ہے کہ تمہارے جیسی مکار عورت کی نسبت مجھے ہم سنگی پر مجبور ہونا پڑا ہے۔"

روزامنڈ کی باتوں سے ۔ گو وہ سخت تلخ اور طنز آمیز تھیں مسز ہلنگسبی کو کم از کم اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ یہ میرا راز فاش نہ کریگی ملاقات نے جو ناگوار صورت اختیار کر لی تھی۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اسے طوالت دینا بھی نہ چاہتی تھی جس بات کی تلاش میں وہ یہاں آئی تھی۔ یعنی یہ معلوم کرنے کہ ہیروئٹ اس وقت کہاں ہے اس میں کامیابی نہ ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہئے ۔ اس کے ذکر کی نوبت ہی نہ آئی۔ مگر اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اس بارہ میں میرا استعجاب یہاں مارنر کاٹیج میں رفع نہ ہو سکے گا۔

چنانچہ وہ الٹی مسٹر مارنر کو جو اس سارے عرصہ میں صُمٌّ بُکمٌ کھڑا رہا تھا سلام کیا اور دروازے سے باہر چلی۔ دروازے کے باہر اس کی جان جیفریز کے ساتھ ٹکر ہوتے ہوتے رہ گئی جو روزامنڈ اور مسز ہلنگسبی کی ملاقات پر بڑے اضطراب کی حالت میں نشستگاہ کی طرف جاتے دیکھ کر اس خیال سے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ اسی لئے وہ دروازہ کے ساتھ لگ کر اس گفتگو کو جو کمرہ کے اندر ہو رہی تھی بڑے غور سے سن رہا تھا۔

جب مسز سلنگسبی اپنے مکان پر پہنچی۔ تو اسے کم از کم اس بات کا اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ روزہنڈ میرے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ کرے گی۔ مگر بیرونٹ کی نسبت اس کی تشویش اب تک برقرار تھی۔ اور یہ تشویش اسوقت دوبالا ہو گئی جب سہ پہر کو ۵ بجے کے قریب اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان میں پہنچنے پر اسے بتایا گیا۔ کہ بیرونٹ صاحب اب تک نہیں آئے۔

اس نے ایک تاکیدی رقعہ لکھ کر نوکر کے ہاتھ سر ہنری کے مکان پر بھیجا۔ مگر تھوڑی دیر میں یہ نوکر جواب لیکر آگیا۔ کہ سر ہنری کورٹنی یوم گذشتہ سے گھر پر نہیں گئے جس سے ان کے ہاں بھی سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ اگرچہ بیرونٹ عادتاً کئی کئی راتیں گھر سے باہر بسر کیا کرتا تھا۔ تاہم اس بارہ میں اس کے انتظامات اتنے مکمل ہوتے تھے کہ غلام کو اس کا مطلق علم نہ ہو سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ حالت میں اس کے گھر واپس نہ آنے اور نہ کسی کو اس کی نسبت کچھ معلوم ہونے سے گھر بھر میں سخت کہرام پیدا ہو گیا۔

نوکر کی زبانی یہ اطلاع پاکر مسز سلنگسبی سناٹے میں آگئی۔ باوجود بڑی کوشش کے وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ کہ سر ہنری کہاں گیا۔ اور کیوں گیا۔ حیران تھی اسے کہاں تلاش کیا جائے۔

بہت کچھ سوچنے کے بعد آخر کار اس نے گھر پر رہ کر اس کا انتظار کرنا ہی انسب جانا اور خیال کیا شاید کسی کاروباری مصروفیت کی وجہ سے اس کا آنا نہیں ہوا۔ اس نے اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دینی چاہی۔ کہ وہ عنقریب آجائے گا مگر وقت گذرتا گیا۔ اور سر ہنری کی صورت نظر نہ آئی۔

رات کی تاریکی پھیل چکی تھی کہ اُسے صدر دروازہ پر زور کی دستک سنائی دی۔ اس نے سمجھا ضرور سر ہنری ہی آیا ہے۔ مگر ناظرین اس کے تعجب کا اندازہ کر سکتے ہیں جب نوکر نے سر ہنری کورٹنی کی بجائے مسٹر ٹارنز کو اس کی نشست گاہ میں داخل کیا۔

کمرہ میں آکر وہ کہنے لگا "میڈم میں خیال کرتا ہوں۔ آپ کسی خاص ہی کام کے لئے مجھ سے ملنے گئی تھیں۔ مگر بدقسمتی سے روزہنڈ کے آجانے سے گفتگو نہ ہو سکی۔ ان حالات میں میں نے خود آپکے ہاں آنا ضروری سمجھا"

مسز سلنگسبی نے اپنے ملاقاتی کو اشارہ سے بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر بولی۔ آپ کی دختر کی زبانی میں نے جو الفاظ سُنے۔ ان سے میری تشویش بڑی حد تک رفع ہو گئی ہے

کیونکہ اس نے یہ بات کہی تھی ۔ میں اس مضمون کی نسبت بالکل خاموش رہونگی ۔ جس کے چرچا کو میں یا آپ کوئی بھی پسند نہیں کرسکتا ۔ مگر سب سے زیادہ حیرت مجھے سر ہنری کورٹنی کے طرز عمل پر ہے ۔ انہوں نے رات مجھ سے کہا تھا ۔ میں آپ کے مکان پر جاتا ہوں ۔ مگر اس کے بعد وہ اب تک واپس نہیں آئے ۔"

مسٹر ٹارنز نے پوری ڈھٹائی سے کام لے کر کہا ۔"میڈم میرے پاس تو وہ بہرحال نہیں آئے ۔"

"بہت عجیب معاملہ ہے اور اس کے ساتھ تشویشناک بھی ۔" مسز سلنگسبی نے مضطرب ہو کر کہا ۔"رات بھر وہ گھر سے باہر رہے اور آج سارا دن بھی اپنے مکان پر نہیں پہنچے میرے دل میں مبہم شبہات پیدا ہو رہے ہیں ۔ شاید انہیں کوئی ناگوار واقعہ پیش آگیا ہے ۔"

"مگر آپ جانتی ہیں سر ہنری کورٹنی عیش پسند آدمی ہیں . . ."

"یہ درست ہے ۔" مسز سلنگسبی نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا ۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا ۔ وہ اس مضمون کو پسند نہیں کرتی ۔ پھر کہنے لگی ۔" مگر اس کے ساتھ ہی وہ بہت سلیقہ مند اور دور اندیش ہیں ۔ اگر کبھی رات کو مکان سے باہر رہتے تو نوکروں کو اس کا علم نہ ہونے دیتے تھے ۔ دیکھئے میں آپ کے روبرو صاف بیانی سے کام لے رہی ہوں ۔ کیونکہ معاملہ نہایت نازک ہے ۔ مسٹر ٹارنز ذرا خیال کیجئے ۔ اگر مجھ سے سر ہنری کی گمشدگی کی نسبت سوالات پوچھے گئے ۔ تو میری حالت کیا ہوگی ۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ کل رات میرے پاس موجود تھے ۔ اور ہم اکٹھے روزامنڈ کی تلاش میں گئے ۔ راستہ سے میں تنہا واپس آگئی ۔ اور . . ."

مسٹر ٹارنز کہنے لگا ۔"میڈم بہرحال کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ۔ آپ نے خدانخواستہ اُن کی جان لے لی ۔"

"یہ صحیح ہے ۔" مسز سلنگسبی نے جلدی سے کہا ۔" لیکن مجھ سے اس قسم کے پریشان کن سوالات پوچھے جائیں گے ۔ کہ میں حیران ہوں ۔ ان کا کیا جواب دوں گی ۔ پھر آپ نے ان کی جان لینے کی نسبت جو فقرہ کہا ہے ۔ اس سے میرے دل میں بہت خوف اور دہشت پیدا ہوگئی ہے یقیناً کسی شخص کو اس کا شبہ نہیں ہوسکتا ۔ کہ میں نے انہیں قتل کیا ۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہوسکتا ہے ۔ ایک کمزور عورت لندن کے بازاروں میں ایک مرد کو قتل کردے اور اس

خوفناک واقعہ کا پتہ نشان تک مٹا دے۔ مگر فکر اس بات کی ہے کہ جب تحقیقات ہو گی تو یہ ضرور معلوم ہو جائے گا۔ میں اور سرہنری بارہا ایک بدنام مکان میں جایا کرتے تھے۔ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اُف . . . مجھے کتنی شرمساری اور ذلت اٹھانی پڑے گی۔"

مسٹر مارنز جو خود اپنے اضطراب کو بمشکل دبانے کی کوشش کر رہا تھا کہنے لگا "مسز سلنگسبی آپ ناحق ان اندیشوں کو دل میں جگہ دیتی ہیں۔"

مسز سلنگسبی گھبراہٹ کے لہجہ میں بولی "مسٹر مارنز میرا خیال تھا۔ ہم دونوں چونکہ اس معاملہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ مجھے اس مشکل میں کچھ مدد دے سکیں گے نہ یہ کہ اُلٹا اُسے مذاق میں ٹالنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر سچ پوچھئے تو۔" اس نے اپنی آنکھیں اس شخص کے چہرہ کی طرف اس انداز سے گڑو کر کہا۔ گویا اس کے قلب کے اندر پوشیدہ راز کو معلوم کرنا چاہتی ہے "میں اپنا یہ اعتقاد ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ ہیرونٹ کی گمشدگی کے متعلق میں آپ کو اس سے زیادہ علم ہے جس کا آپ اظہار کر رہے ہیں۔"

"کیسے؟ مجھ کو میڈم۔" مسٹر مارنز نے باوجود بڑی کوشش کے اس الزام کے نہ یہ اثر گھبرا کر کہا۔

"ہاں تمہیں!" عورت نے اور زیادہ جوش میں بھر کر کہا "اور جس شبہ کا اظہار میری طرف سے سرسری طور پر ہوا تھا۔ اس کی تصدیق تمہارے اطوار سے ہو رہی ہے۔ میں پھر کہتی ہوں تم سرہنری کورٹنی کی گمشدگی کی نسبت اس سے زیادہ واقفیت رکھتے ہو۔ جتنا تم تسلیم کرنا چاہتے ہو۔ میں یقین کرتی ہوں۔ وہ کل ساتھ تمہارے مکان پہ پہنچے۔ اور اگر وہ وہاں سے واپس نہیں آئے۔ یا ان کے واپس آنے کا کوئی بھی ثبوت موجود نہیں۔ تو کیا تم پر یہ لازم نہیں آتا۔ کہ تم ان کی گمشدگی کی توضیح کرو۔ تمہارا فوراً ہی میرے پیچھے پیچھے اس مکان پر آنا۔ یہ کہنا کہ کسی کو تم پر ہیرونٹ کے قتل کا شبہ نہ ہوگا۔ اور میری طرف سے ایک مشتبہ فقرہ کے کہے جانے پر تمہارا اضطراب یہ سب باتیں اس امر کا یقینی ثبوت ہیں کہ تم حقیقت میں سرہنری کورٹنی کی گمشدگی سے لاعلم نہیں ہو۔"

"میڈم یہ الزام . . . یہ بہتان سراسر ناقابل معافی ہے! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اُس جرم کا مرتکب ہوا جس کا میں ہرگز اہل نہیں ہوں؟" مسٹر مارنز نے بڑی بے چینی کی حالت میں کہنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا۔ میں اس الزام کا کیا جواب دوں۔ اور

اس پریشانی میں وہ ایک مجرم کی حیثیت میں صحیح واقعات بیان کرنے پر راغب معلوم ہوتا تھا۔

مسز سلنگسبی آواز دبا کر کہنے لگی "میں یہ نہیں کہتی ستم نے سر ہنری کورٹنی کو قتل کیا" یہ کہتے ہوئے اس نے اس خوفناک لفظ پر خاص زور دیا جسے زبان سے نکالتے وقت ہر شخص کے بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے "لیکن ممکن ہے۔ تمہارے اور ان کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا ہو۔ ممکن ہے تمہاری بیٹی اُسوقت موجود ہو۔ تم جوش اور انتقام میں بھر گئے ہو۔ اور اس تکرار کا انجام مہلک ثابت ہوا ہو۔ یہ ساری باتیں دائرہ امکان سے خارج نہیں۔ اور ایک مکمل سلسلہ کی کڑیاں معلوم ہوتی ہیں" پھر وہ اپنی آواز کو اور زیادہ دبا کر کہنے لگی "مسٹر ٹارنز بہرحال مجھسے پردہ داری نہ ہونی چاہیئے۔ جو کچھ تمہیں معلوم ہے میرے سامنے بیان کردو۔ اور چونکہ ہم دونوں اس سے پہلے ایک اور معاملہ میں شریک کار رہ چکے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اب مشورہ کر کے اس معاملہ میں بھی ایسی کارروائی عمل میں لائیں جو حالات کے لحاظ سے مناسب ہو"

مسٹر ٹارنز نے کہا "مسز سلنگسبی اس معاملہ کی نسبت کوئی قابل ذکر بات مجھے معلوم نہیں۔ اور مجھے بھی تمہاری طرح سر ہنری کے عدم پتہ ہونے پر حیرت ہے"

لیڈی نے کہا "پھر اگر مجھسے سوال کیا گیا۔ تو تمہیں میرے اس بیان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کہ کل رات میں سر ہنری کورٹنی سے سینٹ جیمز کے گرجا واقع پکاڈلی کے قریب جدا ہوئی۔ تو اس کے آخری الفاظ یہ تھے۔ میں ایک خاص کام کے لئے ٹارنز کاٹیج کو جا رہا ہوں"؟

یہ کہتے ہوئے مسز سلنگسبی نے متجسسانہ نظر سے اس کے چہرہ کیطرف دیکھا۔ اور اس کی تیز نگاہ کے زیر اثر مسٹر ٹارنز جو اپنے اضطراب کو چھپانے کی سخت کوشش کر رہا تھا۔ نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

بہت دیر کے بعد آخر اس نے اپنے چہرہ پر تندی کے آثار پیدا کر کے کہا "اگر تمہارا یہ کہنا کسی طرح فایدہ مند ہو۔ تو بہتر ہے کہدینا۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ میرے خلاف جنگ پر کمربستہ ہونے سے فایدہ؟ کیا ہم اس امر واقعہ سے خبردار نہیں کہ اس قسم کی جنگ دونوں کے لئے خطرناک ہوگی؟ کیا یہ غلط ہے کہ سر ہنری کورٹنی تمہارا آشنا تھا؟ کیا ابھی تم نے اس

بات کا اعتراف نہیں کیا۔ کہ تم اس کے ساتھ ایک بدنام مکان میں جایا کرتی تھیں؟ اور کیا تم اس وقت اس سے حاملہ نہیں ہو؟ اے عورت" ٹارنر نے غصہ میں بھر کر کہا "دیکھ مجھے دق نہ کر۔ ورنہ خدا کی قسم اگر معاملہ جنگ کی نوبت تک ہی پہنچا۔ تو یہ تیرے لئے خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔"

مسز سلنگسبی نے پرسکون اور مصمم انداز اختیار کر کے کہا "دیکھو صاحب نادان نہ بنو۔ مشکلات دو دشمنوں کو بھی دوست بنا دیتی ہیں۔ اور ہم تو پہلے ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ ہمیں چاہیئے مصالحت کی گفتگو کریں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے کو دھمکانے لگیں۔"

"بے شک ٹھیک کہتی ہو۔" مسٹر ٹارنر نے جواب دیا۔

"پھر مجھ سے رازداری کس لئے؟" مسز سلنگسبی نے کہا "میں حقیقت کو سمجھ چکی ہوں۔ میں اس کی تہ تک پہنچ چکی ہوں۔ اور تمہاری گفتگو نے میرے قیاسات کی مزید تصدیق کر دی ہے۔ مگر اطمینان رکھو۔ مجھے سرہنری کورٹنی کے متعلق اتنی پروا نہیں جو کسی با محبت داشتہ کو اپنے دلدار یا بیوی کو اپنے شوہر کی نسبت ہو سکتی ہے۔ نہیں۔" اس نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا۔ "اگر کبھی اس کی ذات سے مجھے محبت تھی بھی تو وہ مدت ہوئی بالکل نابود ہو چکی ہے اور فرض کرو کہ سرہنری کورٹنی اب اس جہان میں موجود نہیں۔ تو پھر یہ بات معلوم کر کے تمہیں فائدہ کیا ہوگا؟" ٹارنر نے بزور پوچھا۔

اس زن ناصبہ نے اپنے رفیق کے چہرہ کی طرف غور کی نظر سے دیکھا۔ اور پھر دبی ہوئی گلوگیر آواز سے کہنے لگی "اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ سرہنری کورٹنی واقعی اب اس جہان فانی میں نہیں ہے۔ تو میں کل ۱۰ بجے دو ہزار پونڈ کی رقم حاصل کر سکتی ہوں۔"

"اوہ" مسٹر ٹارنر کے منہ سے نکلا۔ اور معاً اس کے دل میں اس دولت میں حصہ لینے کا خیال پیدا ہو گیا۔ جس کی نسبت اسے ابھی تک معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ کس طریق پر حاصل کی جائے گی۔ جیسا کہ ہم نے بیشتر بیان کیا۔ اس کی اپنی مالی ضروریات حد درجہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اور وہ سمجھتا تھا۔ اگر مجھے جلدی ہی کسی ذریعہ سے روپیہ نہ ملا۔ تو میری حالت بیٹی کی عصمت فروخت کر کے بھی اتنی ہی زار ثابت ہوگی۔ جیسے اس سے پہلے تھی۔

"ہاں" مسز سلنگسبی نے ذرا تامل کے بعد کہا "اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مجھے تم پر اس سے بہت زیادہ اعتماد ہے۔ جتنا تمہیں مجھ پر ہے۔ میں اس معاملہ کی توضیح کے لئے آمادہ

ہوں۔ بات یہ ہے۔ سرہنری کورٹنی نے مجھے دو ہزار پونڈ اس بات کے معاوضہ کے طور پر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ کہ میں روزامنڈ کے معاملہ میں چشم پوشی کروں۔۔۔"

"پھر؟" مسٹر ٹارنز نے جلدی سے کہا۔

"وہ انعام مجھے اب تک اس لئے نہیں ملا تھا۔ کہ سرہنری نے انہیں ادا کرنے کے لئے اور بعض اور ضروریات کیواسطے بنک سے بہت سا روپیہ۔ یعنی اس سے بھی زیادہ جتنا اس کا وہاں جمع تھا۔ نکلوا لیا۔ مگر کل صبح اس نے بنک میں ۴ ہزار پونڈ بھجوائے تھے۔ اور اس نے بنک کے منتظم سے کہا تھا۔ میں سہ پہر کو دو ہزار کا چیک فلاں لیڈی کو دونگا۔ اس جگہ ایک قابل ذکر بات یہ ہے" مسز سلنگسبی نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ "کہ بنک کے منتظم سمجھتے ہیں میری ہندوستان میں بہت سی جائیداد ہے۔ جس کا انتظام وہاں سرہنری کورٹنی کے ایجنٹ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا روپیہ مجھے سرہنری کی وساطت سے ملتا ہے۔ یہ فرضی داستان اس لئے اختراع کی گئی تھی۔ کہ بیرونٹ کی طرف سے مجھے بنک کے نام گاہ بگاہ بڑی بڑی رقوم کے جو چیک ملا کرتے تھے۔ ان کی نسبت کسی کو شبہ پیدا نہ ہو کہ یہ رقمیں کیسی ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس داستان کی وجہ سے میری عزت بنی ہوئی اور شہرت محفوظ تھی۔ اب میں ۲۰۰۰ پونڈ کی وہ رقم جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ذرا سی تکلیف اور بہت ہی کم خطرہ کے ساتھ حاصل کرسکوں گی"۔

"ہاں!" مسٹر ٹارنز نے اس بیان میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"بے شک" مسز سلنگسبی نے جواب دیا "تم پوچھو گے کس طرح؟ وہ میں ابھی بتاتی ہوں یہ چیک مجھے کل شام ہی کو مل جاتا۔ اگر روزامنڈ کے فرار کی وجہ سے وہ گفتگو جو میرے اور بیرونٹ کے درمیان ہو رہی تھی رک نہ جاتی۔ اس لڑکی کے فرار نے ہم دونوں کو اضطراب کی حالت میں ڈال دیا۔ مگر" اس نے اپنی آواز کو بہت ہی دبا کر کہا "اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ میں سرہنری کورٹنی کے دستخط کی نقل ایسی صفائی سے اتار سکتی ہوں کہ۔ کہ کوئی علامہ ماہر تحریر بھی اسے شناخت نہ کر سکے گا۔ تم میرا مطلب سمجھ گئے؟"

"ہاں۔ ہاں میں سمجھ گیا" مسٹر ٹارنز نے جواب دیا

"اور تم نے دیکھ لیا۔ میں تم پر کس درجہ اعتماد کرتی ہوں؟" بیوہ عورت نے کہا۔

مسٹر ٹارنز اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرہ میں بحالت اضطراب ٹہلنے لگا۔ دل میں سوچ رہا تھا کیا مجھے بھی مسز سلنگسبی پر اعتماد کر کے اسے اپنا رازدار بنا لینا چاہیئے؟ تھوڑے غور و فکر کے

بداس نے آخر کار اسے اپنا معتمد بنانا ہی بہتر سمجھا۔ عورت بھی بڑی سیانی تھی۔ اس نے تاڑ لیا۔ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ مگر چونکہ وہ جانتی تھی۔ اس فکر کا نتیجہ میرے حق میں مفید ثابت ہوگا۔ اسلئے عمداً خاموش رہی۔

"عزیز میڈم" آخر کار ٹارنز نے دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا "اب مجھے تمہارے سامنے اس بات کا اعتراف کرنے میں عذر نہیں کہ سرہنری کورٹنی اس جہان میں نہیں ہے"

عورت نے ان لفظوں کو گہری توجہ کے ساتھ سنا۔ اگرچہ وہ اس خبر کے لئے پہلے سے ہی تیار تھی۔ تاہم جس وقت یہ فقرہ مسٹر ٹارنز کی زبان سے نکلا۔ تو اس کے الفاظ اتنے خوفناک اور ہیبت ناک معلوم ہوئے کہ وہ ذرا دیر کے لئے سناٹے میں آگئی۔ وحشت اور اضطراب نے اس کے حواس کو عارضی طور پر معطل کر دیا۔

ذرا دیر رک کر ٹارنز نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "جو کچھ میں نے کہا۔ وہ بالکل درست ہے مگر از برائے خدا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہ سمجھنا۔ کہ میں اس کا قاتل ہوں۔ نہیں ... سو بار نہیں۔ میں لاکھ برا ہوں ... بیشک حقیقت میں برا ہوں۔ مگر اپنی برائیوں کے باوجود میں قتل کے خوفناک جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ حالات کا ایک عجیب اور حیرت خیز اجتماع اس سانحہ کا موجب بنا۔ اور اگر تم میری باتوں کو غور سے سنو تو میں ساری کیفیت تمہارے سامنے بیان کر دیتا ہوں"۔

اس کے بعد مسٹر ٹارنز نے شب گذشتہ کے سارے واقعات من وعن بیوہ عورت کے روبرو بیان کر دیئے۔ البتہ اس بات کو عمداً چھپائے رکھا۔ کہ خادم جیفریز بھی اس سانحہ سے خبردار ہو چکا ہے۔ یا اس نے مجھے لاش دفن کرنے میں مدد دی تھی۔ یہ کیفیت اس نے اس وجہ سے پوشیدہ رکھی کہ انسان میں فطرتاً ایک جذبہ موجود ہے جو اسے اس بات کو تسلیم کرنے سے روکتا ہے کہ میں کسی اور شخص کے اختیار میں ہوں۔ یا اسے مجھ پر غیر معمولی اقتدار حاصل ہے۔ اسکی بیان کردہ کیفیت سے مسز سلنگسبی نے یہی سمجھا کہ لاش کو مسٹر ٹارنز نے تن تنہا دفن کیا۔

شروع میں تو یہ سارا بیان مسز سلنگسبی کو ناقابل اعتبار معلوم ہوا۔ اور اس نے خیال کیا اس قتل کا مرتکب دراصل خود ٹارنز ہے مگر جب اس نے اس بات کا ذکر کیا کہ روپیہ لٹ جانے سے میری حالت نہایت نزار ہو گئی ہے اور خود مسز سلنگسبی نے یہ سوچا کہ حقیقت میں اس شخص کے لئے بیرونٹ کے قتل کی کوئی خاص یا ضروری وجہ موجود نہ تھی۔ تو رفتہ رفتہ وہ اس بیان کو درست سمجھنے لگی۔

ساری کیفیت سن کر اس نے کہا "بس تو اب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ مگر اب لوگ اس کی گم شدگی کی نسبت کیا کچھ نہ کہیں گے! معاملہ اتنا سنگین ہے کہ زوروار تحقیقات شروع کی جائے گی۔ جس کے نتائج سے میں بہت ڈرتی ہوں۔"

"اطمینان رکھو کسی کو تم پر یا میرے خلاف شبہ نہیں ہو سکتا۔" مسٹر مارنز نے تسلی دہ لہجہ میں کہا "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس معاملہ کی نسبت اب کسی طرح کی تحقیقات ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے میڈم تم اس بارہ میں ہر طرح مطمئن رہو۔ فکر کی بات کی ہے۔ تو وہ تمہاری اپنی تجویز کے متعلق ہے جس کے مطابق تم وہ . . . جعلی چک چلانا چاہتی ہو۔"

"نہیں یہ کام بالکل بے خطر اور محفوظ ہے" یہ مسز سلنگسبی نے کہا "بیرونٹ نے بنک والوں سے زبانی کہہ رکھا تھا۔ کہ میں مسز سلنگسبی کو چک دینے والا ہوں۔ اس لئے اگر سر ہنری کی گم شدگی کی خبر بنک کے کارکنوں کو مل بھی گئی ہو۔ تو بہرحال وہ چک کا روپیہ فوراً ادا کر دینگے۔ اگرچہ اغلب یہ ہے کہ بیرونٹ کی نسبت کسی قسم کی اطلاع ابھی تک ان کو نہیں ملی ہوگی۔ کیونکہ اس کی گم شدگی کے متعلق اس کے متعلقین کے دلوں میں ابھی تک اتنی تشویش پیدا نہیں ہوئی۔ کہ کسی کو اس کے قتل کا شبہ ہو۔"

"اور اس کا تمہیں پختہ یقین ہے کہ تم بیرونٹ کے دستخط کی نقل بڑی خوبی سے کر لوگی؟" مارنز نے پوچھا۔

"قطعی طور پر" بیوہ عورت نے جواب دیا۔

"پھر کیا تمہیں اس کام میں کسی طرح میری امداد کی ضرورت ہے؟" مسٹر مارنز نے اس خیال کر پوچھا۔ کہ شاید اس ناپاک ذریعہ سے حاصل کردہ روپیہ میں مجھے اپنا حق پیدا کرنے کا موقعہ مل سکے۔

مسز سلنگسبی تھوڑی دیر خاموش رہ کر سوچتی رہی۔ اور پھر اس انداز سے گویا وہ اس خاص مسئلہ کی نسبت جس پر وہ مسٹر مارنز کی آمد کے وقت سے غور کرتی رہی تھی۔ کسی اطمینان بخش فیصلہ پر پہنچ چکی ہو بولی "میری بات غور سے سنو۔ میں تمہارے روبرو ایک ایسی تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ جس کا ہم دونوں کی ذات سے تعلق ہے۔ اور جس کی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے لئے بھی اتنی ہی مفید ثابت ہوگی جس قدر میرے لئے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ تم مالی مشکلات میں مبتلا ہو؟"

بے شک ہوں" مسٹر ٹارنز نے جواب دیا۔ اور وہ بڑی توجہ کے ساتھ اس کیفیت کو سننے کے لیے تیار ہوا جس کا تعلق کسی ایسی تجویز کے ساتھ معلوم ہوتا تھا جس کی بدولت اُسے اپنی مشکلات سے نجات حاصل ہو سکتی تھی۔

"اور کیا وہ مشکلات نہایت شدید ہیں؟" بیوہ عورت نے دوبارہ پوچھا۔

"اتنی کہ بحالات موجودہ مجھے اُن کا رفع کرنا غیر ممکن نظر آتا ہے" مسٹر ٹارنز نے جواب دیا۔

"گویا تم خیال کرتے ہو۔ وہ وقت دور نہیں جب قرضخواہ تمہارے خلاف ڈگری حاصل کر کے مال و اسباب کو قرق کرا لیں گے اور تم ایک دیوالیہ مقروض کی حیثیت میں جیلخانہ میں پہنچ جاؤ گے؟" عورت نے سوال کیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اور اس پر میں اتنا اضافہ اور کرنا چاہتا ہوں کہ ان ذلتوں کا مقابلہ کرنے کی نسبت میں خودکشی کو ترجیح دیتا ہوں" مسٹر ٹارنز نے کہا۔

مسز سلنگبی کہنے لگی "ٹھیرو خودکشی ایک نہایت خوفناک عمل ہے۔ میں تمہیں مشکلات سے نجات دینے کی ایک اور تجویز بتاتی ہوں۔ یہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں کل صبح تک دو ہزار پونڈ حاصل کرونگی۔ بتاؤ کیا یہ روپیہ تمہاری مالی مشکلات کو رفع کرنے کے لئے کافی ہوگا؟"

ٹارنز نے جواب دیا "اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ میں اس روپیہ کے کچھ حصہ سے اپنے ان عمارتی کاموں کو مکمل کر سکوں گا جن کی بدولت معقول آمدنی کی امید ہے"

"خیر تو وہ دو ہزار پونڈ میں ایک شرط پر تمہیں دینے کو تیار ہوں" مسز سلنگبی کہنے لگی۔

"اور وہ شرط؟" مسٹر ٹارنز نے خوشی اور انتظار کے مشترکہ اثرات سے بے چین ہو کر پوچھا۔

"شرط یہ ہے کہ تم مجھ سے شادی کر لو" مسز سلنگبی نے ایسے سکون کے ساتھ کہا گویا وہ ایک نہایت معمولی سی تجویز پیش کر رہی ہو۔

"شادی!" مسٹر ٹارنز نے جو اس تجویز کے لئے بالکل نا تیار تھا حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں شادی!" بیوہ عورت نے اس لفظ کو دُہرا کر کہا۔ "تمہیں تباہی سے بچنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے بے عزتی سے محفوظ رہنے کے لئے شوہر کی۔ تم مالی مشکلات میں مبتلا ہو۔ اور میں ذہنی تکالیف میں۔ کیونکہ شائد تمہیں معلوم ہوگا میں حاملہ ہوں۔ اور عنقریب میرے بچہ پیدا ہونیوالا ہے۔ پس فیصلہ ہے کہ میں تمہیں جیل خانے سے بچاتی ہوں۔ تم مجھے بدنامی سے بچا لو۔"

مسٹر مارنر نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "انتظام ہر لحاظ سے مساوی ہے۔ مگر اس میں ایک دقت درپیش ہے۔"

"یعنی تمہاری بیٹی روزامنڈ کے اعتراض کی؟" مسز سینگسی نے کہا "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو اس لڑکی کے فضول خیالات کی وجہ سے نہیں وہ تجویز نامنظور ہے جو ہمیں تباہی اور مصائب سے بچا سکتی ہے؟"

"یہ ٹھیک نہیں" مسٹر مارنر نے کہا "میں تجویز کو نامنظور نہیں کرتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کے سامنے اس معاملہ میں کیا عذر پیش کر سکو گی؟ وہ میرے طرز عمل کی نسبت کیا خیال کرے گی؟ اور تمہاری نسبت ایسے جو حالات معلوم ہیں۔ اس کے بعد وہ کیا کچھ نہ سوچنے لگے گی؟"

مسز سینگسی بڑے سکون کے لہجہ میں بولی "جو کچھ بھی ہو میں بحالت موجودہ شادی میں مانع آنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اور یہی ایک خاص اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے۔ یہ تو ویسی ہی بات ہے گویا تم کہہ رہے ہو کہ تم سے اس لئے شادی نہیں کر سکتے کہ تمہاری بیٹی [illegible] ہے۔ اب اتنی بے وقوف نہیں ہوں کہ ایسی فضول باتوں کو ایک [illegible] کاوش پیدا کرنے والی سمجھوں اور تم بھی اتنی دنیا دیکھ چکے ہو کہ یقیناً ایسی فضول باتوں کے زیر اثر تباہی مول لینے پر آمادہ نہ ہو گے۔ دیکھو میں تمہارے فیصلہ کی منتظر ہوں۔ ہاں یا نہیں ان دو میں سے ایک بات ہونی چاہئے۔ کیونکہ ٹال کا وقت نہیں۔ اگر تم ہاں کرتے ہو تو [illegible] کے ساتھ کل شام ہی کو شادی ہو جائے گی۔ اگر نہیں تو [illegible] ہماری ملاقات ختم ہوئی۔"

مسٹر مارنر بولا "معلوم ہوتا ہے تم اس ساری تجویز کو [illegible] ہونا بھی اسی لئے چاہئے۔ کچھ شک [illegible] اگر ہم اپنی قسمتوں کو وابستہ کر لیں تو [illegible] اپنی سکونت کا کچھ انتظام کرنا پڑے گا۔ [illegible] مکان کو چھوڑ کر میرے ہاں سکونت اختیار کرنا منظور کرو گی؟"

بوڑھی عورت نے جواب دیا "کیوں نہیں میں جس وقت اپنا سامان فروخت کروں گی تو امید ہے اتنا روپیہ جمع ہو جائے گا کہ میرا ذاتی قرضہ ادا ہو کر کچھ نہ کچھ بچ رہے گا۔ اور جو کل مجھے حاصل ہوں گے وہ ہمارے آئندہ اخراجات کو کافی ہیں۔"

"اور اس بات کا تم وعدہ کرتی ہو کہ یہ روپیہ کل صبح میرے حوالہ کردو گی؟" مسٹر ہارنز نے سوال کیا۔

بیوہ عورت نے جواب دیا "نہیں۔ صبح کو نہیں۔ کل شام کو جب رسم شادی ادا ہو چکے گی۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کر سکتے؟" مسٹر ہارنز نے پوچھا

مسز سٹنگسبی نے پرسکون لہجہ میں کہا "سوال بھروسہ یا اعتماد کا نہیں۔ ہمارا فرض ہے جہاں تک ممکن ہو دور اندیشی سے کام لیں۔"

"خیر منظور ہے" مسٹر ہارنز نے کہا "مگر دوسرا سوال یہ ہے کہ میرے پاس کیا ضمانت ہے کہ جب ایک بار ہم دونوں عقد نکاح میں آ گئے تو پھر تم روپیہ کی حوالگی کے متعلق اپنا وعدہ ضرور پورا کرو گی؟"

"کیا یہ ضمانت کافی ہے کہ میں اس شخص سے شادی نہیں کر سکتی جسے دوسری صبح کو پکڑ کر جیل خانہ میں ٹھونس دیں؟"

مسٹر ہارنز نے کہا "بے شک۔ مگر یہ ایک فرضیت ہے۔ ضمانت نہیں۔ دیکھو ہم اس معاملہ پر کاروباری پہلو سے بحث کر رہے ہیں اور جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں۔ فائدہ سب کا سب تمہارے حق میں ہے۔ اگر تم مقروض ہو تو شادی کے بعد تمہارے قرضخواہ بھی میرے گرد جمع ہو جائیں گے یہ فائدہ تمہارے لئے رہا۔ چونکہ تم حاملہ ہو۔ اس لئے دنیا کے روبرو یہ ظاہر کر سکو گی۔ میں تمہارے بچہ کا جائز باپ ہوں۔ یہ دوسرا فائدہ بھی تمہیں کو حاصل ہوا۔۔۔"

مسز سٹنگسبی تھوڑی دیر سوچ کر کہنے لگی "میں بتاتی ہوں۔ اس سوال کو کیونکر حل کیا جا سکتا ہے۔ میرے دل میں ایک نہایت عمدہ تجویز پیدا ہوئی ہے جسے یقیناً تم بھی پسند کرو گے میں ایک نہایت معزز وکیل کو جانتی ہوں۔ روپیہ تمہارے ساتھ چل کر میں اس کے ہاں امانت رکھوا دوں گی اور قرار داد یہ ہو گی کہ شادی کے بعد یہ تمہارے حوالہ کر دیا جائے۔"

"بہت خوب" مسٹر ہارنز نے کہا "اس وکیل کا نام کیا ہے؟"

عورت نے جواب دیا "مسٹر ہاورڈ۔"

ہارنز بولا "میں اسے جانتا ہوں اور اس معاملہ میں اسے فریق ثالث بنانے میں مجھے اعتراض نہیں۔ خیر جتنی مشکلات درپیش تھیں وہ حل ہو گئیں۔ اب صرف ایک رکاوٹ باقی ہے اور وہ یہ کہ میں روز نامچہ کو کس طریق پر اس کارروائی کے لئے تیار کروں۔ جو ہم نے کل شام

کرنی ہے؟"

مسز سنگسبی کہنے لگی "یہ کچھ اتنی مشکل بات نہیں اور مجھے یقین ہے۔ تم اس میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ کہیں یہ بھی سنا ہے کہ باپ اپنی وسیلوں کے ذریعہ اولاد کے اعتراضات کو رفع نہ کر سکے؟"

"کوشش کرنا میرا فرض ہے۔" مارنر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا "کل مجھے کس وقت تمہارے ہمراہ وکیل کے ہاں چلنا ہوگا؟"

"کوئی بارہ بجے کے قریب۔ میں دس اور گیارہ کے درمیان بنک سے فارغ ہو جاؤں گی۔ تم اتنے شادی کا لائسنس حاصل کر لینا۔"

"بہتر ہے" مسٹر مارنر نے کہا "اور کیا رسم شادی اسی مکان میں ادا ہوگی؟"

"ہاں کل شام کو سات بجے۔ میں دو لیڈیوں کے ساتھ جنہیں میں جانتی ہوں۔ انتظام کروں گی کہ وہ شادی کے وقت سہیلیوں کا فرض ادا کریں۔ حوالگی کی رسم ڈاکٹر وگسٹیل سرانجام دینگے۔ اور شادی ہونے کے بعد رسم دونوں مارنر کا منہ کر چل دیں گے۔"

اس طرح بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ یہ انتظام اس مرد کا جس نے اپنی بیٹی کی عصمت فروخت کی اس عورت کے ساتھ جو پہلے عصمت دریدہ اور اب جعلسازی کے لئے آمادہ تھی، مکمل ہوا۔ اس کے بعد جب یہ لائق جوڑا ایک دوسرے سے جدا ہونے لگا۔ تو مسٹر مارنر اپنی موعودہ بیوی سے بغلگیر ہوا۔ اور اس نے اس کے لبوں پر بوسہ دیا۔ جو نہ صرف اس "کاروباری" فیصلے کا جو دونوں کے درمیان ہوا نیابت تھا۔ بلکہ معلوم ہوتا تھا۔ خود مسز سنگسبی الوداعی سلام کے ساتھ اس کی خواہشمند ہے۔

باب ۸۰

روز امنڈ کیساتھ مسٹر مارنر کی گفتگو

آؤ ہم مسٹر مارنر کے پیچھے اس کے مکان پر چل کر دیکھیں۔ اس نے برباد کر حسین روز امنڈ کو اپنی شادی کے انتظام کی خبر پہنچانے کا مشکل اور ناگوار فرض کس طرح سرانجام دیا۔

رات کے نو بج چکے تھے کہ وہ مکان پر پہنچا۔ روز امنڈ اس نیک اور فرمانبردار لڑکی کی حیثیت میں جسے اپنے باپ سے حقیقی محبت ہو۔ اور جو اس کے لئے ہر ممکن آسائش پیدا

کرنے کی خواہشمند ہو۔ دستر خوان کے انتظام میں مصروف تھی۔ اس میں شک نہیں۔ اس کا دل بجھا ہوا اور طبیعت افسردہ تھی۔ مگر جب اس نے صدر دروازہ پر باپ کی دستک سنی۔ تو اپنے احساسات پر قابو پا کر سچے عیسائی کے استقلال سے کام لیتے ہوئے چہرہ پر خوشی کے آثار پیدا پیدا کر لئے۔ اگرچہ افسوس یہ خوشی زمانۂ معصومیت کی حقیقی مسرت سے بالکل مختلف تھی۔

جس طرح تاریک اور طوفانی بادلوں کے ہجوم میں چاند سخت جد وجہد کے ساتھ اپنا رُخ منور پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسیطرح اس کے یاس آمیز چہرہ پر مسکراہٹ کی ہلکی سی جھلک نمودار رہتی۔

باپ بیٹی دونوں طعام کی میز پر بیٹھ گئے۔ کھانا بہت عمدہ تھا۔ کیونکہ روزا منڈ ایک باسلیقہ اور ہوشیار لڑکی تھی۔ اور اس کی نگرانی میں ہر چیز نہائت خوبی سے تیار کی گئی تھی۔ مگر دونوں کے شکم حقیقی اشتہا سے محروم تھے۔ باپ بیٹی نے کم و بیش خاموشی کی حالت میں تھوڑا سا کھانا کھایا۔

آخر کار جب دستر خوان بڑھایا جا چکا۔ اور مسٹر ٹارنر نے چند گلاس شراب کے پی کر اپنی ہمت اور استقلال کو مضبوط کر لیا۔ تو اس نے اس اہم معاملہ کا ذکر چھیڑا جس کی طرف آنے سے اس کی طبیعت سخت گھبراتی تھی۔ اگرچہ دل پر اس وقت سب سے زیادہ یہی مضمون حاوی تھا۔

"میری عزیزہ روزامنڈ" اس نے کہنا شروع کیا اور اس وقت اس کا لہجہ اتنا ہی ملائم تھا جس قدر اس جیسے فطرتاً تند مزاج شخص کے لئے ممکن سمجھا جا سکتا ہے۔ "میں تم سے ایک نہائت اہم معاملہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے۔ تم اسے بغیر کسی طرح کا جوش ظاہر کئے صبر و سکون کے ساتھ سنو۔ بات یہ ہے آج شام کو میری ملاقات مسز سلنگسبی سے ہوئی تھی۔..."

"وہ بدمعاش ... ریاکار عورت!" روزامنڈ نے اس کا ذکر آتے ہی چونک کر کہا "میرا خیال تھا اس گھر میں اس کا نام کبھی میرے سننے میں نہ آئیگا۔"

"دیکھو میں نے شروع میں ہی تم سے کہدیا تھا۔ میری باتوں کو سکون اور اطمینان کے ساتھ سننا۔ ورنہ اندیشہ رہا ہے۔ جو معاملہ کو شکر اس پر رائے دے۔" مسٹر ٹارنر نے ذرا سختی کے لہجہ میں کہا "جب میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ مجھے ایک نہائت اہم معاملہ کا ذکر کرنا ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہیں کہ تم میری باتوں کو پوری توجہ کے ساتھ سنو؟"

ابا جان۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں" روزامنڈ کہنے لگی "مگر اس عورت کے خلاف

میرے دل پر جو اثر ہوتا ہے . . . اس قدر غصہ ہے . . ."

وہ اس سے زیادہ نہ کہہ سکی۔ اور رونے لگی۔ زبان جن زوردار جذبات کو ادا کرنے سے قاصر رہی تھی۔ ان کا اظہار آنکھوں کی طرف سے ہونے لگی۔

مسٹر مارٹن چپ چاپ بیٹھا رہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ اس طرح آنسو بہنے کے بعد مزاج اثرات طبیعت میں ضرور سکون پیدا کر دیں گے۔

آخر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا "روزامنڈ تم سمجھدار لڑکی ہو۔ اور اگر چاہو تو معقولیت کا اظہار کر سکتی ہو۔ . . . اگر . . . ہو تو تمہیں اپنے باپ پر اتنا اعتماد ضرور ہوگا کہ جو کچھ وہ بیان کرے اسے سنو اور اس پر یقین کرو۔ میں دوبارہ تمہیں اس کا اطمینان دلاتا ہوں کہ دنیا میں تم سے زیادہ مجھے کوئی عزیز نہیں۔ اور تمہارے خلاف میں کسی کی جانب داری نہیں کر سکتا . . . وہ میں کہہ رہا تھا . . . میری ملاقات مسز سلنگسبی سے ہوئی تھی . . ."

روزامنڈ اس . . . بہت بے چین تھی۔ مگر باپ نے اس کے اضطراب کی طرف توجہ نہ دے کر سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ اس ملاقات کے دوران میں میں نے ان شکایات کو سنا جو . . . اطراف . . . وہ . . . آتی تھی۔ اور جن کا ذکر تمہاری آمد کی وجہ سے رک گیا تھا۔ اس کی کیفیت سننے کے نتیجے میں اس کے مکان پر گیا۔ اور اس نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ . . . کیفیت سے تمہارے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی۔ اس سے اس کا ہرگز کوئی تعلق نہ تھا۔ اور وہ اس بارہ میں بالکل بے خطا . . ."

"بے خطا!" روزامنڈ نے چونک کر کہا۔ "ابا جان آپ نہیں جانتے وہ عورت کتنی مکار اور چالباز ہے وہ کیسی چھپی رستم ہے! . . . وہ . . . ہے! . . . وہ . . . ہے۔ وہ جس وقت چاہے اپنے آپ کو معصوم اور پاکباز ظاہر کر سکتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے اس نے آپ کو بھی کسی وجہ سے سخت دھوکا دیا ہے مگر خدا کے لیے اس کی ظاہرداری پر نہ بھولئے وہ . . ."

"روزامنڈ یہ باتیں تم کیسے سمجھ رہی ہو؟" مسٹر مارٹن نے پریشان ہو کر کہا۔ "کیا میں اتنا سن رسیدہ نہیں ہوں کہ اس دنیا کے نیک و بد کو سمجھ سکوں؟ نہیں روزامنڈ تمہیں مسز سلنگسبی کے معاملہ میں سخت غلط فہمی ہوئی ہے اور تم نے اس کی نسبت بالکل بے جا اندیشوں کو دل میں جگہ دی ہے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی شخص کی نسبت کوئی فیصلہ صادر کرنے سے پہلے اس کے

معاملہ کو ہر پہلو سے اچھی طرح جانچ لیا جائے۔ تم نے اس کی گفتگو کے چند ٹکڑے ہوتے فقرے سن لئے جن کی وجہ سے تمہاری طبیعت میں اتنا جوش بھر گیا کہ تم نے باقی گفتگو کو اپنی رنگت میں دیکھنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح تمہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ مسز سٹینگبی قصوروار عورت ہے حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ اسے تم سے بے حد محبت ہے۔ اتنی کہ شاید کسی حقیقی ماں کو اپنی بیٹی سے ہو سکتی ہے اور اگر تم نے اس کی نسبت اسی طرح اپنی غلط رائے کو قائم رکھا۔ تو وہ رنج و غم میں گھل گھل کر مر جائیگی ... ہاں روز امنڈ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اگر تم نے مسز سٹینگبی کی نسبت اپنی غلط فہمی کو برقرار رکھا تو وہ خودکشی کر لے گی۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے روز امنڈ پر جو عنایات کیں ان کے بعد اس سے کسی بدسلوکی کی مجھے ہرگز امید نہ تھی۔ وہ الٹا مجھے احسان فراموش قرار دیتی ہے۔ اور تمہاری غلط فہمی سے اسے اتنا رنج ہوا ہے کہ قریب ہے وہ اپنی جان پر کھیل جائے۔ اگر ایسا ہوا ... تو یاد رکھو اس کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔"

"... روز امنڈ نے ان فقروں سے متاثر ہو کر کہا "مگر ... ابا جان ... میرا دل اس کی گواہی نہیں دیتا۔"

"تمہیں لازم ہے کہ بڑی احتیاط سے کام لو۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی معاملہ کی نسبت رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہ کرنی چاہئے۔ مسز سٹینگبی نے اپنی بیٹی کو اضطراب اور پریشانی کی حالت میں ... کی نیت سے کہا کیونکہ اس ذریعہ سے وہ ... ارادہ رکھتا تھا۔ ... مسز سٹینگبی کے خلاف کسی قسم کا کینہ اپنے دل میں نہ رکھنا چاہئے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تمہاری ماں زندہ نہیں ہے ... اس سے تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

"... دیکھنے کے لئے ..."

روز امنڈ نے دونوں ہاتھ ... لفظوں میں کہا۔

"اپنی بیوی ... تمہاری ماں کے انتقال کے بعد ... کہ دوسری شادی کروں تمہاری حفاظت اور نگرانی کا انتظام کیا ... مجھ سے غلطی ہوئی ... ہاں ... غلطی ہوئی کہ میں نے ایسا کیا" ... اور آخری ... مخاطب ہو کر کہا "اس بات کی ... تمہاری گذشتہ ... کسی قسم کی ...

سے شادی کر لیتا۔ جو تمہارے ساتھ حقیقی ماں کی طرح سلوک کرتی۔ اس صورت میں ایسے افسوسناک واقعہ کا ظہور میں آنا بعید از امکان تھا۔ مگر جو کچھ ہو چکا۔ اس پر کڑھنا بے سود ہے اور اس ذریعہ سے تمہاری آیندہ بہتری کا انتظام اب بھی کیا جا سکتا ہے۔" اس نے پھر روزامنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو باپ کے فقروں کو حیرت و استعجاب کے ساتھ سن رہی تھی۔ "یہ انتظام کرتے ہوئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس خاتون کو جس کے خلاف شبہات کو دل میں جگہ دے کر اس کے اخلاق کی توہین کی گئی ہے۔ اس بات کا ثبوت مہیا کر دوں۔ کہ میں اسے حقیقی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتا ہوں اور ضمناً یہ بات ثابت کر دوں کہ خود تمہیں ان بے جا شبہات کی نسبت جنہیں تم نے دل میں جگہ دی۔ سخت افسوس ہے۔"

"ابا جان۔ میں آپ کا مطلب ذرا نہیں سمجھی۔" روزامنڈ نے گھبرا کر کہا۔ کیونکہ اس کے دل میں ایک خوفناک شبہ پیدا ہونے لگا تھا۔ اگرچہ وہ شبہ اتنا بعید از قیاس اور مضحکہ خیز نظر آتا تھا کہ وہ خیال کرتی تھی۔ میں نے والد کا منشا سمجھنے میں صریح غلطی کی ہے۔

وہ بولا "روزامنڈ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہاری ماں مرحوم کی بجائے کسی عزت دار خاتون کو تمہارا محافظ بنانے کا انتظام کروں۔ اور اس کی بہترین صورت یہی ہو سکتی ہے کہ۔۔۔"

"پیارے ابا!۔۔۔" روزامنڈ نے سوتیلی ماں کے گھر میں نمودار ہونے کے خیال ہی سے خوف زدہ ہو کر کہا اور اس وجہ سے وہ اور بھی زیادہ دہشت زدہ ہوئی کہ جو کچھ اس کے باپ نے کہا تھا۔ اس کی بنا پر اسے شبہ پیدا ہونے لگا تھا۔ اس کا ارادہ کسے بے عزت کرنے کا ہے۔

مسٹر ڈارنلی نے یکایک سختی کا لہجہ اختیار کر لیا اور کہنے لگا "تم کسی وقت سکون بھی اختیار کر سکتی ہو یا نہیں؟ کتنی فضول بات ہے کہ میں جو تجویز تمہاری بہتری کیلئے پیش کر رہا ہوں۔ اسی کو تم نفرت کی نظر سے دیکھتی ہو۔" پھر یہ دیکھ کر کہ روزامنڈ اس گفتگو سے بہت دہشت زدہ ہو گئی ہے اور اس رنجدہ نظارہ کا جلد تر خاتمہ کرنے کی نیت سے اس نے کہا "روزامنڈ میں نے تم سے اس تجویز کے متعلق جسے میں عمل میں لانا چاہتا ہوں۔ اس خیال سے مشورہ لیا ہے کہ میں تمہیں ایک فہیم اور دور اندیش لڑکی سمجھتا ہوں۔ اور میری رائے میں تمہیں ایک فرمانبردار بیٹی کی حیثیت میں اپنے باپ کی دانائی اور تجربہ کی اہمیت کو تسلیم کرنے سے انکار

نہ ہونا چاہئے پس تمہیں معلوم ہو کہ میرا ارادہ تمہاری بہتری کی خاطر دوبارہ شادی کرنے کا ہے۔ اور اس مطلب کے لئے میں نے مسز سلنگبی کا انتخاب بہترین سمجھا ہے۔"

روزامنڈ کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ اور وہ بیہوش ہو کر پیچھے کی طرف کرسی پر گر پڑی۔

"ضدی! بیوقوف!" ٹارنر نے گھبرا کر کہا۔ اور دوا اسے سنگھانے کے لئے آگے کی طرف بڑھا پھر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "بس اب میں ولیل یا نرمی سے کام نہ لوں گا۔ بہتر یہی ہے کہ کہدوں۔ مجھے یہ کام کرنا ہے۔ اور اس کی نسبت اپنا حکم بزور منوالوں۔"

اس نے روزامنڈ کو نمک سنگھایا۔ اور اس کے زیر اثر اس کی بیہوشی رفتہ رفتہ زائل ہونے لگی۔ آخر جب اس نے آنکھیں کھولیں۔ تو سب سے پہلے اس نے اپنے باپ کی طرف وحشت آمیز نظروں سے دیکھا۔ گویا وہ اس وقت زبان حال سے پوچھ رہی تھی۔ کہ جو کچھ میں نے سنا۔ وہ حقیقت ہے یا ایک خوفناک خواب!

"ابا... پیارے ابا"۔ اس نے ہوش میں آکر دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "خدا کے لئے... اپنی عزیز بیٹی کی خاطر... یہ کام نہ کیجئے۔ جس کا ابھی آپ نے ذکر کیا تھا۔ دیکھئے میں منت کرتی ہوں ... میں ہاتھ جوڑتی ہوں... ایک ہی وقت میں میری اور اپنی خوشی کو قربان نہ کیجئے۔ جو گفتگو میں نے اس عورت اور اس مرد کے درمیان سنی ہے۔ اس کے ایک بھی لفظ کی نسبت مجھے دھوکا نہیں ہوا۔ اور وہ گفتگو... ایسے وہ اتنی خوفناک ہے کہ میں اسے یاد نہیں کر سکتی... ابا جان۔ وہ اس کی داشتہ ہے... وہ اس سے حاملہ ہو چکی ہے ..."

"خاموش! خاموش!" مسٹر ٹارنر نے سختی سے کہا۔ "باپ کا حکم ماننا ہر ایک فرمانبردار بیٹی کا فرض ہے۔ اس لئے سنو میں تمہیں کیا حکم دیتا ہوں۔ نہ صرف میری یہ خواہش ہے کہ میں مسز سلنگبی کے ساتھ شادی کر لوں۔ بلکہ میں تمہیں بزور تاکید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ساتھ محبت سے نہیں تو ادب سے ضرور پیش آنا۔ تمہارے ساتھ میری محبت اور حسن سلوک کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو۔" پھر اس نے ذرا رک کر کہا۔ "ایک اور وجہ اس شادی کی یہ بھی ہے۔ کہ اگر میں نے مسز سلنگبی کو عقد نکاح میں نہ لیا۔ تو میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا... میری ساری جائداد چھین لی جائے گی... حتیٰ کہ جیل خانہ کو بھیج دیا جاؤں گا

اور اس کے بعد یاد رکھو تم بھی محتاج اور بے خانماں ہو کر گلیوں میں آوارہ پھرو گی۔ اس وقت کوئی تمہارا دوست یا مددگار نہ ہوگا۔ دیکھو میں نے تمہارے سامنے پوری صاف بیانی سے کام لیا ہے۔ اب تم جانو اس کا نیک و بد کیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتی ہو۔ تمہارے فرضی تعصبات میرے حقیقی اغراض و مقاصد پر غالب آجائیں؟

روز امنڈ ان لفظوں کو سنکر سناٹے میں آگئی۔ حیران تھی کہ اس گفتگو کا کیا جواب دے۔

چند منٹ تک وہ بے نور آنکھوں سے والد کے چہرہ کی طرف تکتی رہی۔ گویا اسے اپنی قوت سامع پر بھروسہ نہ تھا۔ اور وہ ان لفظوں کی تصدیق باپ کے چہرہ سے کرنا چاہتی تھی۔ پھر غالباً یہ سوچکر کہ میرے دل کا ابال اپنے کمرہ کی تنہائی میں ہی نکل سکتا ہے۔ وہ چپ چاپ جلد جلد قدم اٹھاتی اس کمرہ سے چلی گئی

بدنصیب۔ بے یار و مددگار لڑکی! تیری حالت کتنی دردناک اور رحم انگیز ہے۔ کاش تیری تسکین کے لئے کلیرنس اور ایڈیلاس ہی موجود ہوتے۔ اور وہ تجھے اپنی پناہ میں لے لیتے مگر نہیں۔ وہ اگر صد رمقام میں موجود بھی ہوں۔ تو تجھے ان کے پاس جانے . . . انہیں منہ دکہانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے سامنے تو اپنی داستان الم کیونکر بیان کر سکتی ہے؟ کیا ان کے روبرو اس شرمناک واقعہ کو بیان کرنے کی نسبت مرجانا بہتر نہ ہوگا؟

اپنی خواب گاہ میں ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے جذبات کو سیلاب اشک کی صورت میں خوب اچھی طرح خارج ہونے دیا۔ سینہ ہجوم یاس سے متلاطم تھا۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اور منہ سے رہ رہ کر سسکیاں لینے کی آواز نکل رہی تھی

اسی طرح ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مگر اس کے باوجود اسے لیٹنے یا سونے کا خیال نہیں آیا۔ انتہائے یاس کی حالت میں انسان ضروریات ہستی سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔

اسے والد کے اپنی خواب گاہ کی طرف جانے کی آواز سنائی دی۔ مگر اس واقعہ نے نے بھی اس بارہ میں خبردار نہ کیا۔ کہ میرے سونے کا وقت ہو گیا ہے

بہت دیر تک آنسو بہانے کے بعد نڈھال ہو کر وہ گہری فکر کی حالت میں بے خبر سی بیٹھی تھی۔ کہ یکایک اس قسم کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ گویا کوئی اس کے کمرہ سے

دروازہ کی چٹخنی کو گھما کر اندر آنا چاہتا ہے۔

وہ چونکی اور اس نے اس آواز کو غور سے سننا شروع کیا۔ چونکہ دروازہ اور اس مقام کے درمیان جہاں وہ بیٹھی تھی۔ پلنگ بچھا ہوا تھا۔ اس لیے دروازہ اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ مگر آواز سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی کمرہ کے اندر داخل ہو رہا ہے۔

ایک ہلکی سی چیخ مار کر وہ اٹھی۔ اور آگے کی طرف بڑھی۔ کیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک مرد کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ کو اندر سے بند کر رہا ہے

یہ مرد جیفریز۔ یعنی سٹر ٹارنر کا نیا خادم تھا۔

روزامنڈ نے اس سے گھبراہٹ اور اضطراب کے لہجہ میں پوچھا۔ "جان تم اس وقت کس لئے آئے ہو؟" اسے اضطراب اس لئے تھا۔ کہ کہیں والد نے پریشانی میں کوئی خطرناک بات نہ کر لی ہو۔

وہ بدمعاش شرابیوں کی طرح لڑکھڑاتا آگے کو بڑھ کر کہنے لگا۔ "مس کچھ بات نہیں ہے تو۔ کیا نام تمہاری سی صورت پر فریفتہ ہو کر آیا ہوں"!

روزامنڈ کا چہرہ فرط غضب سے قرمزی ہو گیا۔ اور وہ چلا کر کہنے لگی۔ "دور ہو موذی جنر دار جو کبھی میرے کمرہ میں آیا۔ دیکھ تو سہی صبح والد سے کہکر کس طرح تیری ہڈیاں پسواتی ہوں"!

"ہوا ہوا ہوا! جیفریز نے گنوارانہ طریق پر قہقہہ لگا کر کہا۔ "تمہارے والد مس۔ کیا نام کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔ اور تم نے اگر غل مچایا۔ تو اس میں تمہارے لئے بہی خرابی ہے۔ مجھے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہیں۔ جن کی وجہ سے تمہارے والد مجھ سے جھگڑا کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے۔ پہلے سیدہی طرح سے ایک بوسہ دیدو۔ ۔ ۔ !"

"نا ہنجار شیطان!" روزامنڈ نے جس کی آنکھوں میں اس بے عزتی کی وجہ سے آنسو بھر آئے تھے۔ جھلا کر کہا۔ "تجھے میرے ساتھ اس قسم کی شرمناک گفتگو کرتے ندامت نہیں ہوتی! دیکھ میں پھر کہتی ہوں چپکے سے باہر چلا جا۔ ورنہ کچھ ہو جائے۔ میں شور و غل مچا کر سب کو بیدار کر دونگی"۔ چنانچہ یہ کہکر وہ گھنٹی کی رسی کی طرف بڑھی۔

"دیکھو مس ان فضول باتوں سے باز آجاؤ"۔ جیفریز نے بڑے سکون کے لہجہ میں کہا۔ اور پھر وہ دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ کر بند دروازہ کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اور روزامنڈ

کی طرف گستاخانہ نظروں سے گھورنے لگا۔ "اگر تم نے کچھ شرارت کی۔ تو میں تمہارے بیچ حسن کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تمہارے والد کو پھانسی پر لٹکوا دوں۔ تو جیفریز نام نہیں۔"

"پھانسی! میرے والد کو!" آخر شن لڑکی نے حیرت زدہ ہو کر چلا کر کہا۔ تے ہوئے ایک کرسی پر گر کر کہا۔ تھوڑے سے عرصہ میں اتنی خوفناک باتیں ظہور میں آ چکی تھیں۔ کہ اس کا دل ہر قسم کی بری خبر کو سننے اور اس پر یقین کرنے کے لئے آمادہ تھا۔

"ہاں شیطان کی قسم میں جھوٹ نہیں کہتا۔" جیفریز نے جواب دیا۔ "تمہارا باپ میرے بس میں ہے۔ اور میں۔ کیا نام۔ جب چاہوں۔ اسے پھانسی پر لٹکوا سکتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے تمہارے اپنے واقعات کی بھی سب خبر ہے۔ صبح کو جب مسز سلنگسبی۔ ۔ ۔ یا جو کچھ بھی اس کا نام ہو۔ یہاں آئی ہے۔ تو میں نے دروازہ کے ساتھ لگ کر بیکار وقت تو ضائع نہیں کیا تھا۔"

"میرے خدا! میرے خدا!" روزامنڈ نے ہاتھ سے اپنی خوشنما پیشانی کو بزور پکڑ کر کہا اس وقت اسے محسوس ہوتا تھا کہ میں دیوانی ہوئی جاتی ہوں۔

"دیکھو مس اس طرح گھبرانے کی بات نہیں" جیفریز نے کہا۔ "کیا نام میں نے یہ باتیں تمہیں پریشان کرنے کے لئے نہیں کہیں۔ مگر اصل یہ ہے۔ کہ مجھے تم سے یکا یک محبت سی پیدا ہو گئی ہے اور اگر اتفاقیہ طور پر میں تمہیں یہ بتا دوں۔ کہ تمہارے والد نے اس بیرونٹ کے حلق پر چھری پھیر دی تھی۔ جو کل رات یہاں آیا۔ اور جو میری رائے میں وہی آدمی تھا۔ جس کا ذکر تم نے کل مسز سلنگسبی سے کیا تھا۔ ۔ ۔"

روزامنڈ اپنے خوفناک جذبات کو جن کا اثر اس کے دماغ میں دیوانگی کا عالم پیدا کر رہا تھا۔ زیادہ عرصہ تک نہ دبا سکی۔ اور اس نے چیخ کر کہا۔ "او۔ دیو سیرت۔ ۔ ۔"

مگر عین اس وقت اسے اس قسم کی آواز سنائی دی۔ گویا اس کا والد اپنی خوابگاہ سے نکل کر بے تحاشا اس کمرہ کی طرف آ رہا ہو۔ اس کے ایک لمحہ بعد وہ زبردستی دروازہ کو دھکا دے کر اس کمرہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا دھکا لگنے سے بدمعاش جیفریز ایک طرف کو گر پڑا

"والد۔ ۔ ۔ پیارے والد" روزامنڈ نے اس کے بازوؤں میں لپٹ کر کہا۔ "خدا کے لئے مجھے اس خوفناک شخص سے پناہ دو۔ جو ابھی میرے سامنے کسی طرح کی ہیبت ناک باتیں بیان کر رہا تھا۔"

"سکون۔ روزامنڈ۔ سکون"، مسٹر ٹارنر نے دبی ہوئی گلوگیر آواز میں کہا۔ "ایسا نہ ہو سارے نوکر بیدار ہو جائیں"۔ پھر اس نے نوکر کی طرف متوجہ ہو کر جو کمرہ کے وسط میں کھڑا اپنے آپ کو ذی ہوش ثابت کرنے کے لئے بل چل رہا تھا۔ جس طرح اکثر شرابی ایسے موقعوں پر کیا کرتے ہیں کہا "جیفریز تمہارا اس کمرہ میں کیا کام تھا؟ ادھر آؤ۔ میں علیحدگی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں"

"ابا جان۔ ایک بات میری بھی سنتے جائیے" روزامنڈ نے ایسی آواز میں جو گہرے جذبات سے پر تھی کہا۔ "اس شخص نے آپ پر ایک نہایت خوفناک الزام عائد کیا ہے۔ وہ اتنا سنگین الزام ہے کہ اسے یاد کرکے میرا خون منجمد ہوا جاتا ہے ..."

"روزامنڈ کس لئے نادان بنتی ہو؟" مسٹر ٹارنر نے سخت اضطراب کی حالت میں کہا۔ "کچھ بھی نہیں ہوا۔ کم بخت شراب زیادہ پی گیا ہے۔ یوں آدمی برا نہیں۔ اور یقین ہے۔ صبح کو اپنے کئے پر ضرور نادم ہوگا..."

"نادم! بہت خوب۔ کیا نام الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" جیفریز نے شرابیوں کی معروف گستاخی سے کام لے کر کہا۔ "بھلا مجھے ندامت کس بات کی ہے؟..."

"آؤ۔ آؤ" مسٹر ٹارنر نے بیٹی کو ایک طرف ہٹا کر نوکر کو پچکارتے ہوئے کہا۔ "جان تم تو بڑے سمجھدار آدمی تھے۔ پھر جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہے ہو"

"خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ بس ہم صبح کو اس معاملہ کا ذکر کریں گے۔ اور ... کیا نام کہ مجھے امید ہے۔ ہمارے لئے مل جل کر اس کا فیصلہ کرنا غیر ممکن نہ ہوگا" مخمور نوکر نے جس کا ہاتھ مسٹر ٹارنر نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ کمرہ سے جاتے ہوئے کہا۔ "تم بلا ایک خوبصورت لڑکی ہو۔ اور اگر میری زبان سے کوئی ناواجب کلمہ نکل گیا ہو تو میں ..."

مسٹر ٹارنر گستاخ نوکر کی اس لغو اور بیباکانہ گفتگو سے سخت ناراض تھا۔ مگر اپنے غصہ پر جبر کرکے اس نے اسے گھسیٹ کر کمرہ سے باہر نکالا جس کے بعد روزامنڈ نے اندر سے خوابگاہ کا دروازہ بند کرلیا۔

اس کے بعد وہ ایک کرسی پر بیٹھ کر از خود کہنے لگی "الٰہی کیسی خوفناک باتیں آج میرے دیکھنے سننے میں آئی ہیں۔ مصیبت ... جرم ... غم والم ... خوف اور ذلت یہ سب باتیں ایک تباہ کن فوج کی طرح بربادی پھیلاتی ہوئی اس مکان میں داخل ہو چکی ہیں۔ مگر یہ بات کہ میرا والد ... ایک قاتل ہے! اف! اے رحیم خدا یہ ناقابل یقین ہے! اسرار ناقابل یقین

ہے! ... باوجود اس کے جب میں سوچتی ہوں۔ اس بدمعاش لڑکے نے یہ خوفناک الزام کتنے سکون ... کس قدر اطمینان کے ساتھ اس کے خلاف عائد کیا تو ... آہ! میرے خدا! میرے خدا!"

اتنا کہہ کر وہ اس طرح رونے لگی۔ گویا اس کا دل ٹوٹا جا رہا ہو۔

وہ اسی دردناک۔ اذیت دہ حالت میں بیٹھی تھی۔ کہ کمرے کے دروازہ پر ہلکی دستک کی آواز سنائی دی۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب میں اس کے باپ کی آواز آئی "میں ہوں"

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ مگر جس وقت مارٹن نے اندر قدم رکھا تو یہ خوف زدہ ہو کر پیچھے کو ہٹ گئی۔ کیونکہ اس کا چہرہ لاش کی طرح زرد تھا۔ اور اس پر خوف اور تکلیف دہ جذبات کا اثر نمایاں طور پر نمودار تھا۔

باپ کے سامنے التجا کے طور پر دونوں ہاتھ جوڑ کر وہ کہنے لگی "ابا جان جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے۔ میں بدترین اطلاع سننے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر از برائے خدا مجھے التوا کی حالت میں نہ رکھیے۔ یہ میں جانتی ہوں۔ اس گھر میں کئی خوفناک واقعات ظہور میں آئے ہیں۔ اور ان کی نسبت صحیح واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے میرا دماغ چکر میں آ رہا ہے ... میں دیوانی ہوئی جاتی ہوں!"

مسٹر مارٹن نے بیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "عزیزہ ہاں بے شک اب وقت آ گیا ہے۔ جب تمہیں سارے حالات سے خبردار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بدمعاش جیفریز نے تمہیں اس قدر باتیں بتا دی ہیں۔ کہ میرے لئے اب حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرنا بے سود ہے"۔

"الٰہی کیا یہ ممکن ہے۔ کہ میرے باپ کا ہاتھ خون آلود ہوا ... کیا یہ صحیح ہے کہ یہ خون بیٹی کی بے حرمتی کے ... کی وجہ سے بہایا گیا!" روزامنڈ نے رکتے رکتے غیر معمولی جوش کے لہجہ میں کہا۔ اس وقت اس کی آنکھیں والد کے خوفناک چہرہ پر وحشت آمیز طور پر لگی ہوئی تھیں۔

"نہیں روزامنڈ نہیں!" مسٹر مارٹن نے زوردار لہجہ میں کہا "بیٹھ جاؤ اور اپنی طبیعت کو سکون دو۔ میں تمہیں سارے حالات سے خبردار کرتا ہوں۔ جن کا اظہار اب ضروری ہو گیا ہے"۔

باپ نے یہ کہتے ہوئے بدنصیب لڑکی کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور خود اس کے قریب

بھی ایک کرسی کے پاس جا کر دونوں بازوؤں کو اس کی پشت کا سہارا دیکر کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا۔ "کل رات جب تم خوابگاہ میں چلی گئیں۔ تو مسٹر کورٹنی یہاں آیا تھا۔۔ ہاں اسی نے اس مکان میں گھسنے کی جرأت کی۔ جس میں اس کی بدولت سخت مصیبت نازل ہوئی۔ مگر اس کی آمد کا منشا یہ تھا۔ کہ اس سے جو خرابی ظہور میں آئی ہے۔ اس کی ہر ممکن طریق پر تلافی کرے۔ میں اسے نشست گاہ میں چھوڑ کر اس لئے تمہارے کمرہ میں گیا۔ کہ تمہیں اس کی آمد اور ان تجاویز سے آگاہ کروں۔ جو اس نے اس بارہ میں پیش کی تھیں۔ مگر میں نے دیکھا۔ تم اس قدر جوش کی حالت میں تھیں۔ کہ اس معاملہ کی طرف توجہ نہ دے سکتی تھیں۔ تمہیں یاد ہے۔ میں اس وقت تمہیں تسکین دینے کی غرض سے رک گیا تھا۔ پھر جب تمہاری طبیعت سکون پذیر ہونے لگی تو میں دوبارہ نشستگاہ کی طرف گیا۔ مگر الٰہی! وہ کتنا خوفناک نظارہ تھا۔ جو وہاں میرے دیکھنے میں آیا۔"

اس غلط اور دھوکا دینے والی تمہید کے بعد مسٹر مارنز نے رات کے خوفناک واقعات بعینہٖ اسی طرح بیان کرنے شروع کئے۔ جیسے وہ ظہور میں آئے تھے۔ چنانچہ اس نے میز پر رکھے ہوئے روپیہ کی چوری کا بھی ذکر کیا۔ اور یہ بتایا کہ جان جیفریز نے لاش کے دفن کرنے کے معاملہ میں مجھے کہاں تک مدد دی۔ خاتمہ پر وہ کہنے لگا۔ "میری عزیز روزامنڈ تم اچھی طرح دیکھ سکتی ہو۔ واقعات کے اجتماع نے کس طرح ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ اگر یہ خوفناک سانحہ لوگوں کی نظروں میں آگیا۔ تو سب کے شبہات میرے ہی خلاف ہونگے۔ ان حالات کو سمجھ کر تم سمجھ سکتی ہو۔ کہ بدمعاش جیفریز نے کس لئے تمہارے روبرو اس واقعہ کی نسبت گستاخانہ لہجہ اختیار کیا۔ یہ سوچ کر کہ میں بالکل اس کے اختیار میں ہوں۔ اس نے یقین کر لیا۔ کہ میں اپنی بیٹی کو اس کی لغو کلامی سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کروں گا۔ روزامنڈ ان سب باتوں کے علاوہ خود مسٹر سلنگسبی کا بھی مجھ پر اسی معاملے میں بہت دباؤ ہے۔ اسے معلوم تھا۔ کہ میں وقت شب گذشتہ کو یہاں آیا اسے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ وہ یہاں سے واپس نہیں گیا۔ جس طرح حالات کے زیر اثر مجھے سارے واقعات تمہارے روبرو بیان کرنے پڑے ہیں۔ اسی طرح اس کے سامنے بیان کرنے پڑے تھے۔ اور سچ پوچھو تو اس کے ساتھ میری شادی کی اصلی وجہ بھی یہی ہے۔ تم اسے مجبوری کی شادی سمجھو۔ مگر حالات کا تقاضا ہے۔ کہ یہ رسم آج شام تک ادا ہو جانی چاہیئے۔ عزیزہ اگر تمہیں تمہارے اپنے باپ سے محبت بھی باقی ہے۔ اگر اس سے محبت ہے۔ تو از برائے خدا مجھ پر رحم کرو۔۔۔ رحم! وہ ملامت کا سزاوار ہے۔ اور اس کے علاوہ مجھ [illegible] کی طرف

سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ ہو جس سے اس کا غم یا ذہنی اذیت اور بڑھے"

مسٹر ٹارنر نے ایسی چالاکی کے ساتھ واقعات کو توجیہات میں ملا کر اس داستان کو اپنی بیٹی کے سامنے بیان کیا۔ اور مختلف واقعات کو ایسی ہوشیاری سے الجھایا۔ کہ سننے والے کو معلوم ہوتا تھا۔ وہ درحقیقت۔۔ محض حالات کا شکار ہے۔ قدرتی طور پر فیاض طبع روزامنڈ کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ اور اس کے قلب میں اپنے باپ کے متعلق گہری ہمدردی اور رحم کا احساس پیدا ہو گیا۔

"پیارے ابا" اس نے ساری داستان کو سن کر کہا۔ "میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں" میں آپ سے عفو کی ملتجی ہوں کہ میں نے آپ کی نسبت غیر منصفانہ اور خوفناک شبہات کو دل میں جگہ دی۔ مگر اس شخص جیفریز کا طرز عمل۔۔ اس کا لگایا ہوا خوفناک الزام اور پھر جس وقت آپ نے اسے کمرہ میں موجود دیکھا۔ تو آپ کی طرف سے غیر معمولی نرمی کا اظہار! ان سب باتوں نے مل کر میرے ذہن پر جو گذشتہ چند روز کے عرصہ میں کئی طرح کے صدمے اٹھا چکا ہے۔ غیر معمولی اثر کیا۔۔ ہائے افسوس ہمارا کن غموں سے واسطہ پڑ گیا۔ اور کن خطرات نے ہمیں گھیر لیا۔ پیارے والد میں آپ سے التجا کرتی ہوں۔ یہ سرزمین اب ہمارے رہنے کے لائق نہیں۔۔ آؤ انگلستان کو خیر باد کہ کر کسی اور ملک کو اپنا وطن بنائیں۔۔"

"نہیں روزامنڈ یہ غیر ممکن ہے" مسٹر ٹارنر نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا۔ "میں نے ذاتی حفاظت کے اس ذریعہ پر غور کیا تھا۔ مگر اس خیال کو سوچنے کے بعد فوراً ہی ترک کر دینا پڑا۔ کیونکہ غیر ملک میں جا کر گداگری یا فاقہ کشی کرنے کی نسبت اپنے وطن میں خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا۔ اور خشک روٹی کھانا لاکھ درجہ بہتر ہے"

"پیارے ابا ہم دونوں محنت شاقہ کر کے روزی کمائیں گے۔ اور اس طرح دوبارہ اچھے حالات میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔۔ مگر نہیں جب تک آپ کی بیٹی کی صحت اور طاقت برقرار ہے۔ وہ آپ کو مشقت کا موقعہ نہ دے گی۔ میں خود ہر قسم کی تکالیف برداشت کروں گی۔۔۔ میں محنت کر کے روزی کماؤں گی۔ مگر آپ پر مصیبت نہ آنے دوں گی"

نیک دل لڑکی نے بڑے جوش کے لہجہ میں کہا۔ "مناسب یہی ہے ہم اس ملک کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ میرا [illegible] بہتر ہوگا۔ مجھے چند باتوں میں مہارت حاصل ہے۔۔۔ میں تصویر کشی موسیقی اور کشیدہ کاری جانتی ہوں۔ اس لئے آپکو فکر

میں اندیشہ نہ ہو کہ مجھے روزی کمانے میں کسی طرح کی دقت کا سامنا ہوگا۔"
"نہیں نہیں روزامنڈ یہ ناممکن ہے" مسٹر ٹارنر نے کہا۔ اور اب اس کے رخساروں پر آنسو بہ رہے تھے۔ کیونکہ اس مصیبت بدبختی اور خطرہ کی حالت میں جتنا زیادہ وہ اپنی بیٹی کی نیک خصلتوں سے واقف ہو کر باطن میں اس کی خوبیوں کا مداح ہوتا تھا۔ اسی قدر اسکے اندر اس بارہ میں رنج والم کا احساس ہونے لگتا تھا۔ کہ میں نے ایسی نیک لڑکی کے متعلق شرمناک غداری کا سلوک کیا!۔
"ناممکن کس لئے۔۔۔؟" روزامنڈ نے پوچھا۔ "ابا جان ان خطرات پر غور کیجئے۔ جن میں آپ اس وقت گھرے ہوئے ہیں۔ ایک طرف آپ کا خادم جیفری موجود ہے جسے نہ آپ برخاست کرسکتے ہیں۔ نہ اسے ناراضگی کا موقعہ دے سکتے ہیں۔ اور وہ کمبخت آپکی بیٹی سے گستاخی کے کلمات کہہ رہا ہے۔ دوسری طرف مسز ملنگبی ہے جس کے ساتھ آپ شادی کرنے پر مجبور ہیں۔ اور وہ شادی اس مکان میں ایک ایسی عورت کو داخل کرنے کا موجب ہوگی۔ جس کے لئے ہم دونوں میں سے کسی کے دل میں بھی جذبۂ محبت یا احترام پیدا نہیں ہو سکتا۔"
"بس روزامنڈ بس" مسٹر ٹارنر نے گھبرا کر کہا۔ "یہ سارے آلام۔۔ یہ سب قربانیاں اور خطرات میرے مقدر میں لکھے ہیں۔ تقدیر مجھے اس راہ پر چلنے میں اکسا رہی ہے۔ جدھر میرے قدم اٹھ چکے ہیں۔ مجھ پر لازم ہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ اپنے افسوسناک دور زندگی کو اسی راہ پر چلکر ختم کروں۔ میں کسی غیر ملک میں جا کر نہ فاقہ کشی کر سکتا ہوں۔ نہ اپنی بیٹی کی مشقت سے پیٹ پالنا ہی مجھے منظور ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یقین ہے۔ یہاں رہ کر میں اپنی کوشش سے مستقبل قریب میں معقول دولت فراہم کرسکوں گا۔ پس بہتر ہے۔ میں بیکل ہوں۔ اب تم سے جو بات میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ فقط یہ ہے۔ کیا حالات پیش آمدہ میں تم اپنی سوتیلی ماں کے اس گھر میں رہنے پر رضامند ہو۔ یا اس مصیبت میں اپنے باپ کا ساتھ دینے سے انکار کرتی ہو؟"
بدنصیب لڑکی نے جسے باپ سے حقیقی محبت تھی۔ دونوں بازو اسکی گردن میں ڈالدئے اور پیار سے بغلگیر ہو کر کہنے لگی۔ "ابا جان یقین رکھئے۔ آپکی خاطر میں ہر ایک مصیبت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ میں مصیبت کے وقت میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑونگی۔"
یہ خوفناک مکالمہ ختم ہوا۔ تو باپ اپنے کمرے کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے سینہ میں سخت اذیت دہ جذبات اٹھ رہے تھے۔ بیٹی اپنی چارپائی پر لیٹ گئی۔ جہاں ذہنی اور بدنی تکان کی

وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد سو گئی۔ مگر جو خوفناک باتیں اس نے شب مذکور کو حالت بیداری میں دیکھی یا سنی تھیں۔ وہی خواب میں اس کے سامنے پیش آتی رہیں۔

باب ۸۲ جعلی چک

آہ! یہ دنیا جس میں ہم آباد ہیں۔ کتنے عجائبات کا مرجع اور حیرت خیز واقعات کا مرکز ہے اور اس کے اندر نوع انسانی کس تیزی کے ساتھ راہ ترقی پر چل رہی ہے۔

زمانہ حال کے علوم کے مقابلہ میں دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے ہمارے اسلاف کی دریافتیں محض جہالت اور لاعلمی کا دوسرا نام تھیں۔ مانا کہ زمانہ گذشتہ میں بھی اس دنیا کے اندر صاحب ذہانت لوگ۔ اور بیدار مغز فاضل پیدا ہوئے۔ مگر وہ ترقی کی راہ میں اس لئے کوئی خاص منزل طے نہ کر سکے۔ کہ ایک تو اس زمانہ میں اتنی دریافتیں موجود نہ تھیں۔ جو آجکل ہیں۔ دوسرے عصر قدیم میں وہ سپرٹ کام نہ کرتی تھی۔ جو زمانہ حال سے مخصوص ہے۔

ہاں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کیا ان ترقیوں کے ہوتے ہوئے ہم اپنے اسلاف کی نسبت زیادہ خوش ہیں؟ ایک معمولی مثال دیکھئے۔ کیا زمانہ حال کا مزدور ان قدیم باشندگان برطانیہ سے "زیادہ خوش حال۔ زیادہ باآسائش اور حالات کے لحاظ سے زیادہ قابل رشک ہے جو زمین کے اندر غاروں یا درختوں کی کھوہ میں رہتے اور سردی سے بچنے کے لئے اپنے بدن کو رنگا کرتے تھے؟

افسوس! ہر قسم کی ظاہری خوشحالی عظمت۔ شوکت اور تہذیب کے باوجود کثیر التعداد اخلاقی مکاتب۔ مجلسی نظام اور ذہنی ترقی کے ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ من حیث القوم لوگوں میں افلاس کا خوفناک مرض ترقی پکڑ رہا ہے"۔

لاکھوں بندگان خدا اتنے خوش اتنے فارغ البال اور اتنے باآسائش نہیں ہیں۔ جس قدر ہونے چاہئیں ہم دیکھتے ہیں۔ ایک صاحب حیثیت مغرور لق کھیت کے سارے اناج پر قابض ہو جاتا ہے۔ باقی خلق خدا کو ٹھنٹھلوں پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

اس وقت بھی جب کہ بیشمار لوگوں کو گرانی اور کمیابی کی شکایت ہے بیشتر صاحب حیثیت طبقہ اپنا وقت عیش و عشرت میں بسر کرتا اور بےفکری کے دن گذارتا ہے۔ ان کے

ہاں رقص و سرود کی محفلیں گرم ہیں۔ اور عیش پرستی حد انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ غرض طبع انسانی کی ادنیٰ داعلیٰ خواہشات کے حصول کی خاطر کوئی خرچ یا کوئی فضول خرچی اٹھا نہیں رکھی جاتی۔

اف کس قدر افسوسناک خود غرضی... کتنی جگر سوز خود پسندی ہے!

کیا امیر طبقے کے لوگوں کو ان بے شمار غریبوں کا کچھ بھی پاس ہے۔ جو دن بھر مشقت کرتے ہوئے گذر اوقات نہیں کر سکتے؟

ناظرین آپ رحم انسانی کی صفت ایک ادنیٰ درجہ کی جھونپڑی میں موجود دیکھیں گے۔ سارے عالم کے محلات میں نہیں... نوع انسان کا درد ایک غریب کی دوزخ نما کوٹھڑی کے اندر تو موجود ہوگا۔ مگر امرا کی شاندار نشستگاہوں میں ہرگز نہیں۔

پھر کیا اس کا نام انصاف ہے۔ کہ ایک بھائی کی مصیبت کا دوسرے کو ذرا بھی پاس نہ ہو؟۔ کیا اس کا نام مروت ہے۔ کہ ایک فریق ناچ رنگ کے جلسوں میں محو ہو۔ اور دوسرا روزی کی فکر میں!

کہتے ہیں جس وقت روما الکبریٰ میں آگ لگی۔ تو نیرو اپنے قصر شاہی کی چھت پر مزے سے سارنگی بجا رہا تھا۔ کیا امرا اور غربا کی حالت پر آج یہی حکایت صادق نہیں آتی؟

مضمون سخت رنجدہ ہے۔ اور اس کی نسبت کچھ لکھنا سخت ذہنی تکلیف کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ ناظرین کہیں گے۔ پھر اس کا ذکر ہی کیوں کیا جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہم خود چند سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا ہر فرد انسانی کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ بنی نوع کی بہتری کا تقاضا کرے؟ کیا یہ فرض انسانی نہیں کہ کسی فریق کو غلط راہ پر چلتے دیکھ کر اسے متنبہ کیا جائے؟ کیا کسی قسم کی اصلاح کا اس وقت تک امکان ہے۔ جب تک ان خرابیوں کا اظہار نہ ہو۔ جن کو رفع کرنا ضروری ہے!

ایک اور اعتراض یہ سننے میں آتا ہے۔ کہ عورتوں کو قومی مسائل میں دخل دینے کا حق حاصل نہیں۔ واہ! کتنا فضول اعتراض ہے! یہ کہنا تو سراسر غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ نہ صرف اپنی خاطر بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی جنہوں نے کل کو باپ بننا ہے۔ عورتوں کے اندر قومی معاملات سے دلچسپی پیدا کرنا ضروری ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ کہ عورت کا ذہن اتنا کمزور ہوتا ہے کہ قومی اہمیت کے مسائل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ عورت کا دماغ حقیقت میں مرد کے دماغ کے برابر روشن ہے۔ مگر اسے بالیدگی کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ الٹا اسے کند کرنے

کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ جب عورتوں کے لئے محض بچوں کی پرورش یا امور خانہ داری کی نگہبانی کا فرض کافی سمجھتے یا انہیں نشستگاہ کا سنگار خیال کرتے تھے۔ مانا کہ ہم عورتوں کے سپاہی یا ملاح بننے کے حق میں نہیں۔ اور یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ وہ مردانہ مشقت کے کاموں میں حصہ لیں۔ مگر وہ سوچنے اور غور کرنے کا کام تو اچھی طرح کر سکتی ہیں عورتوں کی ذہانت سے فائدہ اٹھانے کا اب تک دنیا کو خیال ہی نہیں آیا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اس طرف توجہ دینے سے ترقی عالم میں غیر معمولی امداد حاصل ہو سکے گی۔ عورت کا دماغ مرد کی نسبت زیادہ پرسکون زیادہ دوررس زیادہ بیدار ہوتا ہے۔ اہم اور فوری مشکلات کو سلجھانے کا مادہ اس کے اندر قوت القا کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کا فیصلہ صحیح۔ مذاق شستہ اور تجربہ سے کام لینے کا مادہ مرد سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پس کیا یہ فضول اور خلاف انصاف بات نہیں۔ کہ عورت کو اس سوسائٹی کی ترقی میں اثر انداز ہونے سے باز رکھا جائے۔ جس کے لئے وہ پہلے ہی ایک زیور اور ذریعہ راحت سمجھی جاتی ہے؟

افسوس صرف اتنا ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی بعض افسوسناک مستثنیات موجود ہیں جیسے ایک ارتھا سلانگبی ہی کی ذات تھی۔ ہم اس حقیقت کو چھپانا نہیں چاہتے کہ اس عورت کے اصول نہایت خراب جذبات نفسانی۔ غیر معمولی طور پر تیز۔ اور اس کی قابلیت محض شرارت آمیز باتوں اور خوفناک سازشوں کے اختراع تک محدود تھی۔

مگر آؤ ہم اس ریاکار فاحشہ کی طرف چلیں۔ اور دیکھیں اس نے اس خوفناک تجویز کو کیونکر عملی صورت دی جس کا اسے اب بے حد خیال لگا ہوا تھا۔

صبحدم ناشتہ کر کے وہ میز کے قریب بیٹھ گئی۔ اور دراز سے ان خطوں کا پلندہ نکالا جو مختلف اوقات میں اسے سر ہنری کورٹنی کی طرف سے موصول ہوتے رہے تھے۔ وہ ان پر مقتول ہیرونٹ کے دستخط کا غور سے مشاہدہ کرنے لگی۔ کم و بیش نصف گھنٹہ وہ ہیرونٹ کے دستخط کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی رہی۔ اور اگرچہ جیسا اس نے مسٹر شارپ سے کہا تھا۔ وہ اس کام میں پہلے ہی کافی مشاق تھی۔ تاہم اس نے نقل کو مطابق اصل بنانے کے لئے نصف گھنٹہ اور مشق کرنا ضروری سمجھا۔

آخر کار اس نے اس خوفناک کام کو ایسے طریق پر سرانجام دیا۔ جو ہر لحاظ سے اطمینان بخش تھا۔ چنانچہ اب اس کے سامنے میز پر دو ہزار پونڈ کا۔ سر ہنری کورٹنی کا دستخطی

چک پڑا تہا۔ اور کوئی شخص اسے سرسری نظر سے دیکھکر ہرگز نہ کہہ سکتا تہا۔ کہ وہ خود بیرونٹ کے ہاتہہ کا لکہا ہوا نہیں ہے۔

ہم نے بیان کیا کہ یہ عورت سازشی کاموں کی تکمیل اور خطرناک مقاصد کے حصول میں بہت دلیر اور حوصلہ ور تہی۔ مگر جو خوفناک فعل اس وقت اس نے کیا۔ وہ ایسا تہا۔ کہ باوجود بڑے ضبط کے وہ سر سے پاؤں تک کانپ گئی۔ یہ اس لئے کہ اب تک اس نے جو باتیں کیں۔ وہ ایسی تہیں۔ کہ اگر ان کا راز فاش ہو جاتا۔ تو زیادہ سے زیادہ بدنامی اور ذلت کا اندیشہ تہا۔ ممکن تہا۔ اس کے چلن پر حرف آتا۔ مگر اس کی زندگی یا آزادی کے متعلق کسی طرح کا خطرہ نہ تہا۔ لیکن اس وقت اس نے جو کام کیا۔ وہ اتنا خطرناک اور دلیرانہ تہا۔ کہ اس کی بدولت اس کا قدم اس شاہراہ پر اٹھنے لگا۔ جو اپنے راہ نوردوں کو پہانسی کی منزل تک لے جاتی ہے!

اس جعلی چک کو جو میز پر سامنے تیار پڑا تہا۔ دیکہہ کر وہ زور سے کانپی اور جہجک کر پیچہے ہٹ گئی۔ ایک بار اس کے جی میں آئی۔ کہ اسے اٹہاکر چاک کر دوں۔ اور اس کے ہزاروں ٹکڑے ہوا میں اڑا دوں۔ تاکہ اس طرح خطرہ کا وہ تاریک بادل جو سامنے نمودار ہو گیا تہا دور ہو جائے مگر نہیں۔ یہ خیال آتے ہی جلدی دور ہو گیا۔ جس تیزی کے ساتہہ پیدا ہوا تہا۔ وہ نہایت نڈر عورت تہی۔ اور اس وقت یہ بے خوفی اس کی بڑی حد تک مددگار ثابت ہوئی۔ اس نے سوچا۔ خطرہ اتنا عظیم نہیں۔ جس قدر وہ بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے۔ پس اس نے ہر قسم کے اندیشوں کو نظرانداز کر کے چک کو بنک میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

غیر معمولی نفاست کا لباس پہنکر چک کو ساتہہ لئے وہ ایک کرایہ کی گاڑی میں لومبرڈ سٹریٹ کی طرف چلی۔ اور اس عمارت کے سامنے گاڑی سے اتری۔ جس میں وہ بنک واقع تہا۔ جہاں یہ چک بھنوانا تہا۔

اپنے دل سے یہ کہکر کہ اس وقت پورے حوصلہ سے کام لینے کا موقعہ ہے۔ وہ بڑی جرات کے ساتہہ اس شاندار عمارت کے اندر داخل ہوئی۔ اور سیدہی اس طرف کو چلی جہاں چک پیش کرنا تہا۔

ایک کلرک نے فوراً چک اس کے ہاتہہ سے لے لیا۔ مگر جس وقت وہ خوفناک پرزہ کاغذ اس کے ہاتہہ سے نکلا۔ تو مسز سلنگبی کو اپنا دل سینہ کے اندر بیٹہتا محسوس ہوا۔ وہ سوچتی تہی کہ کوئی ذریعہ اب اس چک کو واپس لینے کا ہو۔ تو میں اسے واپس لے کر اسی وقت

چالک کردو۔

اب اس کا سکون صرف اس انتہائی مجبوری کی وجہ سے تھا۔ جو خطرہ پیش آمدہ سے محفوظ رہنے کا ذریعہ تھی۔ مگر عورت اتنی ریاکار تھی۔ کہ اس نے اپنے قلبی اضطراب کو چہرہ پر مطلق ظاہر نہ ہونے دیا۔ کیا مجال کہ منہ کی رنگت میں ذرا بھی فرق آیا ہو

کلارک چیک کو ہاتھ میں لے کر قریب کی میز کی طرف گیا۔ اور اسے حقیقتاً یا مسز سلنگبی کے خیال میں زیادہ غور سے دیکھنے کے بعد اس نے کہا "میڈم اس پر پرسوں کی تاریخ درج ہے۔ کیا اس کے بعد آپ کی سر ہنری کورٹنی سے ملاقات ہوئی ؟"

مسز سلنگبی نے جواب دیا "نہیں"۔ اور اسے خود اس بات پر حیرت ہوئی کہ میری طرف سے اتنے غیر معمولی سکون کا اظہار کیونکر ہوا۔ پھر وہ اپنی طرف ۔۔۔ سے کہنے لگی "میرا خیال ہے وہ کہیں شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں"

کلارک نے کہا "میڈم میں اس سوال کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ بات یہ ہوئی۔ کل شام بنک بند کرنے سے ذرا پیشتر سر ہنری کا نوکر آیا تھا۔ اور ہم سے پوچھتا تھا۔ کہ وہ بنک میں تو نہیں آئے" پھر اس نے ذرا رک کر کہا "ہاں اس چک کا روپیہ آپ کس صورت میں لینا پسند کریں گے ؟"

اس فقرہ کو سنکر گنہگار عورت کو غیر معمولی اطمینان کا احساس ہوا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا کسی نے اس کو ایک عمیق سمندر کی تہ سے جہاں وہ غرق ہو رہی تھی۔ اور جہاں اس کا دم گھٹ رہا تھا یکایک باہر نکال لیا ہے۔ اس کے اندر جذبات کا اتنا عظیم مراجعانہ اثر پیدا ہوا۔ کہ گو اب تک اس نے اس مشکل امتحان کے چند منٹ سیدھے کھڑے کھڑے گذارے تھے۔ مگر اب انتہائے اضطرار کے زیر اثر اسے بنک کی کھڑکی کا سہارا لینا پڑا۔ اگرچہ کلارک نے اس اضطرار یا بے چینی کو بالکل نہیں دیکھا۔

اس نے چک کا روپیہ جس صورت میں وصول کرنا تھا۔ بتایا۔ اور اس کے بعد یہ رقم ادا کر دی گئی۔ اور وہ شکر کا کلمہ پڑھتی بنک سے رخصت ہوئی

ہرچند کہ وہ شروع سے ہی اپنی اس ناپاک تجویز کی کامیابی کی نسبت دل میں یقین رکھتی تھی۔ تاہم اب عملی طور پر کامیاب ہونے سے اسے اتنی حیرت اور مسرت ہوئی۔ کہ اسے اپنی کامیابی کا یقین نہ ہوتا تھا۔ بنک سے نکل کر جس وقت وہ گاڑی میں سوار ہوئی۔ تو اس کا دماغ

چکی میں تہا۔ اور دل زور کے ساتھ دھڑک رہا تہا۔ پہر جب گاڑی بنک کے دروازہ سے چلی۔ تو اس کے ہچکولوں نے مسز سلنگبی کے جوش اضطرار کو اور زیادہ بڑہا دیا۔
شکر شکر کے وہ اپنے مکان واقع اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں پہنچی۔ وہاں مسٹر ٹارنر پہلے سے اس کا منتظر تہا۔ وقت بہی بارہ کے قریب ہوگیا تہا۔ اور اسی ساعت کو اس گنہگار جوڑے نے وکیل کے ہاں جانے کے لئے مقرر کیا تہا۔
وہ نشستگاہ میں داخل ہوئی۔ تو مسٹر ٹارنر اپنی جگہ سے اٹھکر اس کی طرف بڑہا۔ اور دیر تک اس کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔
مسٹر ٹارنر حقیقت میں مسز سلنگبی کی اس مجرمانہ کوشش کا انجام معلوم کرنے کے لئے بہت بے چین تہا۔ کیونکہ اس کی بربادی یا نجات کا دارومدار اب اسی خوفناک کام کی تکمیل پر ہی تہا۔ اس مطلب کے لئے اس نے بہت سی مشکلات کو زیر کیا۔ اور بیشمار قربانیاں کیں۔ اس روپیہ ہی کی خاطر اس نے اپنے ضمیر کی اس آواز کو دبا کر ایک عصمت رکیتہ فاحشہ عورت سے شادی پر آمادگی ظاہر کی۔ اور اپنی بیٹی کو اس بات کا یقین دلایا کہ میں اس سے شادی کرنے پر مجبور ہوں۔ اب ان ساری دشواریوں پر غالب آنے کے بعد عین اس وقت جب کہ ساحل کامرانی سامنے نظر آتا تہا۔ وہ بہت ڈرتا تہا۔ کہیں موج حوادث کشتی امید کو چور چور نہ کردے۔ صبح کو مکان سے چلتے وقت اس نے جان جیفریز کیساتہ بہی کچہ اس قسم کا تصفیہ کر لیا تہا۔ کہ وہ بلا تاخیر اس کی ملازمت سے سبکدوش ہوجائے۔ چنانچہ جس وقت یہ خود مسز سلنگبی کے مکان کیطرف روانہ ہوا۔ تو اس سے تہوڑی دیر پیشتر جان جیفریز اس کے مکان سے رخصت ہوچکا تہا۔ اور یہ مسٹر ٹارنر کے نزدیک بجائے خود ایک اطمینان بخش امر تہا۔ غرض جہاں تک اس کی تبدیل قسمت کے ابتدائی امور کا تعلق تہا۔ اب تک ساری باتیں اطمینان بخش طریق پر ہوتی رہی تھیں۔ اور اب وہ یہ جاننے کا منتظر تہا۔ کہ سب سے ضروری بات میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔
مسز سلنگبی کی طرف بڑھ کر اس نے پرشوق لہجہ میں پوچھا۔ کہو! کیوں میڈم کیا خبر لائی ہو؟!
وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور بولی "میں کامیاب تو ہوگئی۔ مگر ایمان کی بات ہے خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے۔ میں دوبارہ ایسی سخت ذہنی اذیت اور روحانی عذاب کے لئے تیار نہیں ہوسکتی۔ الٹا کا وہ عرصہ جو تشویش و مسرت ... فکر گرفت اور حصول کامیابی

کے درمیان حائل تھا، بہت ہی خوفناک ثابت ہوا۔"

مسٹر ٹارنر کے دل میں اب اول مرتبہ اس اوباش بیوہ سے جسے وہ عنقریب اپنی منکوحہ بنانا چاہتا تھا، محبت کا احساس پیدا ہوا۔ عاشقانہ لہجہ میں کہنے لگا۔" میری جان صبح کی مصروفیت نے تمہارے چہرے پر سرخی تو بہت دلکش پیدا کردی ہے۔ میں شادی کا لائسنس بھی لے آیا ہوں اور ۔ ۔ ۔"

"مگر تم نے روز امنڈ کی نسبت کچھ انتظام کیا؟" مسز سلنگبی نے جلدی سے پوچھا۔

مسٹر ٹارنر بولا۔" اس کا اب فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ ٹارنر کاٹیج میں تمہارے ساتھ نہایت ادب آمیز سلوک کرے گی۔ ہاں پر اس کا برتاؤ تمہارے ساتھ ویسا ہی ہوگا جو کسی بیٹی کا ماں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ میں نے دلائل کے زور سے اس کے سارے اعتراضات کو رفع کر دیا۔ اور اب وہ ہر طرح میری بات ماننے پر رضامند ہے۔"

مسز سلنگبی کہنے لگی۔" اس سے معلوم ہوا کہ سبھی کام اطمینان بخش طریق پر ہو رہے ہیں۔ یقیناً خدا کی عنایات ہمارے شامل حال ہیں۔ مگر ہاں اب ہمیں سب سے پہلے مسٹر لوورڈ کے دفتر کی طرف چلنا چاہیئے۔"

چنانچہ دونوں اس طرف کو روانہ ہوئے۔ انہوں نے مختصر لفظوں میں وکیل کے سامنے اپنی آمد کا منشا بیان کیا۔ اور اس نے بھی اس تصفیہ پر کسی تعجب یا حیرت کا اظہار نہ کیا۔ کیونکہ لوورڈ ایک پختہ کاروباری آدمی تھا۔ اور اسے خواہ کسی طرح کی ہدایات دی جائیں۔ وہ کبھی ایسے جذبات کا اظہار نہ کرتا تھا۔ جن سے اس کے موکلوں کو رنج پہنچے۔ نہ وہ اپنے کاموں سے ان کی مرضی کے خلاف کوئی بات چلنے پر زور دیتا تھا۔ ساری ہدایات کو سنکر وہ لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ گویا معاملہ کسی اراضی کی خرید کا ہو۔ کہنے لگا۔" مطلب یہ ہے کہ میں دو ہزار پونڈ کی اس رقم کو اس وقت تک بطور امانت رکھوں۔ کہ مسٹر ٹارنر شادی کے بعد اسے وصول کرلے آئیں؟"

"ہاں" مسز سلنگبی نے کہا

"اور میرے دوست میں کل صبح ہی یہ روپیہ آپ سے لینے کے لئے حاضر ہوں گا" مسٹر ٹارنر نے مسکرا کر کہا

مسٹر لوورڈ نے نوٹوں اور پونڈوں کو لوہے کی پیٹی میں مقفل کر دیا۔ اور کہنے لگا بہت

اچھا یہ آپ کی امانت ہے جب چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ مسٹر ٹارنر میں اس شادی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔۔ مسز سلنگسبی آپ کے لئے بھی میری دعا ہے کہ یہ شادی آپ کی راحت کاملہ کا ذریعہ ہو۔"

اتنا کہکر وکیل نے دونوں کو سلام کیا۔ اور وہ اس کے دفتر سے رخصت ہو گئے۔

اب مسٹر ٹارنر مسز سلنگسبی کو اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں چھوڑنے چلا۔ اور وہاں سے جسقدر جلد ممکن تھا۔ گاڑی میں سوار ہو کر اپنے مکان کی طرف لوٹا۔ تا کہ شام کے کھانے سے قبل فارغ ہو کر رسم شادی کے لئے تیاری کر سکے۔

مگر جب وہ کاٹیج میں پہنچا۔ تو جس خادمہ نے دروازہ کھولا۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ اس کی بیٹی روزامنڈ ایک گھنٹہ پیشتر مکان سے رخصت ہو گئی ہے۔

"رخصت ہو گئی ہے؟" مسٹر ٹارنر نے حیرت زدہ ہو کر کہا "مگر وہ بہر حال واپس تو آجائے گی"

اس نے نیم یقینی۔ نیم استفہامیہ لہجہ میں کہا "کیا وہ اپنی واپسی کے متعلق کچھ نہیں کہہ گئی تھی۔ کہ میں کب تک آؤنگی؟"

خادمہ بولی "انہوں نے زبانی صرف اتنا کہا تھا کہ میں ان کی طرف سے آپ کو یہ رقعہ دے دوں۔"

مسٹر ٹارنر نے لفافہ خادمہ کے ہاتھ سے لیکر چاک کیا۔ اور اس کے اندر جو رقعہ بند تھا اسے بغور پڑھنے لگا۔ لکھا تھا:۔

اباجان سب سے پہلے میں اس فعل کے لئے معافی کی خواستگار ہوں۔ جو میرے پیش نظر ہے مگر کیا کروں۔ میرے لئے یہ سراسر غیر ممکن ہے کہ میں اس مکان میں اس عورت کے ساتھ رہوں۔ جو عنقریب میری سوتیلی ماں کا درجہ حاصل کرنے والی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا میں اپنا آبائی مکان چھوڑ کر کہیں نہ جاؤنگی۔ اور بلاشبہ وہ وعدہ سچے دل سے کیا گیا تھا۔ مگر اس کے بعد جو خیالات پیدا ہوئے۔ وہ میرے دماغ میں اسقدر دیوانگی کا اثر پیدا کرنے والے تھے کہ میں محسوس کرتی ہوں۔ میرے لئے اس وعدہ کا ایفا سراسر غیر ممکن ہے آپکو معلوم ہے گذشتہ چند گھنٹوں کے عرصہ میں میرے احساسات کو کتنا سخت صدمہ پہنچا۔ اور میرا دل کس درجہ مجروح ہو چکا ہے۔ میں نے اپنے غم کو دبانے اور رنج ذہنی کو فرو کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر شب گذشتہ کے واقعات یعنی اس بدمعاش جیفریز کا بیباکانہ سلوک اور سر ہنری کورٹنی کے متعلق خوفناک راز کا انکشاف۔ ان باتوں نے۔ پیارے والد میرے دل کو سخت ہی مضطرب کر دیا ہے اور میں کہہ سکتی ہوں۔ آپ کی اس ناچیز بیٹی کے دل سے دس ہزار گنا زیادہ مضبوط دل بھی مصیبتوں کے اس بار عظیم کو برداشت نہ کر سکتا۔ پس اس خیال سے

کہ اس گھر میں میری موجودگی آپ کے لئے موجب راحت نہیں بلکہ باعث تشویش ہوگی۔ میں یہاں سے رخصت ہوتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ کی دعائے خیر ہمیشہ میرے شامل حال رہے گی۔ پیارے ابا میرے لئے غم نہ کرنا۔ خدا کارساز ہے اور وہ میری حفاظت کا کوئی ذریعہ پیدا کرے گا میں وقتاً فوقتاً آپ کو خط لکھتی رہونگی۔ اور اگر کبھی خوشی کا زمانہ پھر آیا... مگر افسوس اس کی نسبت سردست میرے دل میں کوئی امید نہیں۔ ایک عرض میں آپ کے ذمہ چھوڑتی ہوں اور وہ یہ کہ میری عزیز از جان بہن اور بھائی کلیرنس کے سامنے میری رخصت کے متعلق کوئی عذر جو آپ کو معقول نظر آئے پیش کر دیجئے گا الوداع! پیارے والد الوداع! میں نہیں جانتی۔ اس خط میں کیا لکھ رہی ہوں۔ کیونکہ دماغ میں آگ سی لگی ہوئی ہے۔ دل پھٹا جاتا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے پُرنم ہیں...

جب تک مسٹر مارنر اس رقعہ کو پڑھتا رہا۔ خادمہ اس کے چہرہ کو غور کی نظر سے دیکھتی رہی رقعہ کے مضمون کو ختم کر کے مسٹر مارنر نے اپنی نگاہ پرزہ کاغذ سے ہٹائے بغیر ایک کپکپائی ہوئی آواز میں خادمہ سے پوچھا "کیا مس ریذامنڈ مضطرب نظر آتی تھی؟"

خادمہ کہنے لگی "جی ہاں۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے اور اُن کی حالت دیکھ کر مجھے سخت ہی رنج ہوا۔ میں نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے مایوسی کے ساتھ سر ہلا یا۔ اور اس طرح سسکیاں لیتی رہیں۔ گویا اُن کا دل ٹوٹا جا رہا ہو۔ میں نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا۔ وہ مکان سے جا رہی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی گٹھری تھی۔ اور جب انہوں نے یہ رقعہ آپ کو دینے کے لئے پیش کیا۔ تو اتنا روئیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی"۔

مسٹر مارنر نے اور کچھ نہ کہا۔ اور وہاں سے سیدھا اپنے کمرہ میں پہنچا۔ جہاں وہ شام کے ساڑھے پانچ بجے تک رہا۔ اس وقت وہ شادی کا لباس پہننے کو نشستگاہ سے اُترا تو نوکر نے دسترخوان بچھانے کے متعلق سوال کیا۔ مگر اس نے جواب دیا مجھے بھوک نہیں اور فوراً گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا۔ جیفریز کی بجائے اُسی صبح کو عارضی طور پر ایک کم سن لڑکے کو سائیس کی جگہ ملازم رکھ لیا گیا تھا۔ وہ گاڑی تیار کرنے چلا اور سات بجے سے تھوڑی دیر پہلے مسٹر مارنر اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں پہنچ گیا۔

ہرچند کہ وہ نہایت سنگدل اور بے رحم شخص تھا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ بیٹی کے فرار سے اُسے بھی سخت صدمہ ہوا اس لئے نہیں کہ وہ سمجھتا تھا۔ اس کی عدم موجودگی پریشان کن ثابت ہوگی۔ کیونکہ حقیقت میں اُسے اپنی بیٹی کے ساتھ اس درجہ محبت نہ تھی کہ وہ اس خیال کو دل میں جگہ دیتا۔ رنج اُسے اس وجہ سے ہوا کہ اس کے فرار کی بدولت اس پر واضح ہوگیا کہ میری آزادی

ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے جاتی رہی - اور مجھے ایک شدید ضرورت کے تقاضے سے اپنی قسمت کو ایک ایسی اوباش اور بگڑی ہوئی عورت سے وابستہ کرنا پڑا ہے۔ جس کی آمد کے خیال نے میری بیٹی کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

اس قسم کے خیالات کی وجہ سے مسٹر مارن اپنے چہرہ کو اتنا پُرسکون نہ بنا سکا جتنا شادی جیسے موقعہ کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی جہاں تک ممکن تھا۔ اُس نے ظاہرداری کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جب اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان میں مسز سلنگسبی نے اس کا تعارف ڈاکٹر وگیٹیل اور دو اور مہمانوں سے کرایا۔ جو پہلے سے موجود تھے اور جن میں سے ایک پادری تھا۔ تو اُس نے کسی غیر معمولی اضطراب کا اظہار نہ ہونے دیا۔

رسم شادی اُس پادری نے ہی ادا کی اور دلہن کی حوالگی کی رسم ڈاکٹر وگیٹیل کی طرف سے ہوئی۔ بعد میں ایک پُرشوکت دسترخوان بچھایا گیا۔ آخر رات کے دس بجے کے تھوڑی دیر بعد مسٹر اور مسز مارن کاٹیج کیطرف روانہ ہوئے۔

باب ۸۳　میوہ تلخ

دوسرے دن صبح کے پونے ۱۱ بجے مسٹر مارن مسٹر بارڈ وکیل کے دفتر میں داخل ہوا۔ باوجود ان بہت سے ناگوار واقعات کے جن کے حال میں ظہور پذیر ہونے سے اس کا دل مضطرب رہ چکا تھا۔ اس وقت اس کے چہرہ پر اطمینان کی مسکراہٹ نمودار تھی۔ کیونکہ اسے عنقریب ایک بیش قرار رقم وصول ہونے والی تھی۔ اس کی انگلیاں ان نوٹوں اور پونڈوں کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے بے قرار تھیں۔ جنہیں کل سہ پہر کو مسٹر بارڈ کی پیٹی میں بحفاظت رکھ دیا گیا تھا۔

راستہ میں وہ سوچتا رہا تھا کہ اس روپیہ کی مدد سے میں سارے قرضے ادا کر کے مالی تفکرات سے رہائی حاصل کروں گا۔ اور اس کے بعد میں نے جو عمارتی کام شروع کر رکھے ہیں ان کی تکمیل سے اتنی معقول آمدنی شروع ہو جائے گی کہ "فکر امروز" ختم جانے کے ساتھ ہی "غم فردا" بھی نہیں رہے گا۔ اس قسم کے دل خوش کن خیالات نے جو کاٹیج سے وکیل صاحب کے دفتر تک آتے ہوئے اس کے قلب میں پیدا ہوتے رہے تھے اسے مسرور اور مطمئن

کر دیا۔

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ انسان کسی جگہ سے روپیہ وصول کرنے جائے تو خواہ وہ جتنا ہی ہو۔ یہ روپیہ زیادہ عرصہ تک میری جیب میں نہ رہیگا۔ بلکہ اسے ایک ہاتھ لیکر دوسرے ہاتھ ادا کر دینا ہوگا۔ اسے غیر معمولی اثر راحت ضرور محسوس ہوتا ہے۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسٹر بارنز نے مدت دراز کی تشویش کے بعد ذرا اطمینان حاصل کیا۔ چنانچہ جس وقت وہ مسٹر ہاورڈ کے مکان کے صدر دروازہ کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگا اور اسے قریب ہی ایک غریب گداگر عورت بچہ کو شکستہ انداز سے گود میں لئے نظر آئی۔ تو اپنی خوشی میں مجبور ہو کر اس نے اس غریب کی طرف شاہانہ حقارت کی نظر سے دیکھا۔ ذرا سی خوشی انسان کو کتنا بد دماغ بنا دیتی ہے!

چہرہ پر مسکراہٹ اور دل میں سرور کا احساس لئے مسٹر بارنز دفتر کے اندر داخل ہوا مگر یہاں معاملات کی جو صورت اسے نظر آئی وہ بہت پریشان کن تھی۔

ہر طرف اضطراب پھیلا ہوا تھا۔ کلارک کھڑکی کے قریب جمع ہو کر افسردہ صورتیں بنائے کھسر پھسر باتیں کر رہے تھے۔ کئی شرفا سیاہ بکسوں کو جن پر ان کے نام منقش تھے۔ اور جن میں غالباً ان کی ہنڈیاں اور کفالت نامے بند تھے۔ کھولکر دیکھ رہے تھے۔ اور دو تین عورتیں ایک کونے میں کھڑی زار زار روتی اور رہ رہ کر یہ کہہ رہی تھیں "ہو کتنا بدمعاش نکلا!" "[illegible] کا" "ہم غریبوں پر بھی اسے رحم نہ آیا۔"

اس ہیبت ناک نظارہ کو دیکھ کر مسٹر بارنز خوفزدہ۔ حیران و ششدر اور خاموش پیچھے کو ہٹا۔ اسے اپنے دل میں سردی کا اثر محسوس ہوا۔ اس کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ کوئی چاہتا تو انگلی کے اشارہ سے اسے فرش زمین پر گرا سکتا تھا۔

بہت دیر بعد جب اس کی طاقت گویائی بحال ہوئی تو وہ ان شرفا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "صاحبان ... آخر یہ کیا معاملہ ہے؟"

جو آدمی بکسوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کلارکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا "ان سے ہی کچھ پوچھئے" اس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ جواب اتنا خوفناک ہے کہ وہ خود اسے ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس قسم کی اطلاع مہیا کرنا وکیل کے ملازموں ہی کا فرض سمجھتے

مسٹر ٹارنز نے اب ان کلرکوں کی طرف رجوع کیا۔ اور کہنے لگا "کیوں صاحبان۔ آپ ہی کچھ بتائیے۔ معاملہ کیا ہے؟ کیا مسٹر ہاورڈ پر یکایک کوئی آفت نازل ہوئی ہے؟"

"ہاں آفت ہی سمجھئے"۔ کلرکوں میں سے ایک نے چہرہ پر استہزا کی علامات پیدا کرکے کہا۔

"کیا اس کا انتقال ہوگیا؟" مسٹر ٹارنز نے جس کا جوش اب ناقابل برداشت ہو چلا تھا گھبرا کر پوچھا۔

"نہیں۔ جناب ... انتقال تو نہیں۔ البتہ ..."

"البتہ کیا؟" ٹارنز نے سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے پوچھا۔

"جناب وہ فرار ہوگیا ہے!" ملازم نے جواب دیا۔

"فرار ہوگیا!" مسٹر ٹارنز کے منہ سے نہایت دبے لفظوں میں نکلا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں ایسا چکر آیا کہ اگر دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو وہ ضرور ایک مخمور شرابی کی طرح زمین پر گر جاتا۔

ہاں۔ یہ امر واقعہ تھا کہ سکون سپید۔ کاروباری اور دیانت دار مسٹر ہاورڈ شب گذشتہ کو کسی طرف فرار ہوگیا۔ کسی کو معلوم نہ تھا۔ وہ کہاں گیا۔ اگرچہ سینکڑوں اس کے فرار سے تباہ ہوکر بد دعائیں دے رہے تھے۔ چند منٹ گذرنے پر کلرکوں میں سے ایک نے مسٹر ٹارنز سے جو کمرہ کی دیوار کے ساتھ بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اور اس کی آنکھیں متحرک۔ چہرہ لاش کی طرح سپید اور اعضا تشنجی طریق پر کانپ رہے تھے پوچھا "صاحب آپ کچھ بیمار ہیں؟"

"نہیں۔ نہیں۔ میں جلدی اچھا ہو جاؤں گا" بدنصیب شخص نے کراہتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ صدمہ ... اُف! یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے! ہائے میرے دو ہزار پونڈ ... تباہی! تباہی! ..."

کلرک کہنے لگا "جناب یہ واقعہ آپ کی طرح بہتوں کی تباہی کا باعث ہوگا۔ مگر یہ سوچکر دل کو تسلی دیجئے کہ صرف آپ ہی ایک آدمی نہیں ہیں۔ جسے نقصان پہنچا"

تسلی! کیا مسٹر ٹارنز کے لئے تسلی کا امکان باقی ہے جس کی ساری اُمیدیں خاک میں مل گئیں ... جس کی بربادی حد انتہا کو پہنچ گئی۔ اسی بربادی سے بچنے کے لئے اس نے سینکڑوں قربانیاں کیں اور ہر قسم کے جرم اور گناہ اپنے اوپر لئے ... اسی بربادی کے

محفوظ رہنے کی خاطر اس نے اپنی بیٹی کی عصمت سرہنری کاؤنٹی جیسے اوباش امیر کے حوالہ کی اور خود ایک فاحشہ جعل ساز عورت سے شادی کرنا منظور کیا۔ ہائے! ان قربانیوں کے باوجود وہ تباہی اور بربادی سے نہ بچا!

او بدنصیب۔ آخر تجھے ان تمام سازشوں۔ گناہوں اور ذلتوں کا ثمرہ کیا ملا؟ تو ذلیل گداگر ہو کر گلیوں میں بھیک مانگتا۔ تو افلاس و نکبت کی انتہائی تلخیوں سے بہرہ اندوز ہوتا۔ مگر اسے کاش اس خوفناک بازی میں اپنی راحت چلین۔ نیک نامی اور عزت کو برباد کر کے آج اس قابل نفرت حالت تک نہ پہنچتا!

دیکھا۔ وہ شخص جو دو منٹ پیشتر فخریہ انداز سے سر کو اٹھائے۔ مسکراتا ہوا دفتر کے اندر داخل ہوا تھا اب پژمردہ صورت۔ خم کمر۔ ذات نصیب۔ بحال پریشان۔ اپنی اصلی عمر سے ۱۰ سال بڑھا ہو کر باہر آ رہا ہے۔ کیا اس وقت اس کی حالت اس غریب بھکارنی سے زیادہ قابل نفرت نہیں جس کے ساتھ ذرا دیر پیشتر اس نے شاہانہ حقارت کا سلوک کیا تھا؟

آہ! اس دنیا کی دو رنگی کتنی حیرت خیز ہے! زمانہ کا انقلاب کس طرح آن واحد میں معزز ترین شخص کو کل کو قعر ضلالت میں گرا دیتا ہے!

بدنصیب شخص۔ کیا تیری سزا کا آغاز اس دنیا میں نہیں ہو گیا؟ کیا وہ چیز جسے دوزخ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جہان میں ہی موجود نہیں؟ کیا تیرا دل و دماغ اذیت کے خوفناک شعلوں میں بھسم نہیں ہو رہا؟ کیا تیری زبان شدید بخار کے مریض کی طرح خشک نہیں؟ کیا تیری روح کو کوئی غیر فانی کیڑا نہیں کھا رہا؟ تیرے مکان میں ایک لاش دفن ہے جس کا انکشاف تیری زندگی کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے۔ تو اس مکان پر کس طرح واپس جا سکتا ہے جسے تیری مظلوم بیٹی نے محض تیری ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے چھوڑا۔ اور جہاں تو نے ایک نیک دل معصوم کو سنگدلی کا ایک گنہگار زانیہ کر دیا ہے۔

جب ہم اس بات کو سوچتے ہیں کہ انسان کی بدنی ساخت کس درجہ نازک ہے۔ اور کس طرح انتہائی غم ۔ ۔ ۔ فوری بربادی اور غیر معمولی اذیت۔ قلب کی حرکت کو بند کرنے یا دماغ میں اختلاج خون پیدا کر کے سرسام کی نوبت پہنچانے کا موجب ہو سکتی ہے تو یقیناً یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ انسان صدمات کے لمتنے بار عظیم کو بھی جو مشرقاً نز کو اٹھانا پڑا برداشت کر کے زندہ رہ سکتا ہے۔

بے شک۔ انسان کا دل انتہائی کشیدگی کی حالت تک پہنچ کر ہی اپنے فعل کو معطل کرتا ہے اور دماغ میں ہزاروں خوفناک۔ دیوانہ کن خیالات کا ناقابل برداشت ہجوم پیدا ہوچکتا ہے تبھی فہم وادراک کی صفات علوی انسان کو جواب دیتی ہیں یا کسی رگ کے پھٹ جانے سے وہ بدنصیب اس انتہائی اذیت سے نجات حاصل کرتا ہے۔

جب کہ مسٹر بارنز مسٹر بادرڈ کے فرار کی خبر سنکر زندہ درگور کی سی حالت میں تھا اس کے مکان پر ڈارنز کاٹیج میں بعض اہم واقعات ظہور میں آرہے تھے۔

مسز بارنز جس کا نام کل تک مسز سلنگبی تھا۔ اپنے بکسوں کو کھولکر ان کا اسباب جگہ جگہ رکھنے میں مصروف اور اپنے دل میں اپنی تجاویز کی کامیابی پر مسرور تھی۔ اسے بے عزتی سے محفوظ رہنے کیلئے شوہر مل گیا تھا۔ اور وہ شوہر اس وقت جس روپیہ کی وصولی کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کی بدولت اسے گھر کی مالی مشکلات رفع ہوجانے اور عمارتی کاموں کے ذریعہ آئندہ معقول آمدنی کی امید تھی۔ روز امنڈ کے مکان سے چلے جانے کی بھی اسے خوشی تھی کیونکہ یہ لڑکی بے حیا اور فاحشہ تھی۔ بہرحال اس بات سے اس کی طبیعت گھبراتی تھی کہ مجھے ایک ہی مکان میں اس لڑکی کے قرب میں رہنا پڑے گا۔ جو میرے سارے اسرار سے خبردار ہے اور جسے خود میری طرف سے سخت ضرر پہنچایا گیا ہے۔

مسز بارنز ان خانگی امور اور اطمینان بخش خیالات میں محو تھی اور وہ سائیمن لڑکا جسے پہلے دن جیفریز کی بجائے ملازم رکھا گیا تھا۔ باغ میں کچھ کام کر رہا تھا۔

اس خادمہ سے مخاطب ہوکر جو پمپ سے پانی بھر رہی تھی۔ اس نے کہا "کیوں تمہاری رائے نئی بیگم صاحب کی نسبت کیسی ہے؟"

"عورت تو اچھی معلوم ہوتی ہے" خادمہ نے جواب دیا "مگر اب تک مجھے اس کی نسبت اتنے حالات معلوم کرنے کا موقعہ نہیں ملا کہ کوئی خاص رائے دے سکوں۔ مگر میری تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

لڑکا جو زمین میں ایک گڑھا کھود رہا تھا۔ ذرا رک کر کہنے لگا "تمہیں شاید معلوم نہیں میں باغبانی خوب کرسکتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ اس پودے کو یہاں سے نکال کر دوسری جگہ دھوپ میں گاڑ دوں۔ کیونکہ اس جگہ ہر وقت سایہ رہتا ہے اور یہاں اس کے پنپنے

کی امید نہیں"۔

خادمہ نے کہا "میں سمجھ گئی۔ یہ پودا یہاں پر جیفریز نے جو کل صبح یکایک نوکری چھوڑ کر چلا گیا لگایا تھا۔ اس کے جانے پر ہی میں نے تمہیں یہاں نوکر رکھوایا تھا" مگر وہ ہنسکر کہنے لگی "تم کیوں لگ گئے ؟ کھودے جاؤ۔ میں دیکھتی ہوں۔ تمہیں کس حد تک باغبانی آتی ہے"۔

"لو۔ اس کا ثبوت میں ابھی دے سکتا ہوں" لڑکے نے جواب دیا اور یہ کہکر وہ اس وجہ سے اور زیادہ تیزی سے کھدائی کرنے لگا۔ کہ ایک حسین لڑکی اس کے کام کو توجہ اور دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ ذرا توقف کے بعد اس نے پھر کہا "یہ میں تم سے کہدیتا ہوں کہ اس جگہ کی کھدائی میری اصلی قابلیت کا کچھ بھی ثبوت نہ دے سکے گی۔ کیونکہ یہاں کی زمین بہت نرم ہے اور جتنا گہرا میں اس مقام کو کھودتا ہوں۔ اسی قدر یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ اس جگہ زمین حال ہی کھود کر دوبارہ دبائی گئی ہے"۔

"نہیں۔ میں نہیں مانتی"۔ خادمہ نے کہا۔

"واہ۔ مانتی کیسے نہیں ہو ؟" ہیری کہنے لگا "ذرا دیکھو تو سہی۔ یہاں پر کھدائی کس آسانی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ کیا تم مجھے اتنا ہی نادان جانتی ہو ؟"

لڑکی ہنسکر کہنے لگی "تم اپنے آپکو بہت باخبر سمجھتے ہو۔ مگر میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ اس معاملہ میں تم ضرور غلطی پر ہو۔ جیفریز کے آنے سے پہلے یہاں کوئی مرد خادم موجود نہ تھا۔ اور جیفریز نے ہمارے سامنے یہاں پر کبھی گڑھا نہیں کھودا"۔

"لو میں تمہیں اس کا ایک اور ثبوت دیتا ہوں۔ تم چاہو تو میں اسے اس تہ تک کھود ڈالتا ہوں جہاں تک پہلے کھدائی ہوئی تھی۔ مگر یہ میں یقینی طور پر کہتا ہوں کہ یہ جگہ ضرور پہلے کھودی گئی تھی"۔ لڑکے نے باصرار کہا۔

خادمہ بولی "تم بڑے ضدی ہو۔ مگر خیر تم اسے کھودے جاؤ۔ میں پانچ منٹ میں واپس آکر دیکھتی ہوں تم کتنی کھدائی کرتے ہو"۔

لڑکی پانی کی صراحی لیکر باورچی خانہ میں پہنچی اور ہیری اس زور سے گڑھا کھودنے میں مصروف رہا کہ اس کی پیشانی عرق عرق ہوگئی۔

لڑکی کے واپس آنے تک وہ بہت سی کھدائی کرچکا تھا۔ اور اب اس جگہ ایک گز کا

قریب گہرا گڑھا نظر آتا تھا۔

"ابھی تک اس کام میں لگے ہوئے ہو"؟ لڑکی نے واپس آکر کہا۔ "تم نے تو اتنا گہرا گڑھا کھود ڈالا۔ کہ اس پودے کو اس میں سارے کا سارا دفن کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ بتاؤ یہ گڑھا کس قسم کا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا کسی نے لاش کو دفن کرنے کے لئے کھودا ہو۔ میری خدا کے لئے اس طرح کی کھدائی نہ کرو۔ مجھے رات بھر قبروں کے خواب ہی نظر آتے رہیں گے۔۔"

خادمہ کا فقرہ نامکمل ہی تھا۔ کہ میری کے منہ سے زور کی چیخ نکل گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے گڑھے کے اندر نظر ڈالی۔ اور پوچھنے لگی "کیوں کیا بات ہے"؟

وہ اتنے میں تیزی کے ساتھ گڑھے سے باہر نکل آیا۔ اور زرد رو ہو کر سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا کہنے لگا "تم لاشوں کا ذکر کرتی ہو۔۔۔ ذرا دیکھو تو سہی۔۔۔ یہاں پر کسی انسان کا ہاتھ۔۔"

لڑکی نے بھی زور کی چیخ ماری۔ اور خوف کے کلمے منہ سے نکالتی دوڑ کر باورچی خانہ میں پہنچ گئی۔

ان آوازوں کو سنکر مسز ٹارنر زینہ سے نیچے اتری۔ میری اس سے اسی راستہ میں ملا جو ہال سے عقبی صحن کی طرف جاتا تھا۔ اور کہنے لگا "بیگم صاحب۔۔۔ بڑا ہی خوفناک نظارہ دیکھا ہے۔۔۔ اوہ! اوہ۔۔۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟۔۔۔ اب ہمارا کیا ہوگا"!

مسز ٹارنر نے لڑکے کی مضطرب صورت اور اس کی پر اسرار گفتگو سے خود بھی گھبرا کر کہا "کہاں۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ کچھ کہو تو سہی"

لڑکے کی آنکھیں وحشت آمیز طریق پر حرکت کر رہی تھیں۔ اور وہ سخت خوف زدہ نظر آتا تھا۔ کہنے لگا "بیگم صاحب۔۔۔ وہاں اس گڑھے میں۔۔۔ ایک لاش۔۔۔ ایک مرد کا ہاتھ۔۔"

"خدا کی پناہ"! مسز ٹارنر نے خود بھی وحشت زدہ ہو کر کہا۔ کیونکہ لاش اور مرد کے ہاتھ کا ذکر سنکر آن واحد میں اسے خیال آیا۔ کہ ضرور مسٹر ہنری گوڈنی کی لاش مل گئی ہے۔

"ہاں بیگم صاحب۔۔۔ سچ مچ کسی مرد کا ہاتھ زمین سے باہر نکلا ہوا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"! لڑکے نے با صرار کہا۔ "اور ممکن ہے میرے پھاوڑے [illegible] ٹ بھی گیا ہو۔ مجھے کیا خبر اس جگہ کسی کی لاش دفن ہے"

اس خوفناک اطلاع کو پاکر کل کی دلہن لڑکھڑا گئی... اس کی آنکھوں کے سامنے ایک پردہ سا آ گیا۔

مگر عین اس وقت صدر دروازہ پر کسی کے زور سے دستک دینے سے وہ سنبھلی۔ اور خادمہ سے جو پاس ہی کھڑی کانپ رہی تھی۔ کہنے لگی "جاکر دروازہ کھولو۔ اور دیکھو کون ہے"؟

خادمہ نے دروازہ کھولا۔ تو وہ قوی الجثہ آدمی معمولی قسم کا لباس پہنے بے تکلف مکان کے اندر گھس آئے۔ ان کے منہ سے جن شراب کی تیز بو آ رہی تھی۔ ان میں سے ایک نے جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ خادمہ سے کہا "تمہاری بیگم صاحب کہاں ہیں۔ گھر پر ہوں۔ تو کہدو دو شریف مرد ان سے ملنے آئے ہیں۔"

نو واردوں کی بے تکلفی نے خادمہ کو بڑی حد تک آزردہ کر دیا تھا۔ مگر وہ کہنے لگی "کیوں صاحب۔ میں انہیں آپ کا کیا نام بتاؤں؟"

"اوہ۔ نام پوچھتی ہو؟" ایک خود ساختہ "شریف مرد" نے جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا کہا۔ کہدو مسٹر براؤن اور مسٹر ہاسن ایک دو باتیں کرنا چاہتے ہیں"

اس گفتگو کو خود مسز ٹارنر نے بھی سن لیا تھا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھ کر کہنے لگی "صاحبان میرا ہی نام مسز ٹارنر ہے۔ غالباً آپ اس نیلامی کی طرف سے آئے۔ جس کے ہاں میں نے اپنے اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان کا اسباب بغرض فروخت بھیجدیا تھا..؟"

"نہیں میڈم کسی نیلامی کی طرف سے تو نہیں" اسی لاٹھی بردار شخص نے کہا "البتہ ہم... افسر پولیس ہیں..."

"افسر؟" بدنصیب عورت نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی۔

"ہاں میڈم اور ہم تمہارے خلاف جعلسازی کے الزام میں وارنٹ گرفتاری لائے ہیں" شخص مذکور نے کہا۔ جو ہمارے ناظرین کا پرانا دوست مسٹر ڈائیکس سراغرساں ہی تھا۔

مسز ٹارنر کے منہ سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ اور وہ بیہوش ہو کر فرش زمین پر گر پڑی ڈائیکس یہ دیکھ کر خادمہ سے کہنے لگا "تم جلدی سے تھوڑا پانی اور سرکہ لاؤ۔ تاکہ اسے ہوش میں لایا جائے؟" پھر وہ اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر بولا "انگھم تم ذرا مدد دو۔ تو ہم اس غریب کو اٹھا کر نشستگاہ میں لے چلیں"

دونوں پولیس افسر بیہوش عورت کو اٹھا کر پاس کے کمرہ میں لے گئے۔ اور وہاں اسے صوفہ پر لٹا دیا۔ یہ وہی صوفہ تھی جس پر اس بدنصیب عورت کے آشنا سربیری کو رشی کو قتل کیا گیا تھا۔ اس اثنا میں خادمہ بھی جو صبح کے عجیب و غریب واقعات سے سخت حیرت زدہ تھی اشیائے معطر لیکر پہنچ گئی۔ اور تھوڑی کوشش کے بعد مسز ٹارنر نے آنکھیں کھول دیں۔

وحشت آمیز نظروں سے ارد گرد دیکھکر وہ چلاکر کہنے لگی "یا الہی میں کہاں ہوں!" مگر جب اس کی نگاہ خفیہ پولیس کے دونوں افسروں کے چہروں پر پڑی۔ تو اس کے منہ سے پھر ایک بار زور کی چیخ نکلی۔ اور وہ دونوں ہاتھوں کو تشنجی انداز سے ملاکر بولی "میرے خدا! میرے خدا!"

اس ایک لمحہ میں اپنی حقیقی حالت کا خوفناک نقشہ نہایت تیزی کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اس کے منہ سے جو آوازیں نکل رہی تھیں۔ ان میں سات دوزخوں کے برابر درد اور اذیت پنہاں تھا۔

جس وقت خادمہ مسز ٹارنر کو تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ ڈانکیس اپنے دوست سے مخاطب ہوکر آہستگی سے کہنے لگا "عورت وضعدار ہے"۔

بنگھم نے جواب دیا "بے شک خوبصورت ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایسی عورت کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا"۔

"ہاں۔ واقعی افسوسناک ہے" مسٹر ڈانکیس نے کہا "مگر دیکھو تم تھوڑی دیر اس جگہ ٹھیرو۔ میں ذرا جاکر مکان کی تلاشی لے لوں۔ تاکہ معلوم ہو جعلی چک کے ذریعہ جو روپیہ وصول کیا گیا تھا اس کا کچھ حصہ گھر میں باقی ہے یا نہیں"۔

آنا کیکر وہ کمرے سے چلا گیا۔

مسز ٹارنر کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے خادمہ کہنے لگی "بیگم صاحب آپ اتنی بے قرار نہ ہوں۔ ضرور اس معاملہ میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔ ایسا جرم جو آپ سے منسوب کیا جاتا ہے اس کی آپ تو ہرگز مرتکب نہیں ہوسکتیں۔ ایسا ہو کہ آقا جی آجائیں۔ تاکہ ان دونوں برے آدمیوں کو گھر سے نکال دیں"۔

"الہی میرا اب کیا ہوگا!" مسز ٹارنر نے اپنے ہاتھ سے پیشانی کو دباتے ہوئے کہا "میں کیا کروں۔ کدھر جاؤں۔ ہائے افسوس دنیا میری نسبت کیا کہے گی! خدا یا خدایا تیرا انصاف ہے۔ مگر اُف! کتنا خوفناک۔۔۔ کتنا خوفناک!"

عین اس موقعہ پر کمرہ کا دروازہ زور سے کھلا۔ اور مسٹر ڈائکس پھر نمودار ہوا۔ اب کی مرتبہ اس نے سامنے لڑکے ہیری کو اس کے بازو سے پکڑا ہوا تھا اور اسے کھینچے لئے آتا تھا۔ ادھر وہ لڑکا اس کے ہاتھ سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے منہ سے بے جوڑ کلمات نکل رہے تھے۔ اور آنکھوں سے زار زار آنسو بہتے تھے۔

ڈائکس نے اس کے بازو کو زور سے ہلا کر جس کی وجہ سے اس نے اور زیادہ زور سے رونا شروع کر دیا کہا "بیوقوف کے بچے چپ کیوں نہیں رہتا۔ کوئی تجھے کہا تو نہیں جائے گا۔ تیری ضرورت فقط ایک گواہ کی حیثیت میں ہے۔ یقیناً تیرا تو اس قتل میں دخل نہ ہوگا۔"

ان آخری الفاظ نے مسٹر ٹارنر کو سکتے کی سی حالت سے چونکا دیا۔ اور اسے لاش کی خوفناک دریافت کا واقعہ پھر یاد آیا۔ جس کی اطلاع موجودہ صدمہ عظیم سے ذرا دیر پیشتر اسے ملی تھی۔ مگر نئے واقعہ کی پریشانی نے اس سابقہ سانحہ کے خیال کو اس کے ذہن سے محو کر دیا تھا۔ اب افسر پولیس کے ان الفاظ کو سنکر جو اس نے سامنے سے افسر تھے وہ چونکی۔ اس کے منہ سے دوبارہ چیخ نکلی۔ اور وہ نیم بیہوشی کی حالت میں پیچھے کو گر پڑی۔

"قتل! کس کا قتل؟" نگھم نے اپنے ساتھی سے متعجب ہو کر پوچھا۔

ڈائکس بولا "معلوم نہیں۔ وہ کون شخص تھا۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مرد کی لاش باغ میں گڑھے کے اندر پائی گئی ہے۔ اور اس کا گلا سر بسر کٹا ہوا ہے۔"

نگھم کہنے لگا "کیا وہ لاش اس گڑھے میں بالکل کھلی پڑی ہوئی تھی؟"

"نہیں نہیں" ڈائکس نے جواب دیا "جن شخصوں نے یہ واردات کی۔ انہوں نے اسے بحفاظت گڑھا کھود کر دفن کر دیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ یہ لڑکا دل لگی کے لئے کھدائی کر رہا تھا کھودتے کھودتے لاش کا ایک ہاتھ ننگا ہو گیا۔ اور یہ اتنا خوف زدہ ہوا۔ کہ باقی کھدائی بند کر کے بھاگ آیا۔ مگر جب مجھے اس کا پتہ ملا۔ تو میں نے باقی مٹی بھی ہٹوا کر دیکھی۔ تو گڑھے کی تہ میں لاش پڑی ہوئی تھی۔ اُف اتنا خوفناک نظارہ تھا۔ کہ نگھم تم نے عمر بھر میں نہ دیکھا ہوگا! مگر ان باتوں سے کیا حاصل ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔ تم ذرا لپک کر جاؤ اور مسٹر نیھم سے دو کانسٹبل ساتھ لے آؤ۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس گھر میں ہماری تفتیش کے لئے کافی مسالہ موجود ہے۔"

نگھم اس کام کی سرانجام دہی کے لئے روانہ ہوا۔ اور ڈائکس مکان کی نگرانی کے لئے وہیں ٹھہر گیا۔

نشست گاہ میں اس وقت جو نظارہ درپیش تھا۔ اس کی تفصیل بیان کرنا سخت رنجدہ ہے لڑکا سہری باوجود ان تسلیوں کے جو ڈائیکس نے اسے دی تھیں۔ کمرے کے ایک کونے میں بیٹھا رو رہا تھا۔ خادمہ گذشتہ پاؤ گھنٹے کے دو خوفناک واقعات سے اتنی خوف زدہ اور مضطرب تھی۔ کہ چاہتی تھی جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس گھر سے رخصت ہو جاؤں۔ اگرچہ مسز ٹارنر کی خراب حالت کی وجہ سے رک گئی تھی۔ کیونکہ وہ بدنصیب صوفہ پر لیٹی ہوئی دردناک طریق پر کراہتی اور ہاتھ ملتی تھی۔ قلبی اضطراب کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ایک رنگ جاتا ایک آتا تھا۔ اور اس کے نیم باز پپوٹوں کے اندر آنکھیں شیشے کی بے نور آنکھوں کی طرح چمکتی تھیں۔

ڈائیکس نے لڑکے کے قریب جاکر اس سے اس قسم کے سوالات پوچھنے شروع کئے۔ کہ مسٹر ٹارنر کب تک واپس آئیں گے۔ عین اس وقت ایک گاڑی دروازہ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی ڈائیکس نے لڑکے سے کہا۔ "تم جاکر دروازہ کھول دو۔ مگر خبردار کوئی افعاد واقعات پیش آمدہ کی نسبت منہ سے نہ کہنا۔"

لڑکے نے جاکر دروازہ کھولا۔ مسٹر ٹارنر خود تا نبے چین تھا کہ اس نے لڑکے کی موجودگی کو دیکھا ہی نہیں۔ اور اس انداز سے قدم اٹھاتا نشستگاہ میں پہنچا۔ کہ معلوم ہوتا تھا مسٹر ہاورڈ کے فرار سے جو صدمہ پہنچا ہے۔ اسی پر اس کی ساری توجہ مرکوز ہے۔

مگر جس وقت اس بدنصیب تباہ حال شخص نے دروازہ کھولا۔ تو جو نظارہ اسے دکھائی دیا اس نے سناٹے کا عالم پیدا کر دیا۔ ایک طرف اس کی دلہن کی پریشان حالی دوسری جانب کمرے کے اندر مسٹر ڈائیکس جیسے مشتبہ صورت کے آدمی کی موجودگی دونوں باتوں سے اس کا ماتھا ٹھنکا اور خیال آیا۔ ضرور جعلسازی کا راز فاش ہوگیا ہے۔

سب سے پہلے خادمہ اس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگی "آقا جی اچھا ہوا۔ آپ آگئے ذرا دیکھئے تو بیگم صاحب کی حالت کتنی خراب ہے۔"

"ہاں جناب۔ اور باغ میں جو خوفناک نظارہ دیکھا گیا" لڑکے نے سسکیاں لیتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ "اور وہاں گڑھے کے اندر ... کسی آدمی کی جو لاش پائی گئی ..."

ان نامکمل فقروں کو سنکر دنیا مسٹر ٹارنر کی نظروں میں اندھیر ہوگئی۔ وہ چکر کھا کر گرنے کو تھا۔ کہ ڈائیکس نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔ اور کہنے لگا "بیٹھ جائیے اور اپنی طبیعت مسکن کیجئے۔ مجھے افسوس ہے۔ میرا ہی وجہ سے آپ کی نیک نہاد بیگم صاحب کو پریشانی

ہوئی - مگر جناب میں عرض ادا کرنے پر مجبور ہوں - رہا اس باغ والا معاملہ سو میری رائے میں ...."

مسٹر ٹارنر نے اس انداز سے گویا اس نے بڑی جد و جہد کے ساتھ ساری ہمت کو ادا کے لئے طلب کر کے اوسان بحال کئے ہوں - کہا "کیا آپ پولیس کے افسر ہیں؟"

ڈانکیس نے جواب دیا "جی ہاں - میرا خفیہ پولیس سے تعلق ہے"

"اور آپ یہاں اس لئے آئے ہیں کہ .... ؟"

"کہ سابق مسٹر سلنگسبی موجودہ مسٹر ٹارنر کو جعلسازی کے الزام میں گرفتار کیا جائے - شروع میں ہمارا کام اسی قدر تھا" ڈانکیس نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "مگر اب باغ میں ایک لاش کی دریافت سے کام کچھ پیچیدہ سا ہو گیا ہے"۔

"کیا ہے ... "ٹارنر نے چونک کر کہا - اس کا دل اختلال حواس کی پریشانی سے نہایت مضطرب تھا - اور وہ یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا - کہ اس لاش کی دریافت کی نسبت میرے متعلق تو کسی قسم کا شبہ نہیں۔

لڑکے جیری نے کمرہ کے اندر دہشت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "آقا جی دیکھا لاش باغ کے اندر گڑی ہے ... کسی مرد کو قتل کر کے ..."

مسٹر ٹارنر نے گلا صاف کر کے دھیمی آواز میں کہا "ان اشاروں کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا جو کچھ مجھے معلوم ہے صاف صاف بیان کر دوں - میں کسی لاش کی موجودگی سے بالکل لاعلم ہوں اور اس لئے اس کے ذکر اور زیادہ پریشان کن ہے"

مگر مسٹر ٹارنر کے چہرہ کی زردی اور خوفناک گھبراہٹ نے اس شبہ کو اور زیادہ مضبوط کر دیا جو ڈانکیس کے دل میں اس بارہ میں پیدا ہو چکا تھا - کہ مسٹر ٹارنر اس خوفناک فعل سے حقیقت میں لاعلم نہیں جس کا راز اب لاش سے ... آج اس نے اپنا فرض ایک ہی نظر آتا تھا - جسے ادا کرنے پر وہ آمادہ ہو گیا - کہنے لگا "مسٹر ٹارنر اس معاملہ کی نسبت آپ جتنا خاموش رہیں اتنا ہی بہتر ہو گا - کیونکہ جو کچھ آپ بیان کریں گے - عدالت میں آپ کے خلاف بیان کیا جائیگا - ... کسی مجسٹریٹ کے روبرو آپ کو لے جانا میرا فرض ہے ..."

"مجھے جانا ہو گا" یہ نصیب سے شکوہ کرتے ہوئے خفیہ پولیس کے افسر پر خشم آلود نظر ڈال کر کہا۔

"ہاں آپ مجبور ہیں" ڈانکیس نے جواب دیا۔

یکایک ٹارنر اس کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جس پر ڈائکس نے اسے پکڑ کر بٹھا دیا تھا۔ اور غیر انسانی وحشت آمیز لہجہ میں جسے سنکر سامعین کو گمان ہوتا تھا۔ اسکا دماغ چل گیا ہے کہنے لگا "مارتھا۔ مارتھا! تم اور حضرات دلیری سے مقابلہ کرو۔ ہماری شادی مارتھا ٹارنر کا کتنا خوشنما انجام ہے!" اور یہ کہتے ہوئے اس نے دیوانوں کی طرح زور سے قہقہہ لگایا۔ "ادھر ہاورڈ سمال روپیہ لیکر فرار ہو گیا۔ اور مارتھا دو ہزار پونڈ بھی اس کے ساتھ ہی گئے۔ مگر آتنا میں خدا اور ضمیر کو حاضر سمجھ کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے سر ہنری کورٹنی کو قتل نہیں کیا۔" اس نے پھر اسی مضمون کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔ جو اس کے دماغ کو سب سے زیادہ پریشان کر رہا تھا۔ "نہیں میں نے ہرگز اس کو قتل نہیں کیا۔ اور مارتھا تم خود اس کی تصدیق کر سکتی ہو"۔

اتنا کہکر وہ بظاہر تھک کر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس سے اٹھا تھا۔

"سر ہنری کورٹنی!" ڈائکس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ "یہ بہت ہی عجیب معاملہ ہے۔ کیونکہ ہاورڈ سمال کی گرفتاری بھی اسی شخص کے جعلی دستخط کرنے کے الزام میں عمل میں لائی گئی ہے۔ اسکی گمشدگی کی اطلاع ہمیں آج ہی صبح کو ملی تھی۔"

اس شام کو سارے مقام میں اس خبر نے سنسنی سی پیدا کر دی۔ کہ ٹارنر نامی ایک شخص کو جسے نہایت شریف اور نیک دل سمجھا جاتا تھا۔ اور جس کی اس کے حلقۂ احباب میں بہت عزت تھی۔ سر ہنری کورٹنی کے قتل کے الزام میں جیل خانہ ہولگیٹ کی حوالات میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر زبان زد عام تھی۔ کہ قیدی کی بیوی کو بھی جس کے ساتھ اس کی شادی شب گذشتہ کو ہوئی۔ اور جو شادی سے پہلے نرس بھی اور خیراتی ملاقاتیا سسٹر سنگھم کے نام سے بہت مشہور تھی جعلسازی کے الزام میں اسی جیل خانہ میں بھیج دیا گیا ہے۔

باب ۸۴　اولڈ بیلی کی محفل

چند گھنٹے بعد مقام لندن میں عجیب و غریب [illegible] کر [illegible] ڈائکس نے [illegible] دارالحکومت کے [illegible] کو اپنے تفتیش چھپا [illegible] دوستوں کی دعوت کے [illegible]

عمر رسیدہ شیطان نے اس بڑھیا کی مدد سے جو اس کے گھر کی منتظم تھی۔ میز پر بوتلیں گلاس۔ پائپ اور تمباکو قرینہ سے رکھا۔ آتشدان میں آگ تیز کر کے اس پر کیتلی میں کوئی چیز ابلنے کو رکھ دی۔ اور کمرہ کی سب کھڑکیاں احتیاط کے ساتھ بند کر دیں۔ تاکہ گفتگو کی آوازیں باہر کسی غیر کو سنائی نہ دیں۔

ان تیاریوں کے بعد اس نے بڑھیا کو قریب ترین نانبائی کی دوکان پر بھیج کر پکا ہوا سرد گوشت منگایا۔ اور اس خرید کے تھوڑی ہی دیر بعد مہمانوں نے یکے بعد دیگرے نمودار ہونا شروع کیا۔

اب بڑھیا کو اس کے اپنے کمرہ میں بھیج دیا گیا۔ اور راولڈ ڈیتھ اور اس کے تین دوستوں نے میز کے پاس بیٹھ کر اپنے اپنے مذاق کے مطابق شراب پینا شروع کیا۔

جیفرینڈ جو حاضرین میں سے ایک تھا کہنے لگا "مسٹر لوڈ غالباً تم نے آج کی خبر سن لی ہوگی؟"

"تمہارے آقا اور اس کی بیوی کی گرفتاری کی؟" اولڈ ڈیتھ نے پوچھا۔

"ہاں وہی۔ اب ذرا دیکھنا ان دونوں کی کیسی گت بنتی ہے۔" جیفری نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "کل رات بھی جب ہم اس معاملہ کا ذکر کرتے۔ اور مال غنیمت کو تقسیم کر رہے تھے۔ تو ذکر آیا تھا۔ لاش عنقریب جلدی ہی دریافت ہو جائے گی۔ دیکھ لو وہی ہوا۔ مگر سنو میں یہ کہتا ہوں۔" اس نے ٹم دی اسٹیمر اور جوش پیڈلر کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ "کیا یہ بات عجیب نہ تھی۔ کہ جس شخص کو تم نے قتل کیا۔ اسے دفن کرنے میں میرا بھی کچھ حصہ تھا۔"

ٹم بولا "اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ گھر کا مالک تو بچ رہا۔ اور اس کے عوض ایک اجنبی کا قتل ہو گیا۔ خیر جو ہونا تھا۔ ہو گیا۔ اب اس ذکر سے کیا حاصل۔ مجھ سے پوچھو تو میری خواہش یہ ہے۔ کہ ایسا نہ ہوتا۔ مگر جلدی میں اس وقت نتیجہ کا کسے خیال تھا۔۔۔"

جوش پیڈلر بے صبری سے کہنے لگا "اب اس ذرا سے معاملہ کو ناحق طول کیوں دیتے ہو۔ خاک ڈالو جس کام کے لئے ہم گئے تھے۔ اس میں بہرحال کامیاب ہو گئے۔ اور لوٹوں کو اولڈ ڈیتھ نے بھنا دیا۔ یہی دو باتیں سب سے زیادہ قابل غور تھیں۔ ایک رات کی آمدنی ۲۰۰ اسولیز نقد کچھ بری نہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی ہمیں ایک ایسی بات بھی کرنی پڑی۔ جو اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں کی تھی۔"

جیفری نے کہا "اب مجھے یقین ہے۔ کہ کیا نام میرے مطابق تھا کہ ضرور اس جرم میں پھانسی

کی سزا ہوگی۔ کیونکہ جو داستان وہ اپنی صفائی میں پیش کرے گا۔ اس پر کسی کو یقین نہیں آنے کا۔ مجھ سے پوچھو تو وہ اس کا مستحق بھی ہے۔ کیونکہ آدمی بڑا ہی سخت گیر۔ بدمزاج اور خاموشی پسند ہے۔ البتہ ایک بات کا مجھے افسوس ہے۔۔۔"

"کیا"! اولڈ ڈیتھ نے پوچھا۔

جیفریز نے کہا۔" اس نے آج رات ۷ بجے مجھے ۵۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا تھا اسی شرط پر میں یکایک اس کی ملازمت سے رخصت ہوا تھا۔ اب اس کی گرفتاری سے یہ روپیہ ہاتھ سے جاتا رہا۔"

"خیر مضائقہ نہیں۔ وہ ۵۰ پونڈ ہاتھ سے جاتے رہے۔ تو بلا سے۔ ان کے لئے بیچین ہونا لاحاصل ہے"۔ اولڈ ڈیتھ کہنے لگا۔" موجودہ ضرورتوں کے لئے تمہارے پاس کافی روپیہ ہے اور جس معاملہ پر ہم بحث کرنے کو آئے ہیں۔ اس کی بدولت اور زیادہ آمدنی کی امید ہے"۔

"اچھی بات ہے۔ تم ان نئے کاموں کا ذکر کرو"۔ جیفریز بولا۔" اب میرا ارادہ نوکری کرنے کا نہیں ہے۔ اور تم لوگوں سے مل گیا ہوں۔ تو میری خواہش تمہارے ساتھ ہی شامل رہنے کی ہے"۔

اولڈ ڈیتھ کہنے لگا۔" میں تم سب کے لئے معقول اور نفع بخش کام مہیا کر سکتا ہوں مگر اور پہلے اس شراب کو تو ختم کر لو۔ طبیعت گرم ہو جائے۔ تو زیادہ اطمینان سے گفتگو ہوتی ہے"

"دیکھا یہ بڈھا کتنا مکار ہے۔ ٹم" دی سینیمی نے اپنے رفیق جوشی پیڈلر کی طرف آنکھ کا اشارہ کرکے ہنستے ہوئے کہا۔" اس کا ارادہ ہے کہ ہمیں شراب پلا کر بیہوش کر دے"۔"اگر جو کچھ یہ کہے۔ اسے ہم بلا تامل منظور کر لیں"۔

اولڈ ڈیتھ نے ظاہرداری کے لئے زوردار قہقہہ لگایا۔ جس کی آواز مثل قبرستان کی طرح خوفناک تھی۔ اور کہنے لگا" یار ٹم۔ تم مجھ سے بہت بدظنی رکھتے ہو۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ میرا سلوک ہمیشہ منصفانہ رہا ہے۔ میں تم سے ہرگز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا"۔

"بس ہونا بھی یہی چاہئے" ٹم سپلنٹ نے کہا" تمہیں یاد ہے۔ اس سے پہلے تم نے ایک بار مجھ سے کس درجہ بدسلوکی کی۔ اور اس کی وجہ سے مجھے کتنا نقصان پہنچا"

"تمہیں یونہی ذرا سختی کے لہجہ میں کہنے لگا" دیکھو کل ہم نے اقرار کیا تھا۔ کہ گذشتہ را صلوٰۃ"

کے اصول پر عمل کریں گے۔ کیا اب تم اس انتظام سے منحرف ہوتے ہو؟ کیا اس انتظام کے باوجود تمہارے دل میں میرے خلاف رنج باقی ہے؟"

"نہیں نہیں۔" ٹم نے کہا۔ "بڑے میاں مذاق میں آزردہ نہ ہوجایا کرو۔ ہاتھ لاؤ۔ ہم اپنی دوستی کے ثبوت میں شراب کا ایک ایک گلاس پیتے ہیں۔ اور پھر تمباکو پیتے ہوئے اس نئی تجویز پر بحث کرینگے۔"

چنانچہ گلاسس ازسرنو پر کئے گئے۔ اور جب انہیں ختم کر کے جیفریز۔ جوش پیڈلر اور ٹم سپلنٹ نے پائپ جلائے تو اولڈ ڈیتھ نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"لندن کے ایک شخص کیطرف سے مجھے سخت ہی ضرر پہنچا ہے۔ اتنا سخت کہ جب تک میں زندہ ہوں۔ اسے معاف نہیں کرسکتا۔ مختصر یہ ہے"۔ اولڈ ڈیتھ نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ اگرچہ اس کے چہرہ پر جذبات سفلی کے زیر اثر نہایت خوفناک علامات نمودار تھیں۔ "اس شخص نے میرے پوشیدہ گودام دریافت کرلئے۔ اور میرے تمام مال و دولت اور اس بیش قیمت سامان کو جسے میں نے سالہاسال کی محنت سے جمع کیا تھا۔ ضائع کر دیا۔"

"ضائع کر دیا!" ٹم سپلنٹ نے متعجب ہوکر کہا۔ "شاید تمہارا یہ مطلب ہے کہ اس نے اسے چرالیا؟"

"بالکل نہیں۔" اولڈ ڈیتھ نے معمول سے زیادہ جوش میں آکر کہا۔ جس سے اس کی کھوکھلی آواز چرخ کی آواز کی طرح خوفناک سنائی دینے لگی۔ "اس نے میری ہر ایک چیز کو عمداً ضائع کردیا۔ ۔ ۔ بالکل ضائع کردیا! بدمعاش! ۔ ۔ شیطان! اس نے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی۔ ہزاروں لاکھوں پونڈ کی قیمتی چیزوں کو اس نے بڑی بے دردی کے ساتھ مٹی میں ملادیا۔ میں نے خود اس سامان کی بربادی کے نظارہ کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کا مجھے یقین ہے۔ کہ اس نے ضرور ان کو ضائع کیا۔ کیونکہ وہ ایسا شخص ہے۔ جسے بیوقوف دنیادار لوگ باعزت کہا کرتے ہیں۔ ایسی عزت پر لعنت ہو!"

جوش پیڈلر کہنے لگا۔ "معاف کرنا۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ جب تم نے اس سامان کو فروخت کر کے نقدی کی صورت میں ہی نہ بدلا۔ تو وہ تمہارے کس کارآمد تھا؟"

"میرے کارآمد؟" اولڈ ڈیتھ نے جھلا کر کہا۔ "کیا قیمتی چیزیں صرف فروخت ہی کے

لے ہوتی ہیں، کیا انہیں دیکھنے میں بجائے خود ایک ناقابل بیان خط نہیں ہوتا؟ یقیناً ہوتا ہے"
اس نے زور دار لہجہ میں کہا "مگر یہ معاملہ سوال زیر بحث سے جدا ہے۔ تمہارے لئے یہی جاننا
کافی ہے کہ صرف ایک گھنٹہ کے عرصہ میں . . . نہیں بلکہ ایک منٹ میں میری اس ساری قابل
کی کمائی کو خاک میں ملا دیا گیا۔ اور مجھے وہ مکان بھی۔ جو مدت دراز سے میرے قبضہ میں تھا۔
اور جسے میں نے اس کی بعض مخصوص آسائشوں کی وجہ سے خریدا تھا فروخت کرنے پر مجبور
کیا گیا۔ میں نے اسی وقت اس شخص سے بدلہ لینے کا عہد کر لیا تھا۔ جس کی اطلاع میں نے اس
وقت جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے اسے دیدی تھی۔ اب خواہ کچھ
ہو۔ میں ضرور اپنے عہد کو پورا کروں گا"

"مگر وہ کون شخص ہے۔ جس کا تم ذکر کرتے ہو؟" ٹم دی سینیر نے پوچھا۔

اولڈ ڈیتھ نے جواب دیا "ارل آف ایلنگھم"

ٹم کہنے لگا "وہ تو ایک صاحب اختیار اور متمول امیر ہے۔ اسے کسی طرح کا ضرر
پہنچانا مشکل اور خطرناک ہوگا"

اتنے میں جان جیفریز کہنے لگا "واہ۔ کوئی امیر ہے تو ہوا کرے۔ جیسے اور لوگ ویسے
امیر بھی ہیں۔ اپنے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر بونز کی طرف سے خواہ کوئی تجویز پیش
ہو۔ مجھے اس پر عمل کرنے میں اعتراض نہ ہوگا"

"اور اگر معاوضہ معقول ہو۔ تو میرا بھی یہی جواب سمجھو" جوش پیڈل نے کہا "مگر ہاں ایک
بات ہے۔ جس کا میں تم سب سے ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ جو ارنگ کے ہاں . . . گلا کاٹنے کا معاملہ
ہوا تھا۔ اس کی نسبت میں تم سب کو خبردار کرتا ہوں۔ کہ اس کا ذکر کسی بھی عورت یا میری گھر والی
میٹیلڈا کے سامنے نہ ہونے پائے۔ میں چاہتا ہوں۔ گھر میں تھوڑا آرام رہے۔ ورنہ جب تو
عورت کی زبان چلنی شروع ہو جائے۔ تو پھر شیطان بھی اسے روکے تو روکے"

ٹم دی سینیر نے کہا "تم اطمینان رکھو۔ میٹلڈا کے روبرو ہم پوری احتیاط سے کام لیں گے
ہمارے درمیان ایسا بیوقوف کون ہے۔ جو عورتوں یا غیروں سے اس قسم کا ذکر شروع کر
بیٹھے۔ مگر ہاں مسٹر بونز تم کیا کہہ رہے تھے؟ وہ ذکر تو بیچ ہی میں رہا"

اولڈ ڈیتھ کہنے لگا "مجھے جو کچھ بیان کرنا تھا۔ کر دیا۔ میری بیان کردہ کیفیت سے
تم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ یہ شخص ارل آف ایلنگھم ہرگز میرے اظہار رحم کا مستحق نہیں۔ پس اگر میں

تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس بات کا وعدہ کروں۔ کہ اگر تم ہر معاملہ میں جو اس شخص سے انتقام لینے کے لئے اختیار کیا جائے۔ میرے کہنے پر عمل کرو گے۔ تو میں سب کو ایک ایک سو پونڈ معاوضہ دوں گا۔ تو بتاؤ پھر تمہیں میرے شریک کار ہونے میں عذر تو نہ ہوگا؟ جواب دینے سے پہلے اس بات کو اچھی طرح دل میں یاد رکھنا کہ اس شخص سے میں جو انتقام لینا چاہتا ہوں۔ وہ بہت ہی خوفناک ہوگا۔"

"کیا تم اسے قتل کرانا چاہتے ہو؟" جان جیفریز نے پوچھا۔

"قتل کرانا۔ ہ۔ جان سے مار دینا۔ نہیں۔ نہیں" اولڈ ڈیتھ نے کہا "اس قسم کا انتقام جاہلانہ ہے۔ اور اس سے میری ہرگز تسکین نہ ہوگی۔ انتقام ایسا ہو کہ وہ زندہ رہ کر جلے کر ہاں مجھ سے بدلہ لیا گیا۔ اس پر ایسے حملے کئے جائیں۔۔ اس کی ایسے طریق پر دلآزاری ہو۔ اسے ایسی ذلت اور بدنامی کی حالت تک پہنچایا جائے۔ کہ وہ اس شخص کی طرح جو تازیانے کھا کر تڑپتا ہے تڑپے۔ مگر کچھ نہ سکے اسے سے معلوم ہو۔ میرے خلاف یہ کارروائی کس نے کی ہے۔ کیوں کی ہے اور کس کے حکم سے کی ہے۔ کیا تم لوگ ایک ہفتہ میری خدمت گزاری پر آمادہ ہو؟ اگر تمہارا جواب اثبات میں ہو۔ تو میں رقم موعودہ کا بیعانہ ابھی حاضر کرتا ہوں۔ اور اگر نفی میں تو چلو بات یہیں پر ختم سمجھنا چاہئے۔ میں کسی اور کی مدد تلاش کر دوں گا"

جوش پیڈلر کہنے لگا "مگر تم نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں۔ کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا؟"

اولڈ ڈیتھ نے باصرار جواب دیا "بہرحال اس معاملہ میں قتل کی ضرورت نہ ہوگی!"

"تو میری ہاں سمجھو" جوش پیڈلر نے بلا تامل کہا

"اور میری بھی" ٹم دی سینمر نے جواب دیا۔

"اور میں کیا ایسا ہی گیا گزرا ہوں کہ باقیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟" جان جیفریز کہنے لگا۔

"بہت خوب" نجیب پونز نے کہا "تم میں سے ہر ایک کے پاس اسوقت معقول سٹاک موجود ہے۔ مگر اس میں اضافہ ہو جانے سے کیا برا ہے؟ لو میں تم سے ہر ایک کو بیعانہ کے طور پر ۴۰۔ ۴۰ پونڈ دیتا ہوں" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے پرانے ملگجے کوٹ کی جیب سے میلا سا بٹوہ نکالا۔

اس نے مقررہ رقم تینوں بدمعاشوں میں تقسیم کر دی۔ اور انہوں نے یہ نوٹ بڑی

تسکین کے ساتھ وصول کئے

تم دی سینیئر لوٹوں کو قابو کرکے بولا "تاز گز کے اور اس سودے کی قسم کے تین چار داؤں اور لگ جائیں۔ تو پھر پانچوں گھی میں ہیں۔ اس کے بعد ہم کہیں شرفا کی حیثیت میں رہنے لگیں گے"۔

اولڈ ڈیتھ کے چہرہ پر شیطانی کامیابی کی خوفناک جھلک پائی جاتی تھی۔ گویا وہ سمجھتا تھا میں ایک حد تک انتقام لے بھی چکا ہوں۔ بولا "سنو پہلی بات جس سے میں تمہیں مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ میں کل صبح بنس کے مکان واقع ارل سٹریٹ سیون ڈائلز میں چلے جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ کل رات تمہیں میرا پہلا کام کرنا ہوگا"۔

"کیا؟" جوش پیڈلر نے پوچھا۔

"تمہیں یاد ہوگا۔ چند ہفتے گذرے ایک شخص ٹامس رنیغورڈ کو ہارس مونگر لین کے جیل خانہ میں پھانسی پر لٹکایا گیا تھا"۔ اولڈ ڈیتھ نے کہنا شروع کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی گھنی داڑھیوں کے نیچے سے اس نے تیزی سے سارے حاضرین کی طرف نظر کی۔

"وہ شخص جسے رہزنوں کا بادشاہ کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ بے شک بڑا ذی شان آدمی ہے۔ اور اس کے جو حالات میں نے سنے ہیں۔ ان کی وجہ سے میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہو گئی ہے"۔ جوش پیڈلر نے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ صدق دل اور سچے جوش کے ساتھ یہ کلمات کہہ رہا ہو۔

اولڈ ڈیتھ بے صبری سے کہنے لگا "خیر جو کچھ بھی وہ تھا۔ بہر حال وہ اب ہمارے راستے سے ٹل چکا ہے۔ وہ مر گیا۔ مر کر دفن بھی ہو گیا۔ اور اب اس کی نسبت اظہار افسوس بے سود ہے۔ میری رائے ہے اگر تمہیں معقول معاوضہ دیا جائے۔ تو تمہیں اس ٹام رین کی لاش کو دیکھ اس کے منہ پر تھوکنے یا اسکی کسی اور طریق پر بے حرمتی کرنے میں عذر نہ ہوگا"۔

جوش پیڈلر بولا "بالکل نہیں۔ اگر اس کی زندگی میں میرے دل میں کچھ عزت بھی تھی تو بہر حال میں اتنا نادان نہیں ہوں۔ کہ اب جب وہ مر چکا ہے۔ میں اپنے فائدہ کا خیال نظر انداز کر دوں۔ اس کے علاوہ مردہ آدمی کی لاش بے جان مٹی ہے۔ اس کے ساتھ جو سلوک چاہو کرو وہ اسے محسوس نہیں کر سکتا۔ مگر یہ بات میں پھر تم سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تم نے یہ

عجیب ذکر کس نے چھیڑا؟"

اولڈ ڈیتھ نے دبی ہوئی کھوکھلی آواز میں کہا۔ "اس لئے کہ کل رات ٹام رین کی لاش سے ہی تم سب کو واسطہ پڑے گا۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی تیز آنکھیں تینوں کے چہروں پر گڑا دیں۔

اس عجیب اور غیر معمولی تجویز کو سنکر تینوں بدمعاش چونک گئے۔ مگر ان کے جذبات کی پرواہ نہ کر کے بنجمن بونز نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "میں تم سے مذاق نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ٹامس رنیفورڈ ارل آف الیگھم کا جائز طور پر پیدا شدہ بڑا بھائی تھا۔۔۔"

اس پر تینوں شخص کی طرف سے پیرا اظہار حیرت و استعجاب ہوا۔ مگر عمر رسیدہ بدمعاش نے اس ذکر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ان حالات میں تمہارے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ ہوگا کہ اگر ٹام رین کی لاش کی بے حرمتی کی جائے۔ تو اس سے ایک طرف تو ارل کی سارے عالم میں بدنامی ہوگی۔ دوسرے وہ اپنے بھائی کی لاش کی بے حرمتی سے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھائے گا۔ مگر کر کچھ نہ سکیگا۔ کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے؟ نہیں سنو میں زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھاتا ہوں۔ یہ بات تمہیں معلوم ہے۔ کہ ارل نے شرف سے ٹام رین کی لاش پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد لے لی تھی۔ اور پھر اسے اپنے طور پر تابوت میں بند کر کے دفن کیا تھا میں نے اس معاملہ کی نسبت تحقیقات شروع کی۔ اور آج ہی صحیح معلوم ہوا۔ کہ ایک تابوت جس پر ٹامس رنیفورڈ کا نام منقش ہے۔ سینٹ لوتا کے قبرستان میں دفن ہے۔ یہ اطلاع میرے دوست ٹڈ مارش نے اس گرجا کے پادری سے حاصل کی تھی۔ جو اس قبرستان سے ملحق ہے۔ پس اب کل رات کے لئے ہی یہ کام تمہارے ذمہ ڈالتا ہوں۔ کہ تابوت کو قبرستان سے اٹھا کر ارل سٹریٹ سیون ڈائلز میں میرے مکان پر لے آؤ۔"

"کیا تم ہمیں مردہ فروش بنانا چاہتے ہو؟" جوش پیڈل نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

بنجمن بونز کہنے لگا۔ "میں نہیں جانتا مردہ فروش کسے کہتے ہیں۔ میرا کہنا فقط یہ ہے کہ جب میں تمہیں معقول معاوضہ دوں۔ تو مجھے اس بات کا حق حاصل ہے۔ کہ جو کام میں تم سے لینا چاہتا ہوں۔ تم اسے پوری توجہ سے کرو۔ اگر تمہیں اس سے انکار ہے تو لاؤ میرا روپیہ واپس دے دو۔ میں دوسری جگہ انتظام کر لوں گا۔"

جوش بولا۔ "نہیں میرا مطلب یہ تو نہیں۔ کہ میں اس کام سے پیچھے ہٹتا ہوں۔ لیکن

مجھے کسی بات پر متعجب ہونے کا حق تو بہر حال حاصل ہے۔ رہی کام کی نوعیت سو تم چاہو تو میں اسی معاوضہ پر سلوے قبرستان کو اکھاڑ کے رکھ دوں "۔

" آفرین ہے " اولڈ ڈیتھ نے خوش ہو کر کہا۔" میں جانتا تھا تم ایسے ہی نڈر ہو اور کسی کام پر ہاتھ ڈال کر اس سے پیچھے نہیں ہٹتے ۔ خیر جب تم اس تابوت کو قبرستان سے نکال کر ارل سٹریٹ میں لے آؤ گے ۔ تو ہم لاش کو نکال کر اس کے گلے میں ایک رسہ ڈال دیں گے ۔ اور اس کی چھاتی پر اس مطلب کی تحریر چسپاں کی جائے گی کہ یہ اس رنیفورڈ اس مشہور رہزن کی لاش ہے ۔ جسے ہارس مونگر لین کے جیل خانہ میں پھانسی پر لٹکایا گیا ۔ اور جو حقیقت میں ارل آف ایلنگہم کے خطاب کا جائز حقدار تھا۔ یہ کر کے ہمارا کام اس لاش کو اسی ہیئت میں راتوں رات ارل کے مکان واقع پال مال پر لے جا کر وہاں اس کے دروازہ پر لٹکتا چھوڑ آنا ہو گا "

" مگر کام کا یہ حصہ بہت مشکل اور خطرناک ہے " ۔ ٹم دی سٹیمر نے کہا۔

اولڈ ڈیتھ بولا " بالکل نہیں ۔ لاش کو اس مقام پر ایک ہلکی سی گاڑی میں پہنچا دیا جائیگا اور کام کا باقی حصہ سر انجام دینا چند منٹ کی بات ہے ۔ اس کے علاوہ رات کے آخری حصہ میں ان نواحات میں اکثر سناٹا ہوتا ہے "

جیفری کہنے لگا " یار وہ کام بالکل سہل ہے ۔ اور کیا کام ۔ میں تو اس سے بالکل نہیں جھجکتا ۔ مگر کیا ہمارا فرض اسی قدر ہے ۔ جو تم نے بیان کیا؟"

" نہیں نہیں " بنجمن بونز نے خوفناک مسکراہٹ کے آثار پیدا کر کے کہا " انصاف تو کرو ۔ کیا اس ایک رات کے کام کے لئے کوئی ۳۰۰ پونڈ معاوضہ دے سکتا ہے؟ میں بتاتا ہوں ۔ اس کے علاوہ تمہیں اور کیا کرنا ہوگا ۔ کیونکہ بہت سی باتیں کرنے سے ہی میرا انتقام مکمل ہوگا "

تینوں بدمعاشوں نے پھر اپنے گلاس پر کر لئے ۔ اور جب وہ اپنے پائپ بھر چکے تو اولڈ ڈیتھ نے ان سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا " جو خبریں مجھے موصول ہوئی ہیں ان سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے ۔ کہ ارل آف ایلنگہم کی اسٹمر دی ٹمنیا سے گہری دوستی ہے ۔ جس کی نسبت مجھے معلوم ہے ۔ کہ وہ رنیفورڈ کی داشتہ تھی "

واضح رہے کہ بنجمن بونز کو اس واقعہ کا مطلق علم نہ تھا ۔ جس کی بدولت ناظرین

کو معلوم ہوا کہ آرتھر کی ایک اور بہن ٹامر بالکل اسی کی ہمشکل موجود تھی۔ اور اس دوسری بہن کا بھی رنیفورڈ سے عشق تھا۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے اولڈ ڈیتھ نے کہا۔ "یہ آرتھر ڈی ٹرینا کچھ عرصہ اپنے باپ کے ہمراہ باہر رہ کر حال میں لندن میں واپس آگئی ہے۔ ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ چند ہفتے بیشتر اخبارات میں یہ خبر درج ہوئی تھی۔ کہ ارل آف ایلنگھم کی لیڈی ہیٹ فیلڈ سے شادی ہونے والی ہے۔ پس ہمیں دو باتیں معلوم ہیں۔ ایک یہ کہ ارل کی آرتھر ڈی ٹرینا سے گہری دوستی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی شادی لیڈی ہیٹ فیلڈ سے ہونے والی ہے۔"

اس جگہ ناظرین کو اس امر کی یاد دہانی بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اس خبر کے مشتہر ہونے کے بعد جن واقعات کی بدولت آرتھر اور جارجیانہ کی شادی کا انتظام فسخ ہوا۔ ان کا بھی اولڈ ڈیتھ کو مطلق علم نہ تھا۔ اس لئے وہ سمجھتا تھا۔ کہ یہ انتظام پختہ اور عنقریب عمل میں آنے والا ہے۔

اپنی خوفناک نگاہوں کو باری باری جوش پیڈلر، ٹم دی سینر اور جان جیفریز کے چہروں پر ڈال کر اس کینہ توز شیطان نے کہا۔ "اب میرا ارادہ یہ ہے۔ کہ اس امیر۔۔ اس ملعون، قابل نفرت امیر کے دل کو ان شخصوں کی وساطت سے ناقابل برداشت صدمے پہنچاؤں جو اسے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان دونوں عورتوں کو میری طرف سے جو تکلیف پہنچے گی۔ حقیقت میں اس کا اثر ارل ہی پر پڑے گا۔ اور اس طریق پر وہ حد درجہ کی ذہنی اذیت برداشت کرنے پر مجبور ہو گا۔ دوستو کل رات کے لئے میں تمہارا کام بیان کر چکا۔ پرسوں رات تمہارا کام کسی طرح آرتھر ڈی ٹرینا کو دھوکہ دیکر ارل اسٹریٹ والے مکان میں لانا ہو گا۔ اور اترسوں لیڈی ہیٹ فیلڈ کو۔۔۔ ان دونوں کو وہاں کس طرح لایا جائے اس کا ذکر میں مناسب وقت پر تم سے کروں گا۔ سردست اس تفصیل میں پڑنا لاحاصل ہے۔"

"مگر ان دونوں لیڈیوں کو اس مکان میں لے جا کر تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" ٹم دی سینر نے پوچھا۔

"کیا کرنا؟" اولڈ ڈیتھ نے جوش میں ابھر کر کہا۔ اور اس کے چہرہ پر ایسے خوفناک آثار نمودار ہوئے۔ اور آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں کی طرح اتنی دہشت خیز چمک پیدا ہو گئی۔ جسے دیکھ کر خوف آتا تھا۔ "میں کیا کرنا چاہتا ہوں؟ سنو میں انہیں بتاؤں گا۔ اس قابل

نفرت ارل آف ایلنگھم کی ذات سے مجھے کتنا ضرر پہنچا ہے۔ اور اس کے بعد تم سے ان کے ہاتھ پکڑوا کر۔ میں ان کے منہ میں کپڑا ٹھونس کے ایک گرم سرخ تار سے ...؟"

"گرم سرخ تار سے ...!" جیفریز نے ہیبت زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں گرم سرخ تار سے ان دونوں کو اندھا کردوں گا!" اولڈ ڈیتھ نے ایسی آواز میں کہا جو قبرستان کی گونج کی طرح بدن میں لرزہ پیدا کرنے والی تھی۔

تینوں بدمعاش... ہاں وہ تینوں بدمعاش بھی جو ہر قسم کے جرائم کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ اس شیطان مجسم کے خوفناک کلمہ کو سنکر حیرت زدہ ہو گئے۔

اولڈ ڈیتھ نے مارے جوش کے اپنی مٹھیاں کس لیں۔ اور کہنے لگا۔ "ہاں میں ان کی خوبصورت آنکھیں جو دیکھنے والوں کے دلوں پر ستم برپا کرتی ہیں۔ اس گرم سرخ تار سے نکال کر انہیں اندھا کردوں گا۔ اور پھر انہیں اسی طرح مشکیں کس کر اس مکان میں چھوڑ دوں گا۔ اور ایک اطلاعی رقعہ ارل کے نام بھیجکر اسے لکھوں گا۔ تمہارے دونوں محبوب فلاں مکان میں ہیں۔ کیا یہ انتقام میرے لئے ایک حد تک راحت بخش نہ ہوگا؟ کیا انتقام کی ایسی مکمل تجویز تم نے پہلے کبھی سنی ہے؟ ارل کی نسبت میرا یہ پختہ ارادہ ہے۔ کہ میں اسے صرف ذہنی اذیت ہی پہنچاؤں گا۔ بدنی تکلیف سے اسے ہر طرح محفوظ رکھا جائے گا۔ مگر وہ ذہنی تکلیف بھی ایسی ہوگی۔ جو کبھی کسی انسان کے حصہ میں نہیں آئی۔ میں اس کی آنکھیں اس لئے نہیں نکالنا چاہتا کہ وہ ان سے اپنے عزیزوں کو اندھا اور بدصورت دیکھے اور اس کے بڑے بھائی کی لاش کی جو بے حرمتی کی جائے گی۔ اس کی کیفیت اخبارات میں پڑھے۔"

اپنے شیطانی انتقام کی ان تجاویز سے یہ شخص دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا۔ کہ اس کے پوپلے منہ سے بے اختیار قہقہہ کی آواز سنائی دی۔ اگرچہ وہ اتنی ہی خوفناک آواز تھی گویا کوئی بے جان لاش ہنس رہی ہو۔

تینوں بدمعاشوں نے اس کام میں اسے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ کیونکہ اس نے معقول انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور جو کچھ اس نے پیشگی دیا۔ اس کا بھی ان کے دل پر خوشگوار اثر قائم تھا۔

جب اس شیطانی تجویز کی ہر طرح سخت وپز ہو گئی۔ اور یہ انتظام قرار پا چکا کہ ٹنڈ مارش غدبہری کے لئے ان تینوں کے ہمراہ سینٹ لوقا کے قبرستان تک جائے۔ جہاں وہ بوڑ

جس پر ٹامس رینفورڈ کا نام منقش تہا۔ دفن کیا گیا تہا۔ تو بوڑہی خادمہ کو بلا کر حکم دیا گیا۔ کہ وہ کہانے کی چیزیں میز پر لا کر رکہے۔

سب نے مل کر بڑی رغبت سے کہانا زہر مار کیا۔ اور جب دستر خوان اُٹھ گیا۔ تو اولڈ ڈیتھ نے جو ان تینوں بدمعاشوں کو حتی الامکان خوش کرنا چاہتا تہا۔ جان جیفریز کو پنچ تیار کرنے کا حکم دیا۔ جسے ضروری سامان الماری سے نکال کر ہاتہہ دہونے کے برتن میں بڑی مقدار میں تیار کیا گیا۔

اس کے بعد ان چاروں شخصوں نے جنہیں لندن کے مسلمہ سیاہ کاروں کا سردار کہا جا سکتا ہے۔ سارے کاروباری تفکرات کو دل سے دور کر کے پنچ اڑانا شروع کیا۔

یکایک ٹم دی سنیمر کہنے لگا۔" یار اس وقت کون گیت سنائے گا؟"

اولڈ ڈیتھ بولا۔" خدا کے لئے گانے والے کا نام نہ لو۔ ایسا نہ ہو ہمسائے بیدار ہو جائیں جہاں تک ممکن ہو۔ خاموش ہی رہنا چاہئے۔"

ٹوتھی سپلنٹ باصرار کہنے لگا۔" آخر دل لگی کا کچہہ تو سامان ہو۔ اگر باتیں ہی ہوتی رہیں تو وہ ایسی ہونگی۔ جن سے ہمیں روزمرہ واسطہ رہتا ہے۔ پس اگر گیت نہیں تو کوئی شخص قصہ ہی بیان کرے۔ میں قصوں کا بہت شائق ہوں۔ خصوصاً اس صورت میں کہ وہ صحیح واقعات پر مبنی ہوں۔"

جیفریز نے کہا۔" میں تمہیں ایک سچا قصہ سناتا ہوں۔ کیونکہ میں تمباکو پینے سے بہی اکتا گیا ہوں۔ یہ قصہ میری اپنی ہی سرگذشت ہے۔ اور اتنی دلچسپ کہ تم سنکر حیران ہو جاؤ گے"

"ضرور سناؤ۔" جوش پیڈلر نے کہا۔" مگر دیکہو اس میں کوئی فرضی بات شامل نہ ہو۔"

جیفریز بولا۔" فرضیات کا کیا ذکر ہے۔ ایک ایک لفظ صحیح ہو گا۔"

اس پر گلاسوں کو از سر نو پر کیا گیا۔ اولڈ ڈیتھ نے اپنے کانپتے ہوئے استخوانی ہاتہوں سے شمع کا گل کترا۔ جس کے بعد جیفریز نے اپنی سرگذشت شروع کی جسے ہم سابق کی طرح اپنے ہی لفظوں میں پیش کرتے ہیں۔

باب ۸۵　ایک خادم کی سرگذشت (پہلا حصہ نصف)

میرے والدین بہت غریب۔ مگر نہایت دیانتدار تھے۔ اور میں ان کا اکلوتا بچہ تھا۔ میرا باپ ایک گودام میں مزدوری کرتا اور ۱۵ شلنگ ہفتہ وار کماتا تھا۔ اور میری ماں دھلائی وغیرہ کر کے چند شلنگ بچا لیتی تھی۔ ہمارا مکان بازار ہائی ہولبورن کے ایک احاطہ میں واقع تھا۔ جہاں ہم صرف ایک کمرہ میں رہتے تھے۔ جو حیثیت میرے والدین کی تھی اس کے لحاظ سے کمرہ کا سامان بہت اچھا تھا۔ اور زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اس کی ہر چیز ان کی اپنی زر خرید تھی۔ یوم سبت یا اور تیوہاروں کے لئے میرے باپ کے پاس کپڑوں کا ایک عمدہ سوٹ موجود تھا۔ میری ماں کے پاس عمدہ گون ٹوپی اور شال تھا۔ اور مجھے بھی وہ ہمیشہ صاف ستھرا رکھا کرتے تھے۔ میرے والدین کبھی شراب خانے میں نہیں جاتے تھے۔ سوائے ان موقعوں کے کہ وہ صبح و شام کے کھانے کے لئے بیر لانے جاتے ہوں۔ گرجا کی حاضری میں وہ بڑے پابند اوقات تھے۔ اس نیک چلنی اور عزت داری کے علاوہ وہ کفایت شعار بھی تھے۔ اور وقت ضرورت کے لئے دو تین شلنگ ہفتہ وار جمع رکھتے جایا کرتے تھے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ میرے باپ اور ماں سے زیادہ محنتی شخص بہت کم اس دنیا میں دیکھے گئے ہونگے۔ اور اس لحاظ سے وہ دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے مستحق بھی تھے۔ واضح رہے کہ یہ سب حالات مجھے ان لوگوں کی زبانی معلوم ہوئے۔ جو ان کو پہچانتے تھے۔ کیونکہ جب ان کا انتقال ہوا۔ تو میری عمر اتنی کم تھی۔ کہ میں ان کے عادات و اطوار کو بالکل سمجھ نہ سکتا تھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری ماں بڑی ہی خوبصورت جوان عورت تھی جس تاجر کے گودام میں میرا والد کام کرتا تھا۔ اسی کے گھر میں وہ ملازم تھی۔ دونوں میں جذبہ محبت پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد انکی شادی ہو گئی۔ اس تاجر کا ایک بیٹا تھا جو نہایت شریر اور بری صحبت کا عادی تھا۔ جس کی وجہ اسکے والدین کو جو عزت دار آدمی تھے۔ بہت بے چینی رہا کرتی تھی۔ جن دنوں میری ماں اس تاجر کے ہاں کام کرتی تھی۔ متوفی فریڈرک شا جو نوجوان [illegible] یورپ میں گیا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کے باپ نے اسے ایک تجارتی کوٹھی میں اس غرض سے بھیجا تھا کہ وہاں غیر ملکوں میں رہکر شاید جلد اصلاح پذیر ہو جائے گا۔ مگر انہوں نے اسے ناقابل اصلاح سمجھ کر اس کے باپ

کے پاس واپس بھیج دیا یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ میرے والدین کی شادی ہوئے تین سال کا عرصہ گذر چکا تہا۔ اور میری عمر دو سال کے قریب تہی۔ جب کبہی والد کو گودام کے کام سے فرصت نہ ہوتی۔ تو میری ماں اس کا کھانا خود پہنچانے چلی جاتی تہی۔ ایک موقعہ پر فریڈرک شا نے میری ماں کو اس وقت دیکھ لیا۔ جب وہ کہانا دیکر گھر کو واپس آرہی تہی۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ راستہ میں اس سے بعض گستاخانہ کلمات کہے۔ وہ اس سے ایسے طریق پر سلوک کرنے لگا۔ جو شریفوں کا شیوہ نہیں۔ اس موقعہ پر میں بہی والدہ کی گود میں تہا۔ اور اگر اس نوجوان کے طرز عمل کو کوئی بات بدترین بنا سکتی ہے۔ تو وہ یہ تہی۔ کہ اس نے گود کے بچہ کا بہی لحاظ نہ کرکے اس سے بدسلوکی۔ اس نے میری ماں کو یہاں تک دق کیا۔ کہ اسے ایک دوکان میں پناہ گیر ہونا پڑا۔ اور وہاں وہ مارے خوف اور غصہ کے نیم بے ہوشی کی سی حالت تک پہنچ گئی۔ جب دوکاندار نے میری ماں کی طرفداری شروع کی۔ تو شا دم دبا کر کھسک گیا۔ آخر جب میری ماں کے اوسان بحال ہوئے۔ تو اسے ایک کرایہ کی گاڑی میں گھر بھیجدیا گیا۔ شام کو والد مکان پر آیا۔ تو والدہ نے ساری کیفیت اس کے سامنے بیان کی۔ مگر وہ سارے حالات بیان نہ کرچکی تہی۔ کہ فریڈرک شا بہی وہیں آپہنچا۔ کہنے لگا۔ جو کچھ مجبہ سے ہوا۔ اس پر مجہے تہ دل سے ندامت ہے۔ اور میں اسی اظہار افسوس کے لئے آیا ہوں۔ اس نے بہت التجا کی۔ کہ مجبہ سے جو حرکت ہوئی۔ اس کی خبر میرے والد کے کانوں تک نہ پہنچائی جائے۔ اس وقت وہ اتنی سنجیدگی کی حالت میں تہا۔ اور اپنی بدسلوکی کے متعلق اس کی طرف سے بظاہر اس قدر اظہار تاسف ہورہا تہا۔ کہ میرے والدین نے اس واقعہ سے درگذر کرنا منظور کرلیا۔ اس نے بار بار ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد رخصت ہوگیا۔ اس دن سے والد نے میری ماں کو تاکید کردی۔ کہ تم آئندہ کسی بہی حالت میں گودام میں نہ آیا کرو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا۔ کہ تمہارے ساتہ اس قسم کی بدسلوکی کا کوئی بعید ترین موقعہ بہی پیش آئے۔

اس واقعہ کے چند ہفتہ بعد فریڈرک شا ایک دن شام کو شراب میں بدمست ہوکر اس وقت ہمارے مکان پر آیا۔ جب میرا والد مکان پر موجود نہ تہا۔ اور وہاں اس نے پہر میری ماں کے ساتہ بے حیائی کی گفتگو شروع کردی۔ میری ماں نے شور و غل مچایا لوگ اکٹھے ہوگئے۔ اور ایک کانسٹبل کو طلب کرکے فریڈرک شا کو اس کی حوالگی میں تہانہ پہنچا

دیا گیا۔ اب اس معاملہ نے اتنی سنگین صورت اختیار کرلی تھی۔ کہ اسے دبانا غیر ممکن تھا۔ چنانچہ قدرتی طور پر اس واقعہ کی خبر اس نوجوان کے باپ مسٹر شا سوداگر کو بھی ملی۔ فریڈرک شا کے خلاف جو کارروائی ہوئی۔ اس کے سلسلہ میں اسے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور ایک عرصہ کے لئے اس کا مچلکہ لیا گیا۔ میرے والد نے بھی اس کے بعد کسی دوسری جگہ ملازمت تلاش کرلی۔ کیونکہ اگرچہ مسٹر شا سوداگر کو اس بات کا یقین تھا۔ کہ قصور سراسر میرے ہی لڑکے کا ہے تاہم والد نے سوچا۔ کہ اس جگہ رہنا عاقبت اندیشی سے بعید ہوگا۔ جہاں ایک مسلمہ دشمن موجود ہے۔ فریڈرک شا نے میرے والد کے خلاف عناد جاری رکھا۔ اور خدا معلوم کن غلط بیانیوں اور ناجائز کارروائیوں کے ذریعہ اس نے والد سے بدلہ لینے کی خاطر اسے نئی ملازمت سے موقوف کرادیا۔ جس کے بعد وہ کوئی اور نوکری حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ اس کے خلاف طرح طرح کی غلط خبریں مشہور کی گئیں۔ اور اس بدسلوکی کا اس غریب پر اتنا اثر ہوا۔ کہ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ اور وہ چند ہی ہفتوں کے عرصہ میں فوت ہوگیا۔

باپ کے مرنے پر میری ماں یکایک مصیبت افلاس میں مبتلا ہوگئی۔ ایک بے فکرے بدمعاش نے اس کے سامان راحت کو بالکل شکست و ریخت کردیا تھا۔ بدقسمتی سے انہی ایام میں فریڈرک شا کے باپ کا بھی جو اس مصیبت میں میری ماں کا واحد مددگار تھا۔ اور اس کے ساتھ رحم کا سلوک کیا کرتا تھا۔ انتقال ہوگیا۔ اس کی موت میرے والد کے انتقال کے دس ہی دن بعد ہوئی۔ اور اب بدنصیب عورت مصیبتوں کے اس ہجوم کو برداشت نہ کرکے چند مہینے افسوسناک افلاس و نکبت میں بسر کرنیکے بعد آخرکار خود بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔ اس طرح پر میں تین سال کی عمر میں ہی بے یار و مددگار یتیم رہ گیا۔ اس کے بعد میرا جو کچھ ہوا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا۔ یعنی مجھے محتاج خانہ میں بھیجدیا گیا۔

یہ واقعات میں نے اس لئے بیان کئے ہیں۔ کہ ان سے معلوم ہوگا۔ میں پیدائشی بدنصیب تھا۔ اگر وہ بدمعاش فریڈرک شا میرے والدین کی راہ میں حائل نہ ہوتا۔ تو وہ یقیناً اپنی عمر طبعی کو پہنچتے۔ اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرتے۔ اور میں بھی ان کے زیر حفاظت خوش رہتا۔ مگر قسمت میں یہی لکھا تھا۔ کہ ان کا میری خوردسالی ہی میں انتقال ہو جائے۔ اور میں ایک محتاج یتیم کی حیثیت میں محتاج خانہ کی روٹیوں پر پرورش حاصل کروں۔ ۱۳ سال کی عمر تک میں اسی محتاج خانہ ہی میں رہا۔ اور یہ سب واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں۔

واہو۔ مجھے ایک عمر رسیدہ جوڑے کی زبانی معلوم ہوئے۔ جنہیں انقلاب زمانہ نے اسی محتاج خانہ میں پہنچا دیا تھا۔ ۱۳ سال کی عمر میں مجھے ایک ڈاکٹر کے ہاں ملازمت دلوائی گئی۔ جہاں شروع میں میرا کام بوٹ صاف کرنا۔ چٹھیاں لے جانا۔ اور فرصت کے وقت دوائیوں کی کوٹ چھان کرنا ہوتا تھا۔ مگر جب ڈاکٹر نے مجھے ایک پھرتیلا اور وضعدار لڑکا دیکھا۔۔ کیونکہ ان دنوں میرے منہ پر آجکل کی طرح سیتلا کے داغ نہ تھے۔۔۔ تو اس نے چند ہی ماہ بعد مجھے وردی پوش نوکر کی حیثیت میں رکھنا شروع کیا۔ اور اس وقت دوائیاں دینے کا کام میرے سپرد کیا گیا۔ میرا آقا ایک عمر رسیدہ شخص اور اس کی بیوی ایک پھرتیلی سمجھدار عورت تھی۔ جسے اس کی خدمات کا معقول معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ تو اس کی طرف سے رازداری کا کامل یقین رکھا جا سکتا تھا۔ میرے اس بیان کا مطلب ان واقعات سے جو میں آگے چل کر کروں گا۔ اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔

ایک دن کا ذکر ہے۔ میں نے دیکھا ڈاکٹر۔ اس کی بیوی اور خادمہ میں بہت کچھ کھسر پھسر باتیں ہو رہی ہیں۔ اور ان کی گفتگو اہمیت اور رازداری کی حامل معلوم ہوتی ہے۔ بعض تیاریاں بھی شروع تھیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہے۔

میں چونکہ ایک ہوشیار اور بیدار مغز لڑکا تھا۔ اس لئے میں جلدی ہی ان معاملات کی نوعیت کو بھانپ گیا۔ مکان کے اندر ایک فالتو خواب گاہ اور نشست کا کمرہ تھا۔ ان کی کھڑکیاں صاف کرنے کا فرض میرے سپرد کیا گیا۔ اور بڑی خادمہ نے ان کمروں میں ضروری سامان بڑے قرینہ سے سجا دیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا کوئی مہمان آنے والا ہے؟ اس پر اس نے کہا۔ تم کو اس سے کیا؟ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ میں خاموش تو ہو رہا مگر کچھ تو اس جواب اور کچھ ان پراسرار تیاریوں سے جو ہو رہی تھیں میرے اندر مادہ استعجاب اور تیز ہو گیا۔ رات کو معمول سے سویرے ہی مجھے اپنے کمرہ کو بھیج دیا گیا۔ مگر چونکہ اس کمرہ کی کھڑکی سے بازار کا نظارہ دکھائی دیتا ہے (واضح رہے کہ یہ بازار بوک سٹریٹ ہولبورن کا تھا) اس لئے میں دیر تک اپنے کمرہ کی کھڑکی میں بیٹھا رہا۔ کیونکہ مجھے یقین تھا۔ مجھے اتنے سویرے بلا وجہ رخصت نہیں کیا گیا۔ میرا یہ خیال غلط ثابت نہ ہوا کیونکہ رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب ایک کرایہ کی گاڑی دروازہ پر رکی۔ اس میں سے دو شخص اتارے گئے اور ڈاکٹر اور اس کی بیوی نے ایک خاتون کو تھولیا۔ جو میں لپٹی ہوئی تھی۔ اور جس کے

ساتھ یہ دونوں بہت ہمدردانہ سلوک کر رہے تھے گاڑی سے اترنے میں مدد دی۔ چونکہ اس وقت چاند نکلا ہوا تھا۔ اس لئے میں کھلی کھڑکی سے یہ سب باتیں بآسانی دیکھ سکا۔ وہ خاتون ڈاکٹر اور اس کی بیوی کے ساتھ مکان کے اندر چلی گئی۔ اور گاڑی رخصت ہو گئی۔

اگلی صبح کو میں نے بڑی خادمہ کو صبح کا ناشتہ ان کمروں کی طرف لے جاتے دیکھا اور گو مجھے یقین تھا۔ ان کمروں میں وہی لیڈی رہتی ہے۔ جو کل رات گاڑی سے اتری تھی۔ تاہم میں نے نہ صرف کسی سے اس معاملہ کی نسبت کوئی سوال نہ پوچھا۔ بلکہ ایسا ظاہر کیا۔ گویا میرے نزدیک کوئی غیر معمولی بات ظہور میں آئی ہی نہیں۔ کیونکہ یوم گذشتہ کو خادمہ نے جس طریق پر میرے سوال کو رد کر دیا تھا۔ وہ مجھے اب تک یاد تھا۔ باورچن اور چھوٹی خادمہ بھی اسی طرح خاموش تھیں۔ اور میں باوجود بڑی کوشش کے یہ معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ معاملہ کیا ہے۔

اسی طرح ایک ماہ گذر گیا۔ اور گو اس عرصہ میں میں نے ان کمروں میں رہنے والی لیڈی کو کبھی نہ دیکھا۔ تاہم اتنا مجھے معلوم تھا کہ کوئی ان کمروں میں رہتا ضرور ہے۔ کیونکہ وہاں بروقت کھانا پہنچایا جاتا تھا۔ ڈاکٹر دن میں دو تین بار اس کمرہ میں جاتا۔ اور اس کی بیوی گھنٹوں وہیں رہا کرتی تھی۔ آخرکار ایک دن اس چھوٹی خادمہ نے بھی جو ۱۹ سال عمر کی ایک شوخ اور حسین لڑکی تھی۔ اس راز کا جو مجھے اتنا پریشان کر رہا تھا۔ مجھ سے ذکر شروع کیا۔ چنانچہ ایک دن اتوار کی شام کو جب ہم دونوں کے سوا کوئی اور نوکر موجود نہ تھا۔ اس نے رفتہ رفتہ مجھے بتایا۔ کہ ایک کنواری لیڈی عنقریب بچہ کی ماں بننے والی ہے۔ اور اس مکان کے فالتو کمرے ہمیشہ ایسی ہی عورتوں کے لئے مخصوص رکھے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا تم نے اس عورت کی صورت دیکھی ہے؟ وہ بولی نہیں۔ اور نہ یہ اغلب ہے۔ میں اس کی صورت دیکھوں۔ مجھے اس گھر میں رہتے چار سال ہو گئے۔ اس عرصہ میں ۸۔ ۱۰ ایسی لیڈیاں یہاں آئی ہیں۔ مگر میں ان میں سے ایک کی صورت بھی نہیں دیکھ سکی۔ وہ خود یا ان کے متعلقین ان کی سکونت کے اخراجات کے لئے ایک معقول رقم ادا کر دیتے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے ڈاکٹر صاحب کو بڑی آمدنی ہوتی ہے۔ ورنہ تم دیکھ سکتے ہو۔ کہ ان کا مطلب معمولاً اتنا کامیاب نہیں۔ مگر دیکھو جان جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ ورنہ کسی کو خبر ہو گئی۔ تو مجھے فوراً موقوف کر دیا جائے گا۔ میں نے رازداری کا وعدہ کیا۔ اس کے

بعدہ گفتگو کے رخ کو بدل کر کہنے لگی۔ جان تمہاری عمر کتنی ہے؟ میں نے کہا۔ چودہ سال کے قریب۔ وہ بولی۔ تم بڑے خوبصورت لڑکے ہو۔ لاؤ ایک بوسہ تو دو۔ میں نے کہا۔ تم مجھے بے باک سمجھوگی۔ اور اس کے علاوہ مجھے شرم بھی آتی ہے۔ اس پر حسین خادمہ شوخی سے کہنے لگی۔ تم پورے بیوقوف ہو۔ اور غصہ میں بھر کر وہاں سے چلی گئی۔

اس رات میں دیر تک بیدار پڑا ان واقعات پر غور کرتا رہا۔ جو میں نے نووارد لیڈی کی نسبت سنے تھے۔ معلوم نہیں میرے دل میں یہ خواہش کس لئے پیدا ہوئی۔ بہرحال اس بات کی تمنا ضرور تھی۔ کہ ایک بار اس کی صورت دیکھوں۔ جتنا زیادہ میں اس معاملہ پر غور کرتا۔ اسی قدر اس عورت کی صورت دیکھنے کی خواہش بڑھتی تھی۔ جو پراسرار حالات میں اس جگہ مہمان ہوئی۔ اور آخر کار میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس کی صورت دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ یہ ارادہ کرکے میں سو گیا۔ دوسرے دن صبح کی ڈاک میں چٹھی رساں ایک خط لایا۔ جو میرے آقا کے نام تھا۔ مگر ایک کونے میں بعض شکستہ حروف درج تھے۔ جنہیں میں پڑھ نہ سکا۔ ڈاکٹر نشست گاہ میں بیٹھا تھا۔ جب میں خط لے کر اس کے پاس گیا۔ تو اس نے لفافہ پر نظر ڈالکر کہا۔ یہ خط اوپر کا ہے تم اسے بڑی خادمہ کے حوالہ کردو۔ اتنا کہکر وہ پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ میں نے سمجھا اس پراسرار لیڈی کی صورت دیکھنے کا یہ موقعہ خوب ہے۔ چنانچہ اس خط کو ہاتھ میں لے کر میں ان کمروں کی طرف چلا۔ جن میں وہ سکونت پذیر تھی۔ اور جو بالائی منزل پر واقع تھے میں نے نشست گاہ کے دروازہ پر جو خواب گاہ کے باہر واقع تھی۔ آہستگی سے دستک دی۔ اور اندر سے کسی نے نہایت شیریں آواز میں کہا۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھولکر اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک کمسن حسینہ۔ پری پیکر۔ نازک اندام ۱۷-۱۸ برس کا سن۔ صبح کے کھلے لباس میں ملبوس اور اس کے اندر سے اس کی شفاف چھاتی بالکل برہنہ۔ آرام کرسی پر لیٹی ہوئی ہے۔ مجھے دیکھکر وہ حیرت زدہ ہوگئی۔ اس نے ایک چیخ ماری۔ اور جھٹ اپنی چھاتی کو ڈھک لیا۔ معلوم ہوا۔ وہ سمجھتی تھی۔ بڑی خادمہ یا ڈاکٹر کی بیوی نے دستک دی ہے۔ میں نے اس بارہ میں چند الفاظ کہہ کر کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ رقعہ آپ کو پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ خط اس کے حوالہ کردیا۔ اور خود مضطرب اور پریشان وہاں سے لوٹ آیا۔ اس کے چند منٹ بعد اسی کمرہ میں۔ جہاں وہ لیڈی ٹھیری ہوئی تھی

بڑے زور سے گھنٹی بجی۔ اور بڑی خادمہ اس طرف کو جاتی نظر آئی۔ جلدی ہی واپس آ کر وہ ڈاکٹر صاحب کی نشست گاہ میں گئی۔ اس پر تھوڑی دیر بعد مجھے بھی وہیں طلب کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر اور اس کی بیوی دونوں ناشتہ کی میز کے قریب نہایت افسردہ صورت بنائے بیٹھے ہیں۔ اور بڑی خادمہ کمرے کے وسط میں کھڑی ہے۔ میں نے سمجھا ضرور کوئی آفت نازل ہونے والی ہے۔ مجھ سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر نے کہا۔ جان تم نے اس لیڈی کے کمرہ میں جانے کی کیونکر جرأت کی۔ جو اس مکان میں ٹھیری ہوئی ہے؟ میں نے بڑی دلیری سے جواب دیا۔ آپ ہی نے تو مجھے وہ خط اوپر لے جانے کو کہا تھا۔ آپ کے کہنے سے میں چلا گیا۔ ڈاکٹر۔ اس کی بیوی اور خادمہ تینوں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اور پھر دیر تک میری طرف کو گھورتے رہے۔ آخر کار ڈاکٹر یہ دیکھ کر کہ میری طرف سے ذرا بھی اضطراب کا اظہار نہیں ہوا بولا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس لڑکے کو کچھ غلط فہمی ہوئی۔ اس کی بیوی کہنے لگی خیر جو کچھ ہوا۔ بہر حال دیکھو تم نے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ کہ میں نے اس لیڈی کو جو اوپر رہتی ہے دیکھا میں نے بڑی معصومیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میڈم میرا اس دنیا میں کون ہے جس سے میں اس کا ذکر کروں گا۔ اس پر مجھے کمرہ سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اور یہیں پر یہ مختصر سا معاملہ ختم ہو گیا۔

اس روز دن بھر چھوٹی حسین خادمہ میرے ساتھ گفتگو کے لئے بے چین نظر آتی رہی مگر حالات ایسے پیش آئے کہ ہمیں تنہائی میں ملنے کا موقعہ ہی نہ ہوا۔ رات کے ساڑھے نو بجے میں حسب معمول باقی نوکروں سے پیشتر ایک گھنٹہ سونے کے لئے چلا گیا۔ اور جلدی ہی میری آنکھ لگ گئی۔ یکایک ایسا معلوم ہوا کہ کوئی مجھے ہلا کر جگا رہا ہے۔ اور مجھے کمرہ میں روشنی بھی نظر آئی۔ پہلے تو چونکا۔ مگر پھر یہ دیکھ کر میرا اطمینان ہو گیا۔ کہ میرے سرہانے وہی حسین خادمہ شب خوابی کا لباس پہنے کھڑی ہے۔ وہ میری چارپائی پر جھک کر پوچھنے لگی آج دن کے وقت تمہیں ڈاکٹر نے کیوں بلایا تھا؟ میں نے اس کے روبرو سارے واقعات بیان کر دیئے۔ وہ کہنے لگی۔ تم بڑے ہی پیارے لڑکے ہو۔ کہ اس معاملہ میں میرا ذکر نہیں آنے دیا مجھے اندیشہ تھا۔ کہیں تم نے میرا ذکر نہ کر دیا ہو۔ اظہار شکر گذاری کے طور پر اس نے مجھے دو تین بوسے دیئے۔ اور پھر مجھ سے اس لیڈی کی نسبت سوالات پوچھتی رہی یعنی یہ کہ اس کی عمر کتنی ہے؟ صورت کیسی ہے؟ بالوں اور آنکھوں کی رنگت کیا ہے۔ وغیرہ

جہاں تک ہو سکا ان سوالات کا جواب دیا۔ اور وہ میری اس دلیری پر بہت ہی خوش ہوئی۔ کہ میں اس خطرے کے باعث سے لیڈی کی صورت دیکھنے چلا گیا۔ وہ اتنی خوش تھی کہ مجھے پے در پے بوسے دیتی رہی۔ جیسا کہ تم سمجھ سکتے ہو۔ اس ابتدائی کا انجام یہ ہوا کہ ہم دونوں گنہگار بنے صبح کو ہماری آنکھ کھلی بھی نہ تھی۔ کہ بڑی خادمہ نے جو ہمیں بیدار کرنے کمرہ میں آئی تھی۔ ہمیں دیکھ لیا۔ اسلئے یہ معاملہ بہت سا شور و غل مچا کر ڈاکٹر اور اس کی بیوی کے کانوں تک پہنچایا۔ جس کی ایک وجہ غالباً یہ تھی۔ کہ وہ بڑی خادمہ خود بارہا میرے منہ پر بہت سے ہاتھ پھیرتی رہی تھی۔ جیز انجام یہ ہوا۔ کہ اس حسین خادمہ کا اسباب بند ہوا کر اسے اسی وقت رخصت کر دیا گیا۔ اس کے چلے جانے پر میری بھی وہ دکا اترواکر مجھے محتاج خانے کے کپڑے پہنا دئے گئے۔ اور پھر مجھے وہیں بھیجدیا گیا۔ جہاں سے آیا تھا۔ یعنی محتاج خانے میں۔

مگر جس وقت ڈاکٹر مجھے ساتھ لیکر محتاج خانہ پہنچا تو اندر سے ایک ادھیڑ عمر کی خوش پوش وضعدار لیڈی اپنی گاڑی کیطرف آرہی تھی۔ معلوم ہوا وہ پہلے سے ڈاکٹر صاحب کی واقف ہے ڈاکٹر نے اسے مسز بوموئٹ کے نام سے مخاطب کیا۔ اندر سرسری گفتگو کے بعد جو ذکر چھیڑا اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لیڈی کسی سمجھدار خادم کی تلاش میں محتاج خانہ کے منتظموں کے پاس آئی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا۔ ڈاکٹر نے اس سے کہا۔ لڑکا تو یہ بھی بہت سمجھدار اور ہوشیار ہے۔ مگر میں نے اس کے اندر ایک عیب دیکھا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اسے اپنی ملازمت میں نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ اس نے حسین خادمہ والے واقعہ کا ذکر کیا مگر ساتھ ہی کہنے لگا۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ اس لڑکے کو اس خادمہ نے خراب کیا۔ مگر چونکہ میرا پیشہ ایسا ہے۔ کہ ذرا سی بدنامی سے بھی اس کو صنعف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں اس واقعہ کو نظر انداز نہ کر سکتا تھا۔ وہ لیڈی کہنے لگی۔ مجھے اس لڑکے پر رحم آتا ہے افسوس ہے کہ ایسا ہونہار لڑکا محتاج خانہ کا دست نگر ہوگا۔ غرض کسی نہ کسی طرح اس نے تجربہ کے طور پر مجھے اپنی ملازمت میں لینے پر آمادگی ظاہر کردی۔ ڈاکٹر مجھ سے جدا ہونے سے پہلے آہستگی سے میرے کان میں کہنے لگا۔ جان دیکھو میں چاہتا تو سارے حالات بیان کر کے تمہیں ہمیشہ کو بدنام کر سکتا تھا۔ مگر میں نے پھر بھی تمہاری سفارش ہی کی ہے۔ اور اب تمہارا یہ فرض ہے۔ کہ کسی سے اس لیڈی کا ذکر نہ کرو۔ جیسے تم نے میرے

مکان پر دیکھا تھا۔ اتنا کہکر وہ چلا گیا۔ اور مسز لوموںٹ نے آج خط کے ذریعہ سے یہ کہکر کہ میں اس
نوجوان کو اپنی ملازمت میں لینے پر آمادہ ہوں۔ ہدایت کر گئی۔ کہ اسے ابھی شام کو
میرے ہاں پہنچا دینا۔ ان ہدایات کی تعمیل میں مجھے اسی روز اس لیڈی کے مکان پر
بھیجدیا گیا۔ اور اسی طرح پر میں نے اس دوسری ملازمت کا آغاز کیا۔ جو شروع
شروع میں بہت اطمینان بخش نظر آتی تھی۔

مسز لوموںٹ ایک بیوہ عورت تھی۔ اور اس کی عمر ۴۶ سال کے قریب تھی
عمر کے لحاظ سے وہ ایک خوبصورت عورت تھی۔ اس کا مکان ہل سکوئر میں واقع تھا۔ اور وہ اس
جگہ بڑی شان سے رہا کرتی تھی۔ اس کے ہاں ایک خانساماں۔ ایک مرد خادم اور تین خادمائیں
تھیں۔ ان کے علاوہ ایک جوان عورت مس سٹیسی بطور رفیق رہا کرتی تھی۔ جس کی عمر ۲۵-۲۶ سال
کے قریب تھی۔ یہ عورت بدن کی گداز اور خاصی قبول صورت تھی۔ مجھے ملازمت میں لینے کے
بعد ایک وردی مہیا کی گئی۔ اور ہدایت یہ کی گئی۔ کہ خانساماں کی طرف سے جو کام سپرد
ہو۔ اسے کیا کروں۔ میں نے جلدی ہی محسوس کرنا شروع کیا۔ کہ یہ جگہ ہر لحاظ سے آرام دہ ہے
کیونکہ کھانا گھر والوں کی طرح نوکروں کو بھی بہت عمدہ ملتا تھا۔ اور خانساماں جو خود عمدہ شراب
کا شائق تھا۔ مجھے بھی اس میں حصہ دیا کرتا تھا۔ مسز لوموںٹ کے ہاں مہمان بہت آتے تھے اور
ہر ہفتہ تین چار بار دعوتی جلسے ہوتے رہتے تھے۔ مجھے اس جگہ رہتے بہت دن نہیں گذرے تھے
کہ میں نے محسوس کرنا شروع کیا۔ مسز لوموںٹ اور مس سٹیسی دونو میرے ساتھ ویسی ہی محبت کا سلوک
کرتی ہیں۔ جس کا اظہار چند مرتبہ ڈوکرلی کی بڑی خادمہ کی طرف سے ہوا تھا۔ کبھی وہ میرے رخسار [illegible]
ہاتھ پھیرتیں۔ کبھی ٹھوڑی کے نیچے انگلی لگا کر کہتیں۔ کتنا پیارا لڑکا ہے مگر یہ حرکات وہ کبھی ایک
دوسرے کے سامنے نہ کرتی تھیں۔ بلکہ اسوقت جب تنہائی میں ان میں سے کسی ایک کے پاس
موجود ہوتا۔ جب وہ دو نو اکٹھی ہوں۔ اور گھنٹی بجنے کی آواز سنکر میں ان کے پاس جاتا یا
کسی اور مطلب کے لئے میرا ان کے سامنے جانا ہوتا۔ تو دونوں میری نسبت اسقدر بے مہری کا
اظہار کرتیں۔ گویا ان کے دلوں میں میری نسبت کوئی خاص جذبہ موجود نہیں۔ خود مجھے دونوں میں
مس سٹیسی زیادہ پسند تھی۔ کیونکہ عورت جوان تھی۔ اور جسوقت وہ مجھ سے پیار کرنے لگتی تو مجھے
اپنی طبیعت میں غیر معمولی سرور کا احساس ہوتا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ میں نشست گاہ میں
داخل ہوا۔ مس سٹیسی تنہا بیٹھی تھی۔ مجھے دیکھکر وہ کہنے لگی۔ جان تم بڑے پیارے لڑکے ہو۔ یہ لو

یہ لو تمہیں نصف گنی دیتی ہوں۔ اس کی جو چیز چاہو۔ خرید لینا۔ مگر کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا
کہ میں نے تمہیں نصف گنی دی۔ میں نے جواب دیا۔ مس صاحب ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کہنے
لگی۔ اچھا جان۔ اب میں تم سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔ اس کا ٹھیک جواب دینا۔ میں نے
کہا۔ میں ضرور اس کا بالکل صحیح جواب دوں گا۔ وہ میرے رخساروں پہ ہاتھ پھیر کر اور اپنی موٹی
نیلگوں آنکھیں میرے چہرہ پر گاڑ کر کہنے لگی۔ یہ بتاؤ کیا مسز لو ہونٹ بھی کبھی تم سے اس
طرح کی محبت کرتی ہے؟ میں نے فوراً جواب دیا۔ نہیں مس صاحب اور یہ کہتے ہوئے میں نے
اپنے چہرہ پر ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ ہونے دی۔ اس نے کہا۔ جان تم بہت ہی اچھے لڑکے ہو
اور مجھے اپنی طرف کھینچکر دیر تک بوسے دیتی رہی۔ عین اس وقت صدر دروازہ پر کسی نے
زور کی دستک دی۔ اس آواز کو سنکر وہ پیار کرتے کرتے رک گئی۔ اور مجھے یہ کہکر
جلدی سے کمرے سے باہر بھیجدیا کہ کسی سے یہ نہ کہنا۔ میں تم سے پیار کیا کرتی ہوں۔

اس کے دوسرے دن مسز لو ہونٹ کا مزاج ناساز تھا۔ شام تک وہ اپنے ہی کمرہ میں
رہی اور اس وقت نشستگاہ میں آئی۔ مس شیبا اپنی ایک شادی شدہ بہن کے ہاں جلسۂ دعوت
میں گئی ہوئی تھی۔ اور چونکہ دوسرا خادم بھی گھر میں نہیں تھا۔ اس لئے مجھی کو چائے کا سامان
لیکر اس کے کمرہ میں جانا پڑا۔ مجھے دیکھکر وہ کہنے لگی۔ کیوں جان تمہیں اس جگہ ہر طرح آسائش
تو حاصل ہے؟ میں نے جواب دیا۔ بیگم صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی
تکلیف نہیں۔ وہ میرے بالوں اور چہرہ پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگی۔ تمہیں ڈاکٹر کی ملازمت کی
نسبت یہ ملازمت پسند ہے یا نہیں؟ میں نے کہا۔ میڈم یہاں میں اس سے بدرجہا آسائش
میں ہوں۔ وہ میری طرف شوخی کی نظر سے دیکھکر اور مسکرا کر کہنے لگی۔ جان یہاں تم اپنی
اس حسین خادمہ کی عدم موجودگی سے اداس تو نہیں ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس چھوٹی
سی عمر میں تم نے بہت سی شرارتیں کی ہیں۔ میں نے کہا۔ میڈم قصور سراسر اس لڑکی کا تھا
اور میں امید کرتا ہوں۔ آپ اس افسوسناک واقعہ کی وجہ سے میری نسبت کوئی بری
رائے قائم نہ کرینگی۔ وہ کہنے لگی۔ جان اگر میرے دل میں تمہاری نسبت برے خیالات
ہوتے۔ تو تمہیں ملازمت میں ہی نہ لیتی۔ اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مجھے تم سے محبت
ہے اور میں تمہیں بہت اچھا لڑکا سمجھتی ہوں۔ میں تمہیں ایک پونڈ دیتی ہوں۔ یہ تمہاری تنخواہ
کے حساب میں نہیں۔ بلکہ تم اسے میری طرف سے انعام سمجھو۔ مگر دیکھو۔ کسی سے

اس کا ذکر نہ کرنا۔ ورنہ باقی نوکر حسد کرنے لگیں گے۔ میں نے جواب دیا۔ میڈم میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپ کے حکم کی پوری تعمیل کروں گا۔ وہ کہنے لگی۔ جان میں تم سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔ اس کا سچ سچ جواب دینا۔ کیا مس سٹیسی بھی کبھی تم سے پیار کی گفتگو کرتی ہے؟ میرا مطلب یہ ہے۔ کیا اس کی طرف سے کبھی کوئی بات ایسی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ باقی نوکروں کی نسبت تمہیں زیادہ پسند کرتی ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں میڈم اس کے برعکس میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ وہ گاہ بگاہ مجھ سے تلخی سے پیش آتی ہے! اچھا! مسز لوہونٹ نے متعجب ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد اس نے بھی مس سٹیسی کی طرح مجھے بوسے دینے شروع کئے۔ البتہ اس کے اور اس کے بوسوں میں فرق اتنا تھا۔ کہ انہیں میں پسند کرتا تھا۔ اور انہیں ناپسند۔ عمر رسیدہ خاتون نے مجھے بڑے زور سے چھاتی سے لگا لیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کچھ کہنا چاہتی ہے۔ مگر پھر رک جاتی ہے۔ آخر اس نے بڑے تامل کے بعد دبی زبان سے کہا۔ جان میں نے تمہیں ابھی ایک پونڈ دیا۔ کیونکہ تم بہت اچھے لڑکے ہو۔ ایک پونڈ میں تمہیں اور دوں گی۔ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو گے۔ کیا تمہیں ایک پونڈ اور لینے کی خواہش ہے؟ میں نے کہا۔ میڈم میں بڑی خوشی سے ایک اور پونڈ لینا چاہتا ہوں۔ مسز لوہونٹ نے کہا۔ اچھا تو پھر تم نے آج رات جب سارے آدمی سو جائیں۔ چپکے سے میری خوابگاہ میں آ جانا۔ میں تم سے ایک خاص معاملہ کی نسبت گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا۔ میڈم مجھے آپ کے حکم کی تعمیل میں عذر نہیں۔ مگر میں نے نوکروں سے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ کہ مس سٹیسی کے انتظار میں بیدار رہوں گا۔ اور جب وہ آئیں گی۔ تو ان کے لئے دروازہ کھول دوں گا۔ وہ کہنے لگی۔ یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ مس سٹیسی بارہ بجے کے قریب واپس آ جائیگی انہیں دروازہ کھول کر تم نے تھوڑی دیر کو اپنے کمرہ میں چلے جانا۔ اور پھر میرے کمرہ میں آ جانا۔ میں نے اس حکم کی تعمیل کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد اس لیڈی نے مجھے چند اور بوسے دیکر اور پیار کر کے باورچی خانہ میں بھیج دیا۔

دوسرا خادم رات کے گیارہ بجے کے قریب واپس آیا۔ اور چونکہ مسز لوہونٹ اپنی خوابگاہ میں جا چکی تھی۔ اس لئے میرے سوا باقی سب لوگ بھی اپنے سونے کے کمروں میں چلے گئے۔ میں باورچی خانہ میں تنہا بیٹھا بہت دیر تک اس گفتگو پر غور کرتا رہا۔ جو میرے اور مسز لوہونٹ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس کا مجھے اپنے کمرہ میں بلانے کا جو مقصد تھا۔ اسے میں

خوب سمجھتا تہا۔ اور مجھے اس خیال سے اشکراہ ہوتا تہا۔ کہ اس کے حکم کی تعمیل کرنی پڑے گی۔
خیال آتا۔ اگر ایسی دعوت مسز بلومونٹ کی دیجاے مس سیسی کیطرف سے دیجاتی۔ تو میں خوشی
سے تعمیل کرتا۔ کیونکہ اگرچہ میں نوعمر تہا۔ تاہم اس عورت سے مجھے بہت محبت پیدا ہوگئی تہی اور
اس شام کو جب وہ نیا لباس پہنکر جلسہ دعوت میں شریک ہونے چلی۔ تو وہ مجھے اتنی پیاری
معلوم ہوئی تہی۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تہی۔ اس نے اس قسم کی گون پہنی ہوئی تہی۔ جس کے
اندر سے اس کی خوشنما چہاتی اور سفید بازو بڑی حد تک برہنہ تھے۔ ان ننگے گداز بازوں
کو دیکھکر میں اس پر سو جان سے فریفتہ ہوچکا تہا۔ جی میں خوش ہو رہا تہا۔ کہ اسے دروازہ کہولنے
کا فرض میرے سپرد کیا گیا۔ میں اس کی واپسی کا شوق سے منتظر تہا۔ آخر کار بارہ
بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے چند منٹ بعد ایک گاڑی صدر دروازہ کے سامنے
رکی۔ میں نے جان لیا۔ یہ مس سیسی کی گاڑی ہے۔ اس لئے میں دستک کا بہی انتظار نہ کرکے
دروازہ کہولنے چلا۔ وہ مجھے دیکھکر بہت خوش ہوئی۔ اور میں نے دیکھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہے
معلوم ہوتا تہا۔ وہ شامپین کی جس کا اسے بہت شوق تہا۔ زیادہ مقدار پی گئی ہے۔ جس
وقت میں نے اسے مکان کے اندر داخل کرکے دروازہ بند کیا۔ تو اس نے دبی زبان سے پوچہا
کیا کوئی اور نوکر بہی اب تک جاگتا ہے؟ میں نے اس کا نفی میں جواب دیا۔ پہر اس نے پوچہا
کیا مسز بلومونٹ کو معلوم ہے۔ کہ تم مجھے دروازہ کہولنے کے لئے جاگتے ہو؟ میں نے اسکا بہی
بلا تامل نفی میں ہی جواب دیا۔ اس نے دہیں مجھ سے پیار کرنا شروع کردیا۔ اس وقت اس کے منہ
سے شراب کی تیز بو آرہی تہی۔ مگر مجھے اس کی صورت اتنی پیاری معلوم ہوئی۔ کہ میں نے بہی شوق
سے بوسے دینے شروع کئے۔ آخر وہ کہنے لگی۔ جان تم شمع لے کر میرے ساتہ زینے
پر چڑہو۔ مگر دیکہو آہٹ نہ ہو۔ کیونکہ مسز بلومونٹ بیدار ہے۔ ایسا نہ ہو۔ اس کی آنکھ کہل
جائے۔ میں شمع ہاتہ میں لے کر اس کے آگے آگے زینے پر ہولیا۔ دل بڑے زور سے دہڑک
رہا تہا۔ کیونکہ میں سمجہتا تہا۔ مسز بلومونٹ کے ساتہ میرا آج کا وعدہ پورا نہ ہوسکیگا۔ میرا یہ خیال
غلط بہی ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ جس وقت میں مس سیسی کی خوابگاہ کے دروازہ پر پہنچا۔ تو مس
نے میرا ہاتہ پکڑکر مجھے اپنی طرف کو کہینچا۔ اور آواز دباکر کہنے لگی۔ پاؤ گہنٹہ تک میرے کمرہ
میں آنا۔ مجھے تم سے ایک خاص بات کہنی ہے۔ میں نے اس کو وعدہ کیا۔ اور اپنے کمرہ
کو چلا گیا۔ جانے سے پہلے میں نے مس سیسی کے کمرہ کی شمع روشن کردی۔ اور [illegible]

بلند آواز سے کہنے لگی۔ جان شب بخیر۔ مگر اس کے ساتھ اس قسم کا اشارہ کیا۔ جس کا مطلب تھا۔ کہ یہ محض ظاہرداری کی احتیاط ہے۔ تمہارا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ اپنے کمرہ میں جا کر میں چارپائی پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ اب کیا کرنا چاہئے۔ طبیعت چاہتی تھی۔ مس سیٹسی کے ساتھ وعدہ پورا کروں۔ مگر دوسری طرف مسز بوموَنٹ کے ساتھ جو وعدہ کر چکا تھا۔ اسے پورا نہ کرنے کی صورت میں زجر و توبیخ کی فکر لاحق تھی۔ اس نے مجھے ایک پونڈ انعام دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اس کی مجھے پروا نہ تھی۔ اس کے علاوہ مس سیٹسی جیسی جوان عورت کی دعوت میں کشش بھی زیادہ تھی۔ پس میں نے یہ سوچا۔ صبح کو مسز بوموَنٹ پوچھے گی۔ تو میں یہ کہکر بہانہ کر دونگا کہ میں نے سمجھا تھا۔ آپ مذاق کرتی یا مجھے آزماتی ہیں۔ تھوڑی دیر کشمکش و پیچ میں رہ کر آخر میں نے اپنے اندیشوں کو نظرانداز کر دیا۔ اور فطری رغبت پر ہی عمل کرنا بہتر جانا۔ چنانچہ میں مس سیٹسی کے کمرہ میں پہنچ گیا اور۔۔۔

ابھی ایک ہی گھنٹہ گذرا تھا۔ کہ خوابگاہ کے دروازہ پر زور کی دستک سنائی دی۔ ہم حیران تھے۔ یہ کون ہے اور کیا افتاد پیش آئی ہے۔ ہم دونوں سانس روک کر دبک کر پڑے رہے۔ اتنے میں پھر دستک سنائی دی۔ اور کسی نے مس سیٹسی مس سیٹسی کہکر آوازیں دیں۔ یہ آواز مسز بوموَنٹ کی تھی۔ مس سیٹسی آواز دبا کر مجھ سے کہنے لگی۔ خدا معلوم یہ کمبخت کیوں آمری ہے۔ شاید زیادہ بیمار ہوگئی ہے۔ اور مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔ جان تم چارپائی کے نیچے چھپ جاؤ۔ دیکھو چوہیا کی طرح خاموش رہنا۔ ایک منٹ میں میں اس پلنگ کے نیچے چھپ گیا۔ اور مس سیٹسی نے میرے کپڑے بھی سر کے پیچھے پلنگ کے نیچے ہی دھکیل دئے پھر اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ تو مسز بوموَنٹ باہر کھڑی تھی۔ کہنے لگی۔ معاف کرنا۔ میں نے اس وقت تمہیں تکلیف دی۔ مگر بات یہ ہے۔ میری طبیعت بہت ناساز ہوگئی ہے اور نیند نہیں آتی۔ اعصاب میں ایسی کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔ کہ تنہائی میں خوف معلوم ہوتا ہے۔ مس سیٹسی کپکپاتی ہوئی آواز میں جس کی وجہ میں اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہنے لگی۔ میڈم میں کسی نوکر سے کہدوں۔ وہ ڈاکٹر کو بلا لائے۔ مسز بوموَنٹ نے کہا۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہیں اعتراض نہ ہو۔ تو میں یہ رات تمہارے پاس ہی سو رہوں۔ مس سیٹسی نے کہا میڈم بڑی خوشی سے۔ چلئے میں آپ کے کمرہ میں چلتی ہوں۔ مسز بوموَنٹ کہنے لگی۔ وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ لاؤ یہیں سو رہیں۔ اس وقت اس کا لہجہ مجھے غیر معمولی محسوس

ہوتا تہا۔ مس سیٹھی کہنے لگی۔ جن شخصوں کی صحت کمزور ہو۔ انہیں دوسرے کے بستر پر نہ
جانا چاہیئے۔ مگر مسز بوموٹ نے کہا یہ فضول سا خیال ہے۔ مس سیٹھی نے چند اور بہانے
کئے۔ مگر میری رائے میں ان سے مسز بوموٹ کے شبہات اور زیادہ مضبوط ہوگئے۔ کیونکہ
وہ کہنے لگی۔ مس سیٹھی تم یہ چاہتی ہو میں کسی بہانے تمہارے پاس نہ سوؤں۔ وہ بولی میڈم
سچ پوچھئے۔ تو میری عادت ہے۔ میں کسی دوسرے کے ساتھ ایک پلنگ پر نہیں سو سکتی
مسز بوموٹ نے حقارت سے کہا۔ اچھا! اور اس کے بعد کمرہ کے فرش کی طرف دیکھ
کر کہنے لگی۔ ہیں! یہ جوتا کس کا ہے؟ یقیناً تمہارا نہیں ہو سکتا۔ مس سیٹھی کا رنگ فق ہوگیا
اور وہ مری ہوئی آواز سے کہنے لگی۔ معلوم ہوتا ہے کسی نوکر کا جوتا غلطی سے یہاں رہ گیا ہے
مسز بوموٹ نے کہا بہت عجیب معاملہ ہے۔ اور اتنا کہہ کر اس نے جھک کر وہ منحوس جوتا
اٹھا لیا۔ اف میں بیان نہیں کر سکتا اس وقت میں پلنگ کے نیچے پڑا کس طرح کانپتا
اور ان دونوں عورتوں پر لعنت بھیج رہا تہا۔ مگر حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ کیونکہ جس وقت
مسز بوموٹ جھک کر جوتا اٹھانے لگی۔ تو اس نے پلنگ کے نیچے میرا پاجامہ بھی دیکھ لیا۔
اور وہ دوبارہ جھک کر اسے نکالنے لگی۔ مس سیٹھی نے زور کی چیخ ماری۔ مسز بوموٹ نے
پلنگ پوش کی جہالر کو جو کمرہ کے فرش تک لٹک رہی تہی اٹھایا اور اس شمع کی روشنی میں جو
کمرہ میں جل رہی تہی۔ اس نے مجھ بدنصیب کو نیچے چھپا ہوا دیکھ لیا۔

اس کے بعد جو نظارہ پیش آیا۔ اس کی کیفیت میں کیا بیان کروں۔ مسز بوموٹ
دیوانوں کی طرح شور و غل مچاتی۔ اور مس سیٹھی خود اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہی تہی۔ سارے گہر
کو خبر ہوگئی۔ نوکر جاگ اٹھے۔ اور جب وہ اس کمرہ میں پہنچے۔ تو ان لفظوں سے جن میں مسز
بوموٹ مجھے اور مس سیٹھی کو ملامت کرتی اور برا بھلا کہہ رہی تہی۔ وہ سب حالات سے
خبردار ہوگئے۔ اس کے بعد جو کچھ میں نے کیا اسے یاد کرکے مجھے حیرت ہوتی ہے۔ بہرحال
میں نے آناً فاناً اس بات کا ارادہ کر لیا۔ کہ مس سیٹھی کو بچا کر سارا قصور مسز بوموٹ کے
ذمہ ڈال دوں۔ چنانچہ میں نے حاضرین سے کہا۔ میرا بیان بھی سن لیجئے۔ جب مجھے بولنے
کا موقعہ دیا گیا۔ تو میں نے کہا۔ میں ایمان سے کہتا ہوں مسز بوموٹ نے مجھے ایک پونڈ دے کر
تاکید کی تہی۔ کہ میں رات کے وقت ان کے کمرہ میں جاؤں۔ مجھ سے کمرہ کی شناخت
میں غلطی ہوئی۔ اور جب میں نے مس سیٹھی کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر اپنی غلطی محسوس کی

اس پلنگ کے نیچے چھپ گیا - اس الزام کو سنکر مسز لوہونٹ کی یہ حالت ہوئی - گویا مارے
جوش کے غش پر غش آتے تھے - خادمائیں اسے اس کے کمرہ میں لے گئیں - اور میں اپنے کمرہ میں
پہنچا - وہ رات میری آنکھوں میں کٹی - میں جانتا تہا - کہ ملازمت اور نیکنامی دونوں پر پانی
پھر گیا - مگر اس بات سے مجھے اطمینان تہا - کہ میں نے غریب مس سیٹسی کی پوری حمایت کی ہے -
اگرچہ اس وقت مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں آیا - کہ میرا بیان اس قسم کا ہے - جسے بہت کم
اغلب سمجھا جائے گا - دوسرے دن سویرے ہی خانساماں نے میرے کمرہ میں آکر بہت کچھ بکواس
کی - اور کہنے لگا - مسز لوہونٹ کہتی ہیں - مجھے تم سے ہمدردی ہے - اور اگر تم نیک لڑکے
ہو - اور جو صحیح واقعات ہوں انہیں بیان کردو - تو میں اس معاملہ سے درگذر کرکے اب بھی
تمہیں اپنی ملازمت میں رکھ لوں گی - مگر میں اپنے سابقہ بیان پر مصر رہا - اور وہ پونڈ بھی
نکال کر دکہا دیا - جو مسز لوہونٹ نے مجھے دیا تہا - خانساماں یہ کہکر چلا گیا - کہ تم نے میری
واپسی تک یہیں ٹھیرنا - نصف گھنٹہ گذر گیا - اس کے بعد واپس آکر اس نے پھر مجھ سے
بحث شروع کی - اور مجھے اپنا ہمخیال بنانے کی کوشش کرنے لگا - مگر میں اپنی بات پر اڑا
رہا - اور نتیجہ یہ ہوا - کہ اس نے مجھے کہا - تم نہیں مانتے - تو اپنا اسباب باندھ کر فوراً
اس مکان سے رخصت ہو جاؤ - میں اس پر آمادہ ہو گیا - اور چند ہی منٹ کے عرصہ میں میں
نے تیاریاں مکمل کرلیں - میری واجب الادا تنخواہ ادا کرکے خانساماں کہنے لگا - اب تم کہاں
جارہے ہو؟ میں نے جواب دیا - مجھے معلوم نہیں - اور یہی امر واقعہ تہا - کیونکہ مجھے اس بارہ میں
کچھ بھی معلوم نہ تہا - کہ قسمت مجھے کہاں لے جائے گی - وہ کہنے لگا - میرا کہا مانو - تو اس
دھوبن کے ہاں جو اس جگہ کے کپڑے دھوتی ہے - ایک کمرہ کرایہ پر لے لو - اس کے
ہاں ایک کمرہ خالی بھی ہے - اور اگر تم نے گذشتہ واقعات کی نسبت خاموشی قائم رکھی
تو میں کوشش کرکے دوسری ملازمت دلادوں گا - میں نے اس کا اقرار کیا - اور حسب
ہدایت اس دھوبن کے مکان میں سکونت اختیار کرلی -

شام کو خانساماں نے آکر مجھے کئی گھروں کے پتے دیئے - جن میں نوکروں کی ضرورت تھی
اور کہنے لگا - ان کے ہاں جو خانساماں ہیں - ان سے ملوگے - تو کہنا وہ تمہاری نسبت مجھ سے
دریافت کریں - میں کوشش کروں گا - کہ تمہیں کوئی اچھی جگہ مل جائے - کیونکہ میں نہیں چاہتا
تمہارے جیسا ہونہار لڑکا سفارش کی کمی سے تباہ و برباد ہو - میں نے اس کا

اس انداز سے شکریہ ادا کیا۔ گویا میں سمجھتا تھا۔ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ وہ محض دوستی کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ مجھے دنیا کا جو تجربہ حاصل تھا۔ اس کی بنا پر جانتا تھا۔ کہ یہ رعائتیں مس ہی کی تحریک پر ہو رہی ہیں۔ جو ان کے ذریعہ میری لب بستگی کا انتظام کرنا چاہتی ہے۔ میں نے خانساماں سے مس ٹیسی کی نسبت دریافت کیا۔ اور اس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ صبح کو سویرے ہی مکان سے رخصت ہو گئی تھی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ کہاں گئی ہے مگر اس کی جرات نہ کر سکا۔ اس کے دوسرے دن میں نے ان مقامات پر تلاش ملازمت شروع کی۔ جن کا پتہ خانساماں نے دیا تھا۔ مگر کسی جگہ کام نہ بنا۔ کہیں یہ جواب ملتا۔ تم ابھی بچے ہو۔ کہیں یہ کہ تمہاری عمر ضرورت سے زیادہ ہے۔ کہیں یہ کہ قد لمبا ہے۔ کہیں یہ کہ ٹھگنے ہو۔ سارے اعتراضات بالکل معمولی مگر میرے لئے ناقابل حل دقت پیدا کرنے والے تھے۔ سب طرف سے مایوس ہو کر میں گریٹ رسل سٹریٹ بلومسبری کے راستہ اپنے مکان کو واپس آ رہا تھا۔ کہ ایک جگہ اشتہار لگا ہوا دیکھا۔ ایک وردی پوش نوکر کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے اندر درخواست کرنی چاہئے۔ میں نے دوکان کے اندر جا کر درخواست کی۔ تو مجھے اسی بازار میں ایک مکان کا پتہ بتایا گیا۔ وہاں پہنچا۔ تو مجھے ایک چھوٹی سی نشست گاہ میں بیٹھنے کا حکم ملا۔ آخر جب مجھے اس کمرہ میں انتظار کرتے پاؤ گھنٹہ گذر گیا۔ تو ایک عمر رسیدہ مرد اور عورت نے وہاں آکر مجھ سے کئی سوالات پوچھے۔ جن کا میں نے ہر لحاظ سے تسلی بخش جواب دیا۔ ہاں کی جگہ ہاں اور نہ کی جگہ نہیں دلیری سے کہتا رہا۔ آخر کار مرد نے لیڈی سے کہا۔ کیوں میری جان تمہارا کیا خیال ہے!۔ لیڈی کہنے لگی۔ تم کہو تمہاری کیا رائے ہے؟ شخص مذکور نے کہنا شروع کیا۔ میری جان میرے خیال میں تو . . . مگر اپنے شوہر کو فقرہ ختم کرنے کا موقعہ نہ دیکر لیڈی بولی۔ بیشک مسٹر ٹر نرمیرا اپنا بھی یہی خیال ہے۔ معلوم ہوتا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہیں کیونکہ لیڈی نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اگر اس جگہ کا خانساماں جہاں تم پہلے ملازم تھے۔ تمہاری سفارش کر دے۔ جیسا کہ تم کہتے ہو۔ وہ ضرور کر دے گا۔ تو ہم تمہیں ملازمت میں لینے کو تیار ہیں۔ مگر تمہیں یہاں کام بہت کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک بورڈنگ ہوس ہے . . . اتنے میں مرد قطع کلام کر کے اور میری طرف پر اہمیت نظر سے دیکھ کر گویا وہ سمجھتا ہے کہ شاید میں اس کی بات کو ناقابل یقین سمجھوں۔ بولا۔ یہ ایک نہایت عزت دار

رڈونگ ہوس ہے۔ مسٹر ٹرنر نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ یہاں تمہیں بہت مردوں اور عورتوں کی خدمت گذاری کرنی ہوگی۔ مگر خیر یہ باتیں تمہیں بعد میں سمجھا دی جائیں گی۔ اس کے بعد مجھے رخصت کر دیا گیا اسی شام کو مسٹر ٹرنر نے میری نسبت خانساماں سے دریافت کرکے اپنی تسلی کرلی۔ اور اگلے دن میں اپنی نئی ملازمت میں داخل ہوا۔ مگر دل میں سوچتا تھا۔ دیکھئے یہاں پر قسمت کیا رنگ دکھاتی ہے +

سلسلہ ثانی کی آٹھویں جلد ختم ہوئی

خونی ہیرا

لالہ رام داس ۱۳ ماشنہ روڈ لکھنؤ ااا اہم

مسٹریز آف لنڈن

سلسلہ ثانی

مکمل اردو ترجمہ ۲۵ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کے معرکہ آرا ناول مسٹریز آف لنڈن کے دو سلسلے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ دو جداگانہ داستانیں ہیں جنہیں اس نام سے شایع کیا گیا ہے۔ سلسلہ ثانی سلسلہ اول سے بلحاظ نفس مضمون بالکل مختلف ہے۔ اس ناول کا ہیرو جدا۔ کیرکٹر الگ اور پلاٹ بالکل علیحدہ ہے۔ مگر دلچسپی اور سحر نگاری کے اعتبار سے یہ سلسلہ ... اگر ممکن سمجھا جائے ... تو سلسلہ اول پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں سلسلہ اول میں امیر طبقہ کی برائیاں دکھائی ہیں۔ وہاں اس میں ان کی خوبیوں کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ قابل مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ دولت ہر حال میں انسان کی فطری خوبیوں کو تلف نہیں کر دیتی۔ اور آدمی میں فیاضی و شرافت کا جوہر موجود ہو اور خدا اسے نیکی کی توفیق دے تو وہ اپنی ثروت کو دنیا کی بہتری کے لیے کیونکر صرف کر سکتا ہے۔ پھر دکھایا ہے کہ امیر اپنے غریب بھائی کی مصیبت میں دستگیری کرے تو وہ غریب ایک ایسے زبردست ایثار کا ثبوت دیتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ضمناً اس داستان میں سینکڑوں نئے کیرکٹر شامل کیے گئے ہیں۔ یوں کہنا چاہیے کہ مصنف کے دماغ نے ایک شہر آباد کیا ہے جس کے افراد کی حرکات و سکنات آپ کے لیے نہایت درجہ دلچسپی رکھتی ہے۔ ضخامت ۴۲۶۴ صفحوں سے زیادہ قیمت عہ محصول ڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کیے جا سکتے ہیں۔ ہر حصہ کی قیمت ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک ہے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات	قیمت
مسٹریز آف کورٹ آف لندن (سلسلہ اول)	اسرار لندن (۴ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۲۴۰	[illegible]
(سلسلہ ثانی)	(۵ حصے)	"	۲۹۶۴	[illegible]
[illegible]	سوزش عشق	پنڈت کشمیر ناتھ صاحب سپرو	۵۱۶	[illegible]
پوپ جان	طلسمات	منشی خلیل الرحمن صاحب	۳۰۹	[illegible]
فاسٹ	فریب حسن	خواجہ اکبر حسین صاحب	۵۵۰	[illegible]
[illegible]	شکستہ دل	مسٹر ایل۔ ایم کمار	۱۳۶	[illegible]
[illegible]	شاہانہ دین دہلی	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۷	[illegible]
[illegible]	بیت فرنگ	منشی رام نرائن صاحب	۴۳۴	[illegible]
مارگریٹ	مارگریٹ	منشی گرجا سہائے صاحب [illegible]	۱۹۹	[illegible]
عمر	عمر اشیا (۲ حصے)	منشی غلام قادر صاحب فصیح پنجابی	۱۰۰۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	ڈاکٹر [illegible] صاحب	۱۴۲	[illegible]
روز البرٹ	روز البرٹ (۲ حصے)	منشی بے نرائن صاحب [illegible] لکھنوی	۷۵۶	[illegible]
[illegible]	اسرار (۲ حصے)	منشی صدیق احمد صاحب	۴۹۳	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۴	[illegible]
[illegible]	دھوکا یا طلسمی فانوس	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	۳۴۱	[illegible]
[illegible]	پاداش عمل (۵ حصے)	مولوی صدیق حسن صاحب	۱۱۰۰	[illegible]
[illegible]	سرگذشت (۴ حصے)	منشی نوازش علی صاحب	۱۱۱۱	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی احمد حسین خاں صاحب مرحوم	۲۱۰	[illegible]
[illegible]	[illegible] (۲ حصے)	منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	۹۰۰	[illegible]
[illegible]	نیرنگ	سید احمد شاہ صاحب لکھنوی	۹۵	۸ر
[illegible]	اسرار حرم	منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم	۲۱۰	[illegible]

لال برادرس پبلشرز [illegible] لاہور

مطبع [illegible] پریس لاہور میں باہتمام لالہ [illegible] چھپا۔